

تاریخ ہند پر نئی روشنی (عربی کی ایک قلمی کتاب ہے)

ترجمہ از
خورشید احمد فارق
اُستاد ادبیات عربی - دہلی یونیورسٹی

ناشر

مَدَنیۃ المَصَنِّفِیْنَ اِیْرَاقِیْ بِاَسْرَارِیْہِیْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب

← عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

← مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload)

کی جاتی ہیں۔

← دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹوکاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

← کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

← ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

← نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com



مطبوعہ دارالجمیعتہ پرین ہسٹری

فہرست

۱۹ - ۱۸	۲۲ - دسترخوان اور باورچی خانہ	۳ - ۱	تعارف
۱۹	۲۳ - حاضری اور اس کے آداب	۴ - ۲	۱ - سلطنت ہندوستان
۱۹	۲۴ - فوجی اور رسول کا مور کے ناظم	۵	۲ - شاہ ہند کا خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو مراسلہ
۲۰ - ۱۹	۲۵ - ایک سکریٹری کا قصہ	۵	۳ - تغلق شاہ کی سلطنت کے حدود
۲۰	۲۶ - شاہی عدالت	۶	۴ - تغلق شاہ کی فتوحات
۲۰	۲۷ - شاہی سواری	۸ - ۷	۵ - تغلق شاہ کے صوبے
۲۱	۲۸ - شاہی جھنڈے	۸	۶ - بنگال میں گنگا پرند لاکھ کشتیاں
۲۱	۲۹ - نقارے اور ڈھول		۷ - دیو گسیر اور نگ آباد
۲۱	۳۰ - شکار	۹	۸ - خیر آباد علاقہ
۲۱	۳۱ - نقشہ رنج	۱۰ - ۹	۹ - ملتان
۲۲	۳۲ - محل سے محل کو شاہی سواری	۱۱ - ۱۰	۱۰ - دریا، آب و ہوا، غلے، پھل اور پھول
۲۲	۳۳ - حضرتیں سلطان کے ہمرکاب خان و ملک	۱۱	۱۱ - جہنم و جہنم
	کیلئے جھنڈے اور گھوڑے رکھنے کا ضابطہ	۱۲	۱۲ - کھانے اور سٹھائیاں
۲۳ - ۲۲	۳۴ - سلطان کی فردوسی اور علم	۱۲	۱۳ - پیشے و ور
۲۳	۳۵ - علمی مباحثے	۱۳ - ۱۲	۱۴ - اونٹ، بچر، گھوڑے
۲۴ - ۲۳	۳۶ - سلطان اور حیرم	۱۴ - ۱۳	۱۵ - شہر دلی، عمارتیں، باغ، اسکول، شفا خانے
۲۴	۳۷ - ایک خان کو سزا		کنوئیں، حوض
۲۸ - ۲۴	۳۸ - داد و دہش	۱۵ - ۱۴	۱۶ - فوجی عہدیدار اور فوج
۲۹ - ۲۸	۳۹ - سلطان اور علماء	۱۶ - ۱۵	۱۷ - فوج کی تنخواہ
۳۰ - ۲۹	۴۰ - غلام اور کنیزیں	۱۶	۱۸ - رہنشی گرہمائی اور بنائی کا کارخانہ
۳۱ - ۳۰	۴۱ - لباس	۱۷ - ۱۶	۱۹ - گھوڑوں کی بخشش
	۴۲ - سلطان کے ہاتھی اور ان کا راتب	۲۱ - ۲۰	۲۰ - وزیر، سکریٹری، چیف جسٹس
۳۲ - ۳۱	۴۳ - لڑائی کے میدان میں فوجی تربیت اور طریق جنگ	۲۱	۲۱ - طبیب، نیم شکار گانیوالے اور دیاری شاعر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تعارف

کتاب کا نام مَسَالِكُ الْأَبْصَارِ فِي مَمَالِكِ الْأَمْصَارِ ہے، مؤلف ابن فضل اللہ عمری ہیں جو سنہ ۱۰۰۰ھ میں بمقام دمشق پیدا ہوئے اور وہیں تعلیم پائی پھر حکومت وقت سے تعلق پیدا ہوا اور جج نیز سکریٹری کے معزز عہدوں پر فائز رہے، عمری کہلانے کی وجہ یہ ہو کہ اُن کا نسب عمر فاروقؓ سے ملتا تھا، اڑتالیس سال کی عمر میں وفات پائی، ادب اور انشاء میں خاص استیلا نہ حاصل کیا، اُن کے ہم عصر صلاح الدین صفدی مصنف الوافی بالوفیات (سنہ ۷۴۰ھ) کی رائے ہے کہ انشاء مرسلت میں مصر کے مشہور اور صاحب طرز قاضی فاضل (سنہ ۷۵۹ھ) سے بھی بازی لے گئے تھے۔ صفدی نے اُن کے حافظہ ذہانت، ادبی لیاقت اور نظم و نثر میں ان کی مہارت کی بڑے جوش بھرے الفاظ میں تعریف کی ہے:

”خدا نے اُن کو ایسی چار نعمتیں عطا کی تھیں جو میں نے کسی دوسرے میں یکجا نہیں دیکھیں: حافظہ ایسا تھا کہ جو چیز ان کی نظر سے گزر جاتی اس کا بیشتر حصہ ان کے سینہ میں محفوظ رہتا، یادداشت اس پایہ کی تھی کہ پرانی باتیں ان کے ذہن میں اس طرح عود کرتی گویا کل گزری ہوں، ذہانت کا یہ عالم تھا کہ مشکل سے مشکل بات کی تہ تک پہنچ جاتے تھے، نثر و نظم دونوں کے لئے طبیعت خوب موزوں تھی، رہائش گاہ تو اس کی پرواز میں قاضی فاضل سے سبقت لے گئے تھے، اور سرعت

ادراک میں تو ہیں نہیں سمجھتا ان کا کوئی ہمسر ہو، نظم میں چند شاعر ہی ان کے رُتبہ کے ہوئے ہیں۔“ (فوات الوفيات تالیف ابن شاکر کتبی مصر ۱۸۷۸ء)

مسائل الاُبصار عام معلومات یا جنرل ناچ کی بہت ضخیم کتاب ہے جو بقول صفدی مؤلف نے بڑی تقطیع کی بیس جلدوں میں لکھی تھی اور جس کا فوٹو نسخہ اس وقت تینتالیس جلدوں میں مصر کی قومی لائبریری میں محفوظ ہے۔ عربی میں جنرل ناچ پر تصنیف کی ابتداء تیسری صدی ہجری میں ہوئی، اس کا محرک سرکاری ملازمین بالخصوص سکریٹریوں اور وزیروں کی معلومات میں وسعت، ہمہ گیری اور توازن پیدا کرنا تھا ابن قتیبہ (م ۵۲۰ھ) کی عُیون الاُخبار اس صنف کی اولین تصنیف ہے، آٹھویں صدی ہجری کے دوہم عصر ادیبوں نے جنرل ناچ پر دو بڑی کتابیں لکھیں۔ نویری (م ۷۳۲ھ) نے نہایۃ الأرب فی فنون العرب اور ابن فضل اللہ عمری نے زیادہ وسیع پیمانہ پر مسائل الاُبصار۔ اس کتاب میں مؤلف نے بہت سی ہجری ہوئی معلومات یکجا کر دی ہیں۔ بالفاظ دیگر مسالک کوئی طبع اذ کتاب نہیں ہے بلکہ اس کا اکثر مواد پچھلے مصنفوں سے مستعار لیا گیا ہے۔ ان مصنفوں کی بیشتر کتابیں اب نایاب ہیں۔ اس کے علاوہ کتاب کا ایک قلیل حصہ خود مؤلف کے ذاتی آراء و مشاہدات یا ہم عصر اشخاص مثلاً سیاحوں، سفیروں اور معلموں کے بیانات پر مبنی ہے، ہندوستان پر ان کا جو طویل باب ہے وہ بیشتر زبانی معلومات پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے کتاب کو دو بڑے حصوں میں تقسیم کیا ہے، ایک حصہ میں ملکوں کے جغرافیہ، شاہراہوں، ہواؤں، خشکی اور سمندر کے عجائبات اور بڑے بڑے شہروں کی جائے وقوع کا ذکر ہے، دوسرے میں دنیا کے حیوانات، جمادات اور اقوام کا، حیوانات میں چرندوں، پرندوں، کیڑے مکوڑوں کا، جمادات میں غلوں، پھلوں، ترکاریوں اور کانوں کا، اقوام میں مشرق و غربہ کے نئے پڑانے والوں کا، مؤلف نے اسلامی دنیا کے مشہور سیاسی اور اداری شخصیتوں، طبیبوں، عالموں اور فقہوں کے سوانح اور حالات بھی دیئے ہیں، اور ہر ملک کی تاریخ ۱۰۰۰ تک بیان کی ہے۔ چنگیز خانی مغلوں، ہندوستانیوں، ترکوں اور گردوں کے حالات خاص اہتمام اور تفصیل سے پیش کئے ہیں۔ (تاریخ آداب اللغة العربیہ، جرجی زیدان مصر ۱۹۳۱ء، ص ۲۷، ۲۸)

صفہ می لکھتے ہیں :-

”چنگیزی مغلوں نیز ہندی و ترکی بادشاہوں کی تاریخ سے ان جیسا کوئی واقف نہ تھا، اسی طرح مختلف ملکوں کے جغرافیہ، پیداوار، خصائص، اور ان کی شاہزادوں کے علم میں بھی وہ یگانہ وقت تھے“ (فوات الوفيات ۱/۸)

قاہرہ کے دارالکتب میں مسالک الا بصار کے دو نسخے ہیں، ایک مصوّر یعنی شکل و تصویریں جلدوں میں، دوسرا ہاتھ کا لکھا، دونوں میں کتابت کی خوب خوب غلطیاں ہیں اور وہ حصہ زیادہ مسخ ہے جس میں ہندوستان کا ذکر ہے، اس کے علاوہ دونوں میں مضمون کی کمی بیشی، تقدیم و تاخیر اور لفظی اختلاف بھی ہے۔

مولف نے ہندوستان پر ایک مستقل باب قلمبند کیا ہے جس میں اپنے معاصر سلطان محمد بن تغلق (۱۲۵۰ء - ۱۲۸۲ء) چودھویں صدی عیسوی کے حالات اور سیرت پر سیاہوں، معلوموں اور سفیروں کی زبانی روشنی ڈالی ہے۔ ممکن ہے ان لوگوں کے بعض بیانات مثلاً وہ جن کا تعلق تعلق شاہ کی فیاضی اور فوج کے اعداد و شمار اور تنخواہوں سے ہے، مبالغہ یا سہو سے آلودہ ہوں، تاہم بحیثیت مجموعی یہ باب نہایت اہم ہے کیونکہ اس میں ایسی نادر تاریخی، اجتماعی اور اقتصادی معلومات ہیں جن سے خود ہندوستان میں لکھی تاریخوں کا دامن خالی ہے، اس کے علاوہ اس باب میں تعلق شاہ کی آئین جہاں داری اور پبلک سیرت کی ایک تصویر بھی نظر آتی ہے جو اس تصویر سے بہت مختلف ہے جو بعض معاصر مورخوں نے ان سے ذاتی ناراضگی یا فقہی مسلکی اختلاف کی بنا پر پیش کی ہے۔ اس مستقل باب کے علاوہ کتاب میں اور خاص طور پر اس کے دوسرے حصہ میں ایسی دلچسپ معلومات ہیں جو عینی شاہد یا موجودہ وقت میں نایاب کتابوں سے لی گئی ہیں اور جن سے قرون وسطی کے ہندی رسم و رواج، کلچر و عقائد کے چہرہ کے بہت سے خط و خال واضح ہو جاتے ہیں۔

خورشید احمد فاروق

۱۔ سلطنت ہند و سندھ دسمبر ۱۹۶۱ء

یہ ایک عظیم الشان سلطنت ہے، روئے زمین پر کوئی دوسری سلطنت نہ تو وسعت حدود اور نہ کثرت دولت و لشکر میں اس کا مقابلہ کر سکتی ہے اور نہ سفر و حضر میں اس کے بادشاہ کے ٹھٹھا باٹ

اور اس کے پایہ تخت کی شان و شوکت میں، ساری دنیا میں اس سلطنت کا شہرہ ہے، میں اس کے بارے میں جو خبریں سنتا اور کتابوں میں جو حالات پڑھتا وہ مجھے بھاتے اور میرے اوپر اثر ڈالتے لیکن یہ سلطنت چونکہ بہت دور تھی، اس لئے متعلقہ خبروں کی توثیق سے قاصر تھا۔ جب میں نے مالک الاصلیٰ لکھنا شروع کی اور ثقہ راویوں سے حالات دریافت کئے تو میں نے جو سنا تھا اور اس کے بارے میں جو رائے قائم کی تھی اس سے اُسے بہت بڑھا چڑھا پایا، مختصر یہ سمجھ لو کہ اس سلطنت کے سمندر میں موتی ہوتے ہیں، خشکی میں سونا، پہاڑوں میں یا قوت و الماس، وادیوں میں صندل و کافور، شہروں میں بادشاہوں کے تخت ہیں، یہاں ہاتھی اور گنبد جیسے بڑے اور عجیب جانور پائے جاتے ہیں، اس کے اسٹیل سے مشہور ہندی تلواریں بنتی ہیں، یہاں لوہے، پارہ اور سیسے کی کانیں ہیں، یہاں کا ایک پودہ زعفران ہے، اس کی بعض وادیوں میں بطور ملت ہے، یہاں انسانی منافع کے وسائل فراوان ہیں، چیزوں کے نرخ سستے ہیں، فوج بے شمار ہے اور شاہی غلام بے اندازہ، یہاں کے لوگ داناؤں فلسفی عقل ہوتے ہیں، خواہشات نفس پر قابو رکھنے، نیرد پوتاؤں اور بادشاہوں کی خوشنودی یا تقرب کے لئے دریغ جان دینے میں ان کی مثال نہیں ملتی۔

اپنی کتاب تحفۃ الاکلیاب میں (انڈیسی مولف) محمد بن عبدالرحیم غرناطی نے لکھا ہے ”ہند اور چین میں شاندار حکومتیں ہیں، یہاں خوب انصاف ہوتا ہے، خزانے بڑی بڑی نعمتیں ان کو عطا کی ہیں، یہاں کی سیاست و حکومت عمدہ ہے، لوگ خوشحال ہیں اور امن و عافیت کی زندگی بسر کرتے ہیں، فلسفہ، طب، ہیئت اور اعلیٰ قسم کی دستکاری میں اہل ہند سب قوموں سے بازی لے گئے ہیں، ہند کے پہاڑوں اور جزیروں میں صندل و کافور پیدا ہوتا ہے اور ہر قسم کی خوشبودار بوٹیاں جیسے لونگ، جافل، باپھڑ، دارچینی، تاج، بید کا خوشبودار تیل، الہچی، کبابہ، جاوتری اور مختلف قسم کی طبی جڑی بوٹیاں، شکی ہرن اور زباد بلی بھی پائی جاتی ہے، یہاں لیکن زیادہ تر لنگا میں مختلف قسم کے یا قوت کی کانیں ہیں۔“

۲۔ شاہ ہند کا خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو مراسلہ

ابن عبدالرہ نے اپنی عقد الفرید میں اعیم بن حماد کی سند پر بیان کیا ہے کہ آٹھویں صدی عیسوی کے رجب اول میں شاہ ہند نے عمر بن عبدالعزیز (۹۹ - ۱۰۱ھ) کو ایک مراسلہ بھیجا جس کا مضمون یہ تھا:-

” شاہ شاہان کی طرف سے جو ہزار بادشاہوں کا بیٹا ہے اور جس کی بیوی ہزار شاہوں کی بیٹی ہے، جس کے اصطل میں ہزار ہا تھی ہیں، جس کے دو دریا ہیں جن کے دامن میں ناریل پیدا ہوتا ہے اور ایسا عود و کافور جس کی ہرک بارہ میل دور تک جاتی ہے، اس عرب سلطان کے نام جو خدا کی ذات و اختیار میں کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا، واضح ہو کہ میں آپ کی خدمت میں ایک تحفہ بھیج رہا ہوں، تحفہ کیا سلام و آداب، میری خواہش ہے کہ آپ میرے پاس کوئی عالم بھیجیں جو مجھے اسلام کی تعلیم سمجھا دے۔ والسلام“

۳۔ تخلق شاہ کی سلطنت کے حدود

مجھے شیخ عارف، بقیہ سلف کرام، مبارک بن محمود انباتی نے بتایا جو بڑے ثقہ ہیں اور جن کو شاذان حاجب خاص کی اولاد میں ہونے کا شرف حاصل ہے اور جن کے بیانات چونکہ وہ اور ان کے اسلاف اس ملک کے چھوٹے بڑے سلاطین کے مقرب رہے ہیں صحیح معلومات پر مبنی ہیں کہ سلطنت بے حد لمبی چوڑی ہے، درمیانہ چال سے تین برس جاہیں اس کی لمبائی اور چوڑائی طے کرنے کے لئے اس کا عرض لنکا سے براہ مومنات غزنہ تک ہے اور طول عدن کے سامنے والے بندرگاہ سے

۱۰۰۰ سالہ شاہ دنیاوت دکن کا چالو کیا تاجدار مراد جس نے ۶۹۶ سے ۷۳۳ عیسوی تک حکومت کی اور جو عمر بن عبدالعزیز کا ہم عصر تھا لے غالباً کولم جو موجودہ ریاست کیرالا میں واقع ہے۔

جہاں بحر ہند کی حد بحرِ محیط سے ملتی ہے، سید سکندر تک، اس لیے چوٹے قبیلے بڑے شہروں کا ایک جان بچا ہے جہاں شاہی نمائندے اور تخت نشین حاکم رہتے ہیں، جہاں ضلع، قصبے، گاؤں، تعلقے اور بازار ہیں، جہاں ہر طرف آبادی اور زراعت ہے۔ شیخ مبارک کی رائے، کہ اس سلطنت کی لمبائی تین سال کی مسافت کے بقدر ہے، غور طلب ہے کیونکہ اتنی مسافت تو کل آباد دنیا کی بھی نہ ہوگی ہاں اگر ان کا مطلب یہ ہے کہ اس کے سارے شہروں کا گشت کرنے کے لئے تین سال درکار ہیں تب کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔

شیخ مبارک نے بتایا کہ اہل قراچل (کماؤں پہاڑ) سلطان دہلی کے تابع فرمان ہیں، انھوں نے ایک مقررہ خراج کے مقابلہ میں سلطان سے عارضی صلح کر لی ہے، قراچل پہاڑوں میں سونے کی سات کانیں ہیں، جن سے بے شمار دولت حاصل ہوتی ہے۔

خشکی اور سمندر کی یہ بڑی سلطنت چند غیر مفتوحہ جزیروں کو چھوڑ کر موجودہ سلطان دہلی (محمد بن تغلق) کے قبضہ میں ہے، ساحل کی ایک بالشت زمین بھی ایسی نہیں جس پر اس کا ٹھل دخل نہ ہو، اس سلطنت کے سارے طول و عرض میں اس کا سکھ چلتا ہے اور اس کے نام پر خطبہ پڑھا جاتا ہے اور کہیں اس کا کوئی حریف نہیں۔

۴۔ تغلق شاہ کی فتوحات

شیخ مبارک :- میں بڑی بڑی فتوحات میں سلطان (محمد بن تغلق) کے ہمراہ رہا، مختصراً کچھ چشم دید حالات بیان کرتا ہوں، سلطان نے سب سے پہلے اوڑیسہ (جارجنگی فتح کیا، یہاں شتر شانداز شہر ہیں، سب کے سب ساحل سمندر پر، جارجنگی آمدنی کا ذریعہ جواہرات، ہاتھی، مختلف قسم کا سوئی کپڑا، عطر اور خوشبودار جڑی بوٹیاں ہیں، اس کے بعد بنگال (لکھنؤ) فتح کیا، یہاں نوراجاؤں کی حکومت تھی، اس کے بعد دیوگیر (موجودہ ہمارا شٹر) جہاں چوراسی زبردست قلعے ہیں، شیخ بُرہان الدین ابوبکر خلّال بڑی کی رائے ہے کہ صوبہ دیوگیر میں بارہ لاکھ گاؤں ہیں، بڑی کے اس

قول کے بعد اب ہم شیخ مبارک کا بیان جاری رکھتے ہیں : دیوگیر کے بعد سلطان نے دورِ سمندر (موجودہ بیسور) کا صوبہ فتح کیا، یہاں سلطان بلال دیو اور پانچ غیر مسلم راجاؤں کی حکومت تھی، اس کے بعد متجیر (موجودہ ریاست مدراس) فتح کیا، اس شاندار علاقہ میں نوئے بندرگاہ ہیں، اس کی آمدنی کا انحصار عطریات، خوشبودار اشیاء، لاس، لکشم، سوتی پارچہ اور غیر ملکی عمدہ اور نادار مصنوعات پر ہے۔

۵۔ تعلق شاہ کے صوبے

فقیہ علامہ سراج الدین ابوصفا عمر بن اسحاق بن احمد شیلی غوصی جو ہند کے صوبہ غوص (اودھ) کے باشندے اور ممتاز فقہاء کے اُس زمرہ سے ہیں جو سلطان دہلی کی خدمت میں رہتے ہیں، بیان کیا کہ بادشاہ کی عملداری میں تینیس صوبے ہیں :

- | | |
|-------------------------------|--------------------------|
| ۱۔ دہلی | ۱۰۔ کلا نورد ہماچل پردیش |
| ۲۔ دیوگیر | ۱۱۔ لاہور |
| ۳۔ ملتان | ۱۲۔ بدایوں |
| ۴۔ کھرام | ۱۳۔ غوص (اودھ) |
| ۵۔ سانانا | ۱۴۔ قنوج |
| ۶۔ سیوستان (زیریں مغربی سندھ) | ۱۵۔ کمرہ (الہ آباد) |
| ۷۔ اُچ (بالائی سندھ) | ۱۶۔ بہار |
| ۸۔ ہانسی | ۱۷۔ لکھنؤ (بنگال) |
| ۹۔ سرستی (مشرقی پنجاب) | ۱۸۔ مالوہ |

۱۹۔ بقول قلعندہ کا یہ قاہرہ کے بیڈمریہ کالج میں پروفیسر بھی رہے تھے۔ صبح الاغشی مصر ۲/ ۳۷۲
۲۰۔ نقشہ دیکھئے مقابلہ

۱۹۔ گجرات

۲۲۔ معبر (ریاست مدراس)

۲۰۔ جاج نگر (اوڑیسہ)

۲۳۔ دوارا سمند (میسور و کیرالا)

۲۱۔ تلنگانہ (مشرقی آندھرا)

ان صوبوں میں بارہ سو بڑے شہر ہیں، جہاں سلطان کے نائب رہتے ہیں، یہاں آبادیوں اور دیہاتوں کا ایک جال سا بچھا ہوا ہے جن کی صحیح تعداد تو مجھے (شیخ مبارک) نہیں معلوم۔ لیکن اتنا جانتا ہوں کہ صوبہ قنوج ایک سو بیس لاکھ دیہاتوں پر مشتمل ہے، ایک لاکھ سو ہزار کا ہوتا ہے، اس حساب سے کل دیہاتوں کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ ہوتی، مالوہ کا صوبہ قنوج سے بڑا ہے، لیکن اس کے گاؤں کی صحیح تعداد نہیں بتا سکتا، معبر کا صوبہ کئی جزیروں پر مشتمل ہے جو اتنے بڑے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک بذات خود ایک شاندار سلطنت ہے جیسے کولم، فتن، لنکا اور ملیبار۔

۶۔ بنگال میں گنگا پر دو لاکھ کشتیاں

دریائے گنگوتی (گنگا) پر دو لاکھ چھوٹی بڑی کشتیاں دوڑتی پھرتی ہیں، ان کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ اگر تیر انداز کشتی کے آخری حصہ پر تیر بھینکے تو وہ اُس کے وسط میں آکر گرے، بڑی کشتیوں کی تعداد کم ہے، لیکن ان میں ایسی بھی ہیں جہاں چکیاں لگی ہیں اور تنور و بازار ہیں، یہ کشتیاں اتنی لمبی چوڑی ہوتی ہیں کہ بعض اوقات اُن کے ایک حصہ کے مسافر دوسرے حصوں کے مسافروں سے عرصہ تک ناواقف رہتے ہیں۔

۷۔ دیوگیر (اورنگ آباد)

دلی ہندوستان کا پایہ تخت ہے، دوسرا پایہ تخت قبتہ الاسلام دیوگیر ہے، دلی اقلیم راج میں ہے جہاں تک معلوم ہو لنکا کے سوا ان میں سے کوئی بھی جزیرہ نہیں، کولم موجودہ کیرالا کا اور فتن (نیفتن) معبر کا بندرگاہ تھا، ملیبار دمالا بار، دکن کے مغرب میں ساحلی پٹی کا نام تھا، راجزیرہ لنکا تو وہاں مقامی راجاؤں کی حکومت تھی۔

واقعہ ہو۔ مولف کتاب سلطان حماد (ایوان الفدار) نے اپنی کتاب تقویم البلدان میں بھی یہی رائے ظاہر کی ہے۔ " شیخ مبارک: دیوگیر تیسری اقلیم میں ہے میں نے جب چھوڑا تو وہ پوری طرح تعمیر نہیں ہوا تھا مجھے وہاں سے آئے چھ سال ہوتے ہیں، میرا خیال ہے کہ وہ ہنوز ادھورا ہے، کیونکہ تعمیر بہت بڑے رقبہ میں شروع ہوئی تھی اور بڑی بڑی عمارتیں بنانے کا پروگرام تھا۔ تعلق شاہ نے شہر کے نقشہ میں ہر طبقہ کے لئے محلے بنانے کی رعایت رکھی تھی، ایک محلہ فوج کے لئے تھا، دوسرا وزیروں اور سکریٹریوں کے لئے، تیسرا ججوں اور عالموں کے لئے، چوتھا صوفیوں اور درویشوں کے لئے، پانچواں تاجروں اور پیشہ وروں کے لئے، ہر محلہ میں عام ضروریات کا انتظام کیا گیا تھا، جیسے مسجد، اذان کا منارہ، بازار، حمام، چکیاں، تنور اور ہر صنف کے کاریگر بسائے گئے تھے، جیسے سنار، رنگریز، چرم ساز، تاکہ ایک محلہ کے لوگ خرید و فروخت اور لین دین میں دوسرے محلہ کے محتاج نہ رہیں اور ہر محلہ پوری طرح خود کفیل ہو۔

۸۔ غیر آباد علاقہ

اس سلطنت میں غیر آباد علاقہ یا تو بیس دن کی مسافت (تقریباً چار سو میل) کے بقدر غزنہ سے متصل ہے اور اس کی وجہ شاہ ہند کی شاہ ترکستان و ماوراء النہر سے باہمی جنگ و پیکار ہے، یا غیر آباد پہاڑ (ہمالیہ) یا تہ بہ تہ گھاٹیاں ہیں، لیکن یہاں سے جو خوشبودار اور طبعی بوٹیاں فراہم ہوتی ہیں ان سے مرز و عد علاقہ کے مقابلہ میں بہت زیادہ آمدنی ہوتی ہے۔

۹۔ ملتان

فاضل نظام الدین بھٹی بن حکیم نے مجھے (مولف کتاب) ایک پرانی کتاب سے روشناس کیا جو ہندوستان کے بارے میں ہے اور جس میں لکھا ہے کہ ملتان کی عملداری میں ایسے ایک لاکھ ۱۵ شمالی شام کا ایک شہر درصوبہ۔

چھبیس ہزار گاؤں ہیں، جن کا سرکاری رجسٹرڈ میں اندراج ہے، ملتان اور دلی چوتھی اقلیم میں واقع ہیں اور ہندوستان کے باقی حصے دوسری تیسری میں۔ مملکت ہند کا رقبہ بہت بڑا ہے، یہ صحت بخش ملک ہے، البتہ اُن علاقوں کی آب و ہوا اچھی نہیں جہاں چاول کی کاشت ہوتی ہے اس کتاب میں یہ تصریح بھی ہے کہ محمد بن قاسم نے سندھ میں چالیس ہزار سونا پایا، ایک ہزار تین سو پینتیس پونڈ کے مساوی ہوتا ہے۔ سلطنت ہند کی مغربی حد غزنہ اور قندھار تک جاتی ہے۔

۱۰۔ دریا، آب و ہوا، غلے، پھل اور پھول

میں نے شیخ مبارک سے اندرون ہند کے حالات پوچھے تو انھوں نے کہا: ہند میں قریب دو ہزار چھوٹے بڑے دریا ہیں اُن میں سے کچھ نیل کے برابر ہیں، دریاؤں کے کنارے گاؤں اور شہر آباد ہیں ہند میں بڑے بڑے مرغزار اور گھنے درخت پائے جاتے ہیں، ملک کی آب و ہوا معتدل ہے، موسموں میں فرق نہیں ہوتا، سال بھر بہار کا موسم رہتا ہے، ہوائیں چلتی ہیں، اور باد صبا محو خرام رہتی ہے، بارش چار مہینے برابر ہوتی ہے، بالعموم بہار کے آخر سے لیکر گرمی تک، یہاں مختلف قسم کے غلے پیدا ہوتے ہیں: گہوں، چاول، جو، چنا، مسور، اُرد، لوہیا، تل، فول، مٹر تقریباً نہیں ہوتا، مولف کتاب: میرا خیال ہے کہ فول نہ ہونے کا سبب یہ ہے کہ ہند فلسفیوں اور مفکرین کا ملک ہے اور اُن کا عقیدہ ہے کہ فول سے جو ہر عقل کو نقصان پہنچتا ہے۔ اسی لئے صابنہ فرقے نے بھی اس کا کھانا ممنوع قرار دیا ہے۔

شیخ مبارک: پھلوں میں انجیر اور انگور کم ہوتے ہیں، انار کھٹا، بیٹھا اور کڑوا تینوں قسم کا، کیلا، خوبانی، کھٹا، لیمو، نارنگی، اُلی، گولر، کالا شہنوت، خربوزہ، تربوز، لکڑی، کھیرا، پیٹھا خوب ہوتا ہے، انجیر اور انگور، دوسرے پھلوں کی نسبت بہت کم ہے، امرود ہوتا ہے اور باہر سے بھی

۱۱۔ یہ کہتے دت راہی کے پیش نظر غالباً ساتلی مقامات تھے۔

۱۲۔ بیسو پوٹامیہ کے قدیم میاں کل پرست باشندے۔

منگایا جاتا ہے، ناشپاتی اور سیب مروہ سے کم پایا جاتا ہے اس کے علاوہ ہند میں ایسے پھل بھی ہوتے ہیں جو مصر، شام اور عراق میں نہیں ہوتے جیسے آم، لہوا، گج (؟)، کرکھا (؟)، بجلی (؟)، بکی (؟)، تغزک آم۔ ان کے علاوہ اور بھی لذیذ و بڑھیا پھل ہوتے ہیں۔ ناریل بڑا خوش ذائقہ پھل ہے۔۔۔۔۔ لہ

کیلا خوب ہوتا ہے لیکن دہلی اور اس پاس کے ضلعوں میں نہایت کم یاب ہے، پھر بھی درآمد کئے ہوئے کیلے کی دلی میں ریل پیل رہتی ہے، گنے کی سارے ہندوستان میں ہر جگہ افزا ہے، اس کی ایک قسم سیاہ اور سخت چھلکے والی چوستے کے لئے بہترین ہوتی ہے۔ یہ گنا کسی دوسرے ملک میں نہیں پایا جاتا۔ گنے کی باقی قسموں سے بڑی مقدار میں کھانا بنائی جاتی ہے جو مصری سے سستی ہوتی ہے، یہ ڈلی جیسی نہیں ہوتی بلکہ سفید مہیہ کی طرح باریک ہوتی ہے، ہندوستان میں جیسا کہ شیخ مبارک نے مجھے بتایا، اکیس قسم کے چاول ہوتے ہیں، شلیم، گاجر، کدو، مینگن، مارچوبہ (ہلیوں) اور ادراک بھی ہوتی ہے۔ ہری ادراک کو گاجر کی طرح پکایا جاتا ہے، اس کی ہانڈی اتنی لذیذ ہوتی ہے کہ کوئی دوسرا سالن اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا، چندر، لہسن، پیاز، نعرو پودینہ اور سولف (شمار) بھی پائی جاتی ہے، گوناگوں اقسام کے پھول ہوتے ہیں جیسے گلاب، تیلوفر، نیفشتہ، مشک، بید، نرگس، گل مہدی، تل کا تیل ہوتا ہے اور جلانے کے کام آتا ہے، لیکن رتیوں کا تیل نہیں ہوتا، اور باہر سے منگایا جاتا ہے، شہد کی فراوانی ہے، موم بتی صرف شاہی محل میں جلائی جاتی ہے، عوام اس کو نہیں کھ سکتے۔

۱۱۔ چرند و پرند

ہندوستان میں چرنے والے مویشی اور پالتو پرند بے شمار ہیں، بھینس، گائے، بکری، بھینڑ، پالتو پرند جیسے مرغی، کبوتر، مرغابی، گھٹیا قسم کے پرند اتنے ہیں کہ ان کی نہ مانگ ہے نہ قیمت۔

لہ یہاں کچھ لفظ کتابت سے رہ گئے ہیں اور کچھ نسخہ کردیئے گئے ہیں۔

۱۲۔ کھانے اور مٹھائیاں

یہاں بازاروں میں قسم قسم کے کھانے بکتے ہیں: بھنا گوشت، مٹن، تلا گوشت، منوع (۹)، اور ایک دو نہیں پیسٹھ قسم کے حلوے اور مٹھائیاں، پھلوں کا رس اور ایسے شربت جو مشکل سے کہیں اور ملیں گے۔

۱۳۔ پیشے ور

ہندوستان میں تلوار، تیر، نیزے، زرہ بکتر اور دوسرے قسم کے ہتھیار بنانے والے، نیز سار زرکار، زین ساز اور دوسرے صنعت گر بیشمار پائے جاتے ہیں خواہ ان کی صنعت عورتوں کے لئے مخصوص ہو خواہ مردوں کے لئے خواہ اہل قلم کے لئے خواہ اہل تلوار کے لئے یا عوام کے لئے۔

۱۴۔ اونٹ، خچر، گھوڑے

ملک میں اونٹ کم ہیں، بس بادشاہ یا بڑے عہدہ دار، خان، امیر اور وزیر اونٹ رکھتے ہیں گھوڑوں کی کوئی کمی نہیں، ان کی دو قسمیں ہیں: ایک عربی نسل اور دوسرے ترکی درومی نسل کے (برادین) اکثر گھوڑے اچھا کام نہیں دیتے، اس لئے اس پاس کے ترکی ملکوں سے منگائے جاتے ہیں، عربی گھوڑے بحرین، یمن اور عراق سے درآمد ہوتے ہیں، اچھی نسل کے عراقی گھوڑے، جن کی بھاری قیمت وصول کی جاتی ہے، ہند میں ہیں لیکن کم، زیادہ دن یہاں رہنے سے بمبار ہو جاتے ہیں۔

ہندوستان میں گدھے اور خچر دونوں کی سواری معیوب خیال کی جاتی ہے، کوئی فقیر اور عالم خچر پر سواری پسند نہیں کرتا، اور گدھے پر سوار ہونا تو ہندیوں کی نظر میں سخت عار کی بات ہے۔ اس لئے سب کی سواری کا جانور گھوڑا ہی۔ خوش حال اور سرکاری عہدہ دار بار برداری کے لئے بھی

گھوڑا استعمال کرتے ہیں اور عام لوگ پالان ڈالکر گائے بیل، بیل کی رفتار تیز اور قدم لمبے ہوتے ہیں۔

۱۵۔ شہر دلی، وہاں کی عمارتیں، باغ، اسکول، شفا خانے، کنوئیں، حوض

ہیں نئے شیخ مبارک سے شہر دلی اور اس کی بناوٹ اور دیگر حالات کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ یہ کئی شہروں کا مجموعہ ہے، جس کے ہر شہر کا ایک مستقل اور جانا بوجھا نام ہے لیکن عملاً دلی کا اطلاق سارے مجموعہ پر ہونے لگا ہے۔ دلی طول و عرض میں دور تک پھیلی ہوئی ہے، اس کی آبادی کا دور چالیس سیل ہی، عمارتیں پتھر اور اینٹ کی ہیں، چھتیں لکڑی کی اور فرش مرمر جیسے ایک سفید پتھر کے، دلی کے مکان زیادہ سے زیادہ دو منزلی ہوتے ہیں، مرمر کا فرش صرف شاہی عمارتوں میں لگایا جاتا ہے، شیخ ابوبکر بن خلیل نے کہا کہ یہ پُرانی دلی کے مکانات کا خاکہ ہے، وہاں جو نئی بستیاں وجود میں آئی ہیں ان کے مکانات کا انداز مختلف ہے، اس وقت دلی کا اطلاق کبھی شہروں پر ہوتا ہے (یہاں باغ ایک سیدھے خط پر برابر برابر لگائے جاتے ہیں ہر خط کی لمبائی مشرق، شمال اور جنوب میں بارہ میل ہے، غربی سمت میں باغ نہیں ہیں) کیونکہ ادھر لہا بہ پہاڑ (اراولی) کا سلسلہ ہے۔

دلی میں ایک ہزار اسکول ہیں، ان میں ایک کو چھوڑ کر جہاں شافعی فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے باقی سب حنفی مذہب ہیں، ہسپتال لگ بھگ ستر ہیں، یہاں بیمارستان (ہسپتال) کو دار الشفا کہتے ہیں۔

دلی اور اس کے ماتحت علاقوں میں دو ہزار خانقاہیں اور سرائیں ہیں، شہر میں بڑی بڑی عمارتیں لمبے چوڑے بازار اور بڑی تعداد میں حمام ہیں، شہر کا سارا پانی کنوؤں سے نکالا جاتا ہے جو زیادہ گہرے نہیں ہوتے، ان کی زیادہ سے زیادہ گہرائی چودہ فٹ ہوتی ہے اور ہر کنوئیں پر چرخیاں لگی ہوتی ہیں، پینے کے لئے بارش کا پانی جو بڑے بڑے حوضوں میں جمع ہو جاتا ہے، استعمال کیا جاتا ہے، ہر حوض کا قطر تیر کی مسافت کے بقدر یا اس سے کچھ زیادہ ہوتا ہے، یہاں وہ جامع مسجد ہے جس کا منارۃ اذان

۱۵۔ بریکٹ کی عبارت نوٹ لکھنے سے ماخوذ ہے

مشہور ہے جس کے ہائے میں کہا جاتا ہے کہ روئے زمین پر بلندی میں اس کی نظیر نہیں شیخ برہان الدین بن خلیل بزمی صوفی کی رائے میں قطب مینار کی اونچائی تقریباً بارہ سو فٹ (چھ سو ذراع) ہے۔ شیخ مبارک دلی میں تغلق شاہ کے جو محل اور کوشیاں ہیں وہ ان کی اور ان کی بیگمات کے لئے مخصوص ہیں، ان میں ان کی باندیوں، محبوب کتیزوں، نوکروں اور غلاموں کے لئے کمرے ہیں، بادشاہ کے ساتھ کوئی خان یا امیر نہیں رہتا، یہ فوجی افسر صرف آداب بجالانے حاضر ہوتے ہیں اور پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتے ہیں، آداب و کورنش کے لئے دن میں دوبارہ حاضری ہوتی ہے صبح کو اور بعد عصر۔

۱۶۔ فوجی عہدے دار اور فوج

فوجی افسروں کے عہدوں کی ترتیب اس طرح ہے :- سب سے اوپر خان، پھر ملک، پھر امیر، پھر صفہ دار، پھر سپاہی، سلطان کی نوکری میں انشی یا زیادہ خان ہیں، اور لشکر نو لاکھ سواروں پر مشتمل ہے، ان کی ایک مقررہ تعداد دہلی میں رہتی ہے اور باقی مملکت کے دوسرے حصوں میں، ساری فوج کو سرکار سے تنخواہ ملتی ہے اور سب پر بادشاہ کے لطف و کرم کا سایہ ہے۔ تغلق شاہ کے لشکر میں ترک، خطا، فارسی، ہند اور دوسرے ملکوں کے لوگ شامل ہیں، ہندی فوج میں دو جنگجو قبیلے قابل ذکر ہیں :- بھیل اور چھتری، ساری فوج گھوڑوں اور اعلیٰ قسم کے ہتھیاروں اور شاندار وردیوں سے لیس ہے، اکثر فوجی اور سپاہی فقہ سے دلچسپی لیتے ہیں، خاص طور پر وہ اور دوسرے مسلمان عام طور پر حنفی فقہ کے پیرو ہیں، سلطان کے پاس تین ہزار ہاتھی ہیں جو جنگ کے وقت لوہے کی ستھری پوشیش پہنتے ہیں، دوسرے اوقات میں مختلف قسم کے ریشم اور کارچوب کی جھولوں میں ملبوس ہوتے ہیں، ان کی پیٹھ پر محل اور تخت بنا کر سجائے جاتے ہیں، تخت پر کیلیں جڑ کر لکڑی کے برج بنائے جاتے ہیں اور ہندی سورما ان محلوں اور تختوں پر بیٹھ کر لڑتے ہیں، ایک ہاتھی پر اس کی طاقت اور جتنہ کے لحاظ سے چھ سے دس آدمی تک سوار ہوتے ہیں، سلطان کے بیس ہزار ترک غلام ہیں اور بقول

بڑی دس ہزار خسی لوٹے، اس کے علاوہ ہزار خزانچی اور ہزار بمقدار اور دو لاکھ ایسے مسلح غلام جو ہر وقت سلطان کے ہمراہ رہتے ہیں اور پانچ لاکھ اس کے آگے لڑتے ہیں۔

۱۷۔ فوج کی تنخواہ

تعلق شاہ کے خان، ملک، امیر اور صفہدار اپنے سپاہیوں کو گزارے کے لئے جائدادیں نہیں دیتے جیسا کہ شام اور مصر میں دستور ہے بلکہ ان میں سے ہر افسر خود اپنے گزارے کا ذمہ دار ہوتا ہے، فوج اور سپاہیوں کو خود بادشاہ نوکر رکھتا ہے، اور شاہی خزانہ سے ان کو تنخواہ ملتی ہے جو جائداد خان، ملک، امیر یا صفہدار کے لئے مقرر ہوتی ہے وہ اس کے ذاتی اخراجات کے لئے ہوتی ہے، حاجیوں (داروغہائے باب عالی) اور دوسرے سول افسروں کو ان کے رتبہ کے مطابق تنخواہ ملتی ہے، صفہدار یہ کام رتبہ انٹالینڈ نہیں ہوتا کہ وہ بادشاہ کے قریب آسکیں، خان کی کمان میں دس ہزار سوار ہوتے ہیں، ملک کی کمان میں ہزار، امیر کی کمان میں تنو اور صفہدار کی کمان میں اس سے کم۔ ان سب افسروں کو سرکار سے جائدادیں ملتی ہیں جن کی آمدنی سرکاری تخمینہ سے اکثر زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہوتی، بلکہ اکثر خرچ کے تخمینہ سے دو چاند ہوتی ہے، ہر خاندان کی جائداد دو لاکھ تنکے کے بقدر ہوتی ہے، ایک لاکھ سو ہزار کے برابر ہوتا ہے اور ہر تنکے آٹھ درہم (چار روپے) کے مساوی، یہ رقم خان کے ذاتی اخراجات کے لئے خاص ہے، اس سے فوج پر کچھ خرچ نہیں کیا جاتا، ہر ملک کی تنخواہ ساٹھ ہزار تنکے سے بچاس ہزار تنکے تک ہے اور امیر کی چالیس ہزار سے تیس ہزار تک، صفہدار کا مشاہرہ بیس ہزار یا اس کے لگ بھگ، سپاہی کی تنخواہ دس ہزار تنکے سے ہزار تنکے تک، سلطان کے ترک غلاموں کا مشاہرہ پانچ ہزار تنکے سے ہزار تنکے تک، کھانا لباس اور گھوڑے کا چارہ مفت، سپاہیوں اور ترک غلاموں کو جائداد نہیں دی جاتی بلکہ خزانہ سے تنخواہ ملتی ہے۔ خان، ملک، امیر اور صفہدار

۱۷۔ کفش بردار۔

کو جائدادیں دی جاتی ہیں جن کا سرکاری تخمینہ بہت کم ہوتا ہے، بہر حال جائداد کی آمدنی اگر تخمینہ سے زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہوتی، کسی کسی عہدہ دار کی آمدنی تخمینہ کے دوچند سے بھی زیادہ ہوتی ہے سلطان کے ہر غلام کو مہینہ میں ایک من (چالیس سیر) گیہوں اور چاول راشن ملتا ہے اور تین سیر گوشت یومیہ اور پکانے کا سامان متعلقہ، اس کے علاوہ ہمراہ چاندی کے دس تنکے (چالیس روپے) اور سال میں چار جوڑے۔

۱۸۔ ریشمی کڑھائی اور بنائی کا کارخانہ

سلطان محمد بن تغلق کا دلی میں ایک کارخانہ ہے جہاں ریشم اور کڑھائی کا کام ہوتا ہے اور چار ہزار کاریگر ہیں جو خلعتوں اور وردیوں کے لئے قسم قسم کے ریشمی کپڑے بنتے اور کاڑھتے ہیں، اس کے علاوہ چین، عراق اور اسکندریہ سے جو کپڑا درآمد ہوتا ہے وہ بھی یہاں کاڑھا جاتا ہے، سلطان ہر سال دو لاکھ جوڑے بانٹتا ہے، ایک لاکھ جاڑے ہیں اور ایک لاکھ گرمی ہیں، سردی کے جوڑے بیشتر اسکندریہ کے کپڑے سے بنائے جاتے ہیں، اور گرمی کے اس ریشم سے جو دلی کے ”دارالطراز“ یا کڑھائی گھر میں بنائے جاتے ہیں، یا چین و عراق سے درآمد ہوتا ہے، شاہی جوڑے خانقاہوں کے درویشوں کو بھی بانٹے جاتے ہیں۔

سلطان کے چار ہزار زرکار ہیں جو اس کے اور اس کے حرم کے کپڑے تیار کرتے ہیں اور خلعتیں بناتے ہیں جو اس کی طرف سے ارباب حکومت اور ان کی خواتین کو عطا کی جاتی ہیں۔

۱۹۔ گھوڑوں کی خشش

تغلق شاہ ہر سال دس ہزار عربی گھوڑے بانٹتا ہے۔ ان میں سے کچھ زین و لگام کے ساتھ دیئے جاتے ہیں اور کچھ جو عربی نسل کے ہوتے ہیں بغیر زین و لگام کے۔ زین و لگام والے گھوڑوں کی قیمتیں ہیں: ان میں سے کچھ کو محض پوشش یا وردی دی جاتی ہے اور کچھ پوشش کے علاوہ زیور سے بھی آراستہ

ہوتے ہیں، بعض پوششوں پر چاندی کا کام ہوتا ہے اور بعض پر سونے کا۔ رہے ترکی یا دو غلے گھوڑے تو ان کی داد و دہش شمار سے باہر ہے۔ یا جو دیکھ سلطان کی سلطنت میں گھوڑے خوب ہوتے ہیں اور بڑی تعداد میں باہر سے درآمد کئے جاتے ہیں، لیکن چونکہ وہ گھوڑے بانٹنے میں بڑا فیاض ہے، اس لئے ہر ملک سے گھوڑے منگاتا ہے، اور اس مد میں بڑی رقمیں صرف کرتا ہے، اور چونکہ ہند میں شاہی داد و دہش کے علاوہ بڑے بڑے لشکروں کی ضروریات اور ملک کی بڑھی ہوئی آبادی کی وجہ سے گھوڑوں کی مانگ زیادہ ہے، اس لئے یہاں گھوڑے بہت ہنگے ہوتے ہیں اور ان کے تاجر خوب نفع کھاتے ہیں۔

بحرین کے ان بڑے تاجروں میں سے جو سلطان کو عربی گھوڑے فراہم کرتے ہیں ایک تاجر علی بن منصور عقیلی نے مجھے بتایا کہ ہند کے لوگ عمدہ گھوڑے کی ایک خاص پہچان رکھتے ہیں، اس پہچان والے گھوڑے کو وہ ہر قیمت پر خرید لیتے ہیں۔

۲۰۔ وزیر۔ سکریٹری، چیف جسٹس اور محتسب

تغلق شاہ کا خوجی نائب ایک خان ہے جس کو امریت (۹) کہتے ہیں، اس کی سرکاری جائداد ملک عراق سے کم نہیں ہوگی، بادشاہ کا ایک وزیر ہے جس کی جائداد بھی عراق کے لگ بھگ ہے، بادشاہ کے چار مزید نائب ہیں جن میں سے ہر ایک کو "شقدار" کہتے ہیں اور ہر ایک کا مشاہرہ بیس ہزار تنکے (اسی ہزار روپے) سے لیکر چالیس ہزار تنکے تک ہے، اس کے چار دبیر یا سکریٹری ہیں، ہر سکریٹری کو حکومت کی طرف سے بڑی آمدنی والا ایک بندرگاہ ملا ہوا ہے، ہر سکریٹری کے ماتحت تین سو کلرکوں کا عملہ رہتا ہے۔ صنف آخر کے کلرک کی تنخواہ دس ہزار تنکے (دس تنکے۔ نوٹنسخہ) ہے، صنف اول کے کلرکوں کو سرکار کی طرف سے گاؤں اور جائدادیں ملتی ہیں، بعض کے پاس بچا پس پچاس گاؤں ہیں۔

صدر جہاں یا چیف جسٹس کی جائداد دس دیہاتوں پر مشتمل ہے، جن سے تقریباً ساٹھ ہزار تنکے

اور کہا کہ یہ رقم بصرہ، کوفہ اور عراق کے مزارعوں کے مجاوروں میں بانٹ دینا، بیغضان کی نیت خراب تھی، اُس نے اپنی ساری دولت ساتھ لی اور یہ ارادہ کر کے عازم سفر ہوا کہ پھر لوٹ کر سلطان کے پاس نہیں آئے گا، اتفاق کی بات ہے کہ وہ اس وقت پہونچا جب ابوسعید کا انتقال ہو چکا تھا بیغضان کی بن آئی اور وہ بغداد چلا گیا، اُس کے اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ تقریباً پانچ سو گھوڑے تھے، بغداد سے وہ دمشق آیا، اور وہاں سے عراق لوٹ گیا اور بغداد میں مستقل اقامت اختیار کر لی۔۔۔۔

۲۴۔ شاہی عدالت

شیخ ابو بکر بڑی صوفی :- تعلق شاہ کے خوف سے دل کانپتے ہیں اور جب اس کا جلوس نکلتا ہے تو زمین لرزتی ہے، وہ امورِ مملکت سے گہری دلچسپی لیتا ہے اور خود انصاف کرنے بیٹھتا ہے خواجہ احمد بن خواجہ عمر بن مسافر :- رعایا کی درخواستوں پر غور کرنے کے لئے عام دربار کرتا ہے، اُس وقت سکرٹری کو چھوڑ کر کسی انسان کو ہتھیار تو کیا جاتو تک لیکر اس کے حضور میں آنے کی اجازت نہیں ہوتی، لیکن وہ خود پوری طرح ترکش، کمان اور تیرنے مسلح ہوتا ہے، اس کا معمول ہے کہ جہاں بیٹھتا ہے ہتھیار ساتھ ہوتے ہیں۔

۲۵۔ شاہی سواری

سلطان کی سواری کبھی جنگ کے لئے نکلتی ہے، کبھی دہلی میں ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک محل سے دوسرے محل کو جانے کے لئے، لیکن جب وہ میدانِ جنگ کو جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے پہاڑ چل رہے ہیں، ریگ بہہ رہا ہے، سمندر اُمنڈ آئے ہیں، بجلیاں چمک رہی ہیں اور ایسے متطر دکھائی دیتے ہیں جنہیں آنکھیں باور نہیں کرتیں، اور جن کے بیان سے زبان قاصر ہے، بادشاہ کی ہتھی پر ایک شہر یا مستحکم قلعہ ہوتا ہے (جس میں وہ بیٹھتا ہی) ہر طرف دھول ہی دھول نظر آتی ہے اور دن کے رُخ روشن پر خاک کے سیاہ بادل چھا جاتے ہیں۔

۲۸۔ شاہی جھنڈے

سلطان کا شعار کالا جھنڈا ہے جس کے بیچ میں ایک سنہرا ستارہ ہوتا ہے، کسی اور کو کالا جھنڈا رکھنے کی اجازت نہیں، فوج کے مہینہ میں کالے جھنڈے ہوتے ہیں اور سیرہ میں لال، ان پر بھی سنہری پٹیاں ہوتی ہیں، باقی افسروں کے جھنڈے حسب حیثیت ہوتے ہیں۔

۲۹۔ نقارے اور ڈھول

سفر اور حضر دونوں میں تعلق شاہ کے لئے اتنے نقارے اور ڈھول بجائے جاتے ہیں جتنے سکندر کے لئے بجائے جاتے تھے، یعنی دو سو بوجھ نقارے چالیس بوجھ بڑے ڈھول، بیس بگل اور دس جھانچہ، اس کے لئے ہر نماز کے وقت بھی نقارہ بجایا جاتا ہے۔ سفر میں اس کے ساتھ بے شمار دوسرے ہوتا ہے اور بہت سا عجیب و غریب سامان۔

۳۰۔ تشکار

تشکار میں تعلق شاہ کے ہم رکاب تھوڑی فوج ہوتی ہے یعنی ایک لاکھ سوار اور دو سو ہاتھی، ان کے علاوہ لکڑی کے چار محل آٹھ سوا ونٹوں پر، دو سوا ونٹ فی محل کے حساب سے، ہر محل پر کالے ریشم کے پردے جن پر سونے کا کام ہوتا ہے لگے ہوتے ہیں، ہر محل دو منزلہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ متعدد خیمے ڈیرے ہوتے ہیں۔

۳۱۔ تفریح

جب سلطان تفریح یا اس سے ملتے ملتے کسی کام کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے تو اس کے ہمراہ تقریباً تیس ہزار سوار ہوتے ہیں، اتنے ہی ہاتھی، اور ہزار کوئل گھوڑے، زین، لگام اور زیور و طوق سے مزین، ان میں سے بعض کی پوشش پر جواہرات اور یا قوت بھی لگے ہوتے ہیں۔

۳۲۔ محل سے محل کو شاہی سواری

ایک محل سے دوسرے محل کو شاہی سواری کا ذکر کرتے ہوئے شیخ محمد نجندی نے جو دتی آکر شاہی لشکر میں ملازم ہو گئے تھے مجھے بتایا کہ جب سلطان کی سواری ایک محل سے دوسرے محل کو گئی تو وہ سوار تھا اور اس کے سر پر چتر لگا تھا اور سلاحدار یہ (شاہی گارڈ) اس کے پیچھے ہاتھوں میں ہتھیار لئے ہوئے تھے بادشاہ کے آس پاس تقریباً بارہ ہزار غلام تھے، سب کے سب پیدل، بس چتر بردار، سلاحدار یہ اور جہدار یہ یعنی لباس بردار سوار تھے۔

شیخ مبارک نے مجھے بتایا کہ تعلق شاہ کے سر پر سات چتر ہوتے ہیں جن میں سے دو پر اہول موتی لگے ہوئے ہیں، اس کے دیوان خانہ (مجلس) کی شان و شوکت، آن بان اور شاہنشاہی رکھ رکھاؤ میں سکندر اور ملک شاہ بن الپ ارسلان کے سولے اور کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

۳۳۔ حضر میں سلطان کے ہمراہ کاب خان و ملوک کے لئے

جھنڈے اور گھوڑے رکھنے کا ضابطہ

خان، ملوک اور امیر سفر ہو یا حضر جب سلطان کے ہمراہ ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ جھنڈوں کا ہوتا ضروری ہے، ایک خان زیادہ سے زیادہ نو جھنڈے اور ایک امیر کم سے کم تین جھنڈے ساتھ رکھ سکتا ہے، حضر میں خان زیادہ سے زیادہ دس کوئل گھوڑے ساتھ رکھ سکتا ہے اور امیر دو، لیکن سفر میں کوئی قید نہیں اسے اختیار ہے اپنی قدرت کے مطابق جتنے چاہے ساتھ لے لے۔ جب یہ فوجی افسر باب شاہی پر آتے ہیں تو اس کے سورج کے سامنے ان کے ستارے ماند پڑ جاتے ہیں اور اس کا سمندر ان کے بادلوں کو نگل جاتا ہے۔

۳۴۔ سلطان کی فروتنی اور علم و فضل

محمد بن تغلق اتنی شان و شوکت کے باوجود بڑا انجیر اور متواضع بادشاہ ہے۔ ابو صفا عمر بن

رہلی نے بیان کیا :- ” میں نے دیکھا کہ سلطان اپنی سواری سے اُترا اور ایک درویش صالح کے جنازہ کے پاس گیا اور اسے کندھا دیا، بادشاہ میں بہت سی خوبیاں ہیں :- قرآن اور ہدایہ جو حنفی فقہ میں ہے، اس کو از پر یاد ہے، معقولات میں بھی نہایت اچھی دستگاہ رکھتا ہے، خطا پاکیزہ ہے، اُس نے جسمانی، روحانی اور ادبی ریاضت بھی خوب کی ہے، شعر کہتا ہے اور شعر سنانے کی نرالی بھی کرتا ہے، اشعار کے معانی و مطالب خوب سمجھتا ہے، علماء فضلہ سے بحث و مناظرہ کرتا ہے، شعرا اور بالخصوص فارسی شعرا کی غلطیاں پکڑتا ہے، جس کی وجہ اُس کی فارسی مہارت اور زبان دانی ہے۔ میں نے اس مسئلہ پر کہ ”گذرے کل“ کو ”آج“ پر کس حیثیت سے تقدم حاصل ہے، اُس کو بحث کرتے سنا، منطقی کہتے ہیں کہ تقدم یا تو باعتبار زمان ہوگا یا باعتبار رتبہ یا باعتبار ذات، اس لئے یہ جائز نہیں کہ تقدم کسی ایک حیثیت سے بھی ہو (؟) تعلق شاہ کی رائے تھی کہ اس دلیل سے اہل منطق کا مذکورہ بالا موقف ٹوٹتا ہے، کیونکہ ”کل“ کا تقدم ”آج“ پر مذکورہ بالا کسی اعتبار سے نہیں ہے (؟)

۳۵. علمی مباحثے

ابوصفا شبلی :- میں نے سلطان کو سب عالموں سے گو کہ ان کی تعداد بہت تھی، فرداً فرداً باتیں کرتے دیکھا، بہت سے عالم اُس کے دربار سے منسلک ہیں، ماہ رمضان میں ان میں سے ایک صدر جہان کے حکم سے ہر دن بادشاہ کے ساتھ افطار کرتا ہے بشرطیکہ کوئی نکتہ بیان کرے، پھر سب عالم اس نکتہ پر بادشاہ کے حضور بحث و مباحثہ کرتے ہیں اور وہ خود ان کے ساتھ باتیں اور بحث کرتا ہے اور ارکانِ مجلس اُس پر اعتراض بھی کرتے ہیں۔

۳۶. سلطان اور حرم

ناجائز کاموں کی وہ بالکل خست نہیں دیتا، اور غیر قانونی حرکتوں پر کسی کو آزاد نہیں چھوڑتا،

کسی کی مجال نہیں کہ اس کی عملداری میں کھلم کھلا جرم کرے، اور شراب سے تو اس کو بے حد چڑھے، شراب نوشی کی قانونی سزا (انسٹی کوڑے) دیتا ہے اور اس کے مقربین میں جو شراب پیتا ہے اس کی سزا تو بڑی جبرتناک ہوتی ہے۔

۳۷۔ ایک خان کو سزا

سید شریف تاج الدین بن ابی مجاہد حسن سمرقندی نے مجھ سے کہا: دہلی کے ایک بڑے خان کو شراب کی لت تھی اور وہ اس کا بڑا عادی ہو گیا تھا، سلطان اس کو منع کرتا لیکن وہ باز نہ آتا، ایک دن بادشاہ کو اتنا سخت غصہ آیا کہ اس نے خان کو گرفتار کر لیا اور اس کی ساری دولت جو تینتالیس کروڑ ستر لاکھ شقال سونے کے مساوی تھی ضبط کر لی۔ بادشاہ کی شراب سے نفرت اور ہندوستان کی کثرت دولت کے ثبوت کے لئے یہ قصہ کافی ہے، مذکورہ رقم کا اگر بھری قنطار میں حساب لگایا جائے تو میزان تینتالیس ہزار سات سو قنطار ہوگی اور یہ میزان اتنی بڑی ہے کہ اس کا شمار شکل ہی سے کیا جاسکتا ہے۔

۳۸۔ داد و دہش

شریف حسن سمرقندی نے جو دنیا کے سیاح ہیں اور مختلف ملکوں کا گشت کر چکے ہیں، ہندوستان کی دولت کے بارے میں ایسے قصے بیان کئے ہیں جن کو سن کر عقل حیران ہوتی ہے جیسا کہ ابھی نقل کر دہ یا اسی جیسے دوسرے قصے حیرت ناک ہیں۔ محمد بن تغلق کے انعامات اور داد و دہش کے واقعات ایسے ہیں جن کو دنیا اپنے محاسن کے صفحات میں جگہ دے گی اور زمانہ اپنے ماتھے کے روشن گوشوں پر پر ثبت کرے گا۔ ان میں سے چند یہاں بیان کرتا ہوں۔ شیخ مبارک نے بتایا کہ یہ سلطان ہردن پورے دو لاکھ تنکے (آٹھ لاکھ روپے) اخراجات کرتا ہے، جو شام و صبح کے سکوں میں مولہ لاکھ درہم کے مساوی ہیں۔ ایک شقال پانچ ماشہ کے لگ بھگ ہوتا ہے، آجکل کے سونے کے بھاؤ سے یہ رقم انیس ارب روپے سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔

بظاہر یہ مبالغہ ہے۔

مجھے بھی اس کی خیرات پچاس لاکھ یومیہ تک پہنچ جاتی ہے، اس کا دستور ہے کہ جب نیا چاند نکلتا ہے تو دو لاکھ تنگے (آٹھ لاکھ روپے) خیرات کرتا ہے۔ اس کے علاوہ اس کی طرف سے چالیس ہزار فقیروں کے روزینے مقرر ہیں، ہر فقیر ایک درہم (آٹھ آنے) اور پانچ رطل (ڈیڑھ سیر) گیہوں کی روٹی یا چاول پاتا ہے، اس نے مدرسوں میں تنخواہ دار ہزار فقیہ مقرر کئے ہیں جو یتیموں اور عام بچوں کو تعلیم دیتے ہیں، اس کی طرف سے کسی کو دلی میں بھیک مانگنے کی اجازت نہیں، اگر کوئی محتاج سوال کرتا ہے تو اس کو روکا جاتا ہے اور اس کے واسطے سرکار کی طرف سے روزینہ مقرر کر دیا جاتا ہے۔

فاضل نظام الدین ابو الفضائل یحییٰ بن حکیم طیارسی نے مجھے بیان کیا کہ ابو سعید (ایلیخانی تاجدار ایران) کے لشکر (اردو) میں ایک شخص عضد، قاضی یزدکا بیٹا تھا جو وزیر بننا چاہتا تھا لیکن اس کا اہل نہ تھا، اپنے مقصد کے حصول کے لئے وہ وزیروں میں پھوٹ ڈلواتا اور لشکر کے لوگوں میں شیش پھیلاتا تھا، ارباب حل و عقد نے طے کیا کہ اس کو مرکز حکومت سے کہیں دوز بھیج دیا جائے، چنانچہ اس کو سفیر بنا کر دلی بھیجا گیا، اس کے ساتھ ایک شاہی خط تھا جس میں سلام و دوستی کے اظہار کے بعد تعلق شاہ کی خیر دعائیت دریافت کی گئی تھی، دراصل یہ سفارت بہانہ تھی عضد بن قاضی کو ملک باہر کرنے کا ارباب حکومت چاہتے تھے کہ وہ پھر نہ لوٹے۔ عضد جب دلی آیا تو سلطان کی خدمت میں حاضر ہوا اور خط پیش کیا تو سلطان اس کے ساتھ تپاک سے پیش آیا، اس کو انعام و خلعت سے نوازا، اس کی قدر و منزلت کی اور اسے نعت و پیہ عطا کیا، پھر جب وہ ابو سعید کے پاس واپس جانے لگا تو سلطان نے اس سے کہا: ”خزانہ میں جاؤ اور تمہارا جو جی چاہے لے لو“ عضد شاطر آدمی تھا، خزانہ میں جا کر اس نے ایک قرآن کے علاوہ کچھ نہ لیا، بادشاہ کو یہ بات معلوم ہوئی تو اسے تعجب ہوا اور اس نے سید عضد سے پوچھا: تم نے بس قرآن لینے پر کیوں اکتفا کیا؟ سید عضد: حضور کے کرم نے مال و دولت سے مجھے اٹا بے نیاز کر دیا ہے کہ خزانہ میں کتاب اللہ سے بہتر مجھے کوئی چیز نہیں ملی، سلطان اس کے قول سے بہت محظوظ و متاثر ہوا اور اسے بہت سا مال و متاع عنایت کیا اور ایک دوسرا عطیہ بطور تحفہ ابو سعید شاہ ایران کے لئے اس کے ساتھ کر دیا، دونوں کے عطیات کا مجموعہ آٹھ سو تون

تھا، تومان دس ہزار دینار کے برابر ہوتا ہے اور دینار چھ درہم (تین روپے) کے ۱۵ آٹھ تومان کے معنی ہوئے اسی لاکھ دینار یا چار کروڑ اسی لاکھ درہم! عُضد یہ دولت لیکر لوٹا تو اُسے اندیشہ ہوا کہ اس لشکر میں اس سے چھین زلی جائے، اس لئے اُس نے اس کو کئی حصوں میں تقسیم کر کے اس طرح پیک کیا کہ وہ نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ امیر احمد بن خواجہ رشید وزیر مملکت غیاث الدین محمد کا بھائی بعض بد عنوانیوں کی پاداش میں لشکر سے نچلا گیا، لیکن غیاث الدین کی پاس خاطر کے لئے اس کو امیر الگاہ بنا دیا گیا جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ سلطنت کے جس حصہ میں چاہے وہاں کے گورنروں کی عدم موجودگی میں حاکم رہ سکتا ہے۔ اتفاق کی بات کہ احمد بن خواجہ کی سید عُضد سے سربراہ مڈ بھیر ہو گئی، اول الذکر نے بہت ساسوتا چاندی سید عُضد سے رکھو الیا اور ابو سعید (شاہ ایران) اور خاٹون کو تحفہ تحائف دینے کے لئے اُس سے کئی اونٹ بھر برتن بھی بنوائے، میرا خیال ہے اُس نے سید عُضد کو لشکر لوٹنے کی بھی دعوت دی، لیکن موت نے اُسے آپکڑا، اس کے بعد ابو سعید (شاہ ایران) اور سید عُضد بھی چل بسے، حالات بدل گئے اور سونا چاندی خورد و برد ہو گیا اور اس کے کمانے والوں کو اُس سے فائدہ اٹھانا نصیب نہ ہوا۔

ابن حکیم: دلی کا یہ سلطان غیر معمولی فیاض ہی اور پردیسیوں کے ساتھ بڑے لطف و کرم سے پیش آتا ہے، ایک فاضل فارس سے اس کے پاس آیا اور اس کی خدمت میں فلسفہ کی کتابیں پیش کیں جن میں ابن سینا کی شفا بھی تھی، اتفاق کی بات کہ وہ جب حاضر ہوا اور کتابیں پیش کیں تو قیمتی جواہرات کا ایک بڑا بندل سلطان کے پاس لایا گیا، اُس نے مٹھی بھر مٹی بتل سے لئے اور نو وار دکو دیدیئے، ان کی قیمت بیس ہزار مثقال سونا تھی، اس کے علاوہ اس کو بعد میں مزید انعام بھی ملا۔

سید شریف سمرقندی نے مجھ سے بیان کیا کہ: اہل بخارا خرپوزے لیکر جو جاڑے تک اُن

۱۵ یعنی عمری کے وقت کی شرح تبادلہ کے مطابق - ۵۲ ایک سو سولہ روپے فی تولہ کے حساب سے جواہر وقت سونے کا بھاڑتے ہیں ہزار مثقال لگ بھگ نو لاکھ روپے کے برابر ہوتے۔

کے ہاں چلتے ہیں، بادشاہ کے پاس آتے ہیں اور وہ ان کو بڑے بڑے عہدے دیتا ہے، میں ایک شخص سے واقف ہوں جو سلطان کے لئے دواؤں کا بھر خربوزے لیکر چلا لیکن ان کا بیشتر حصہ راستہ میں خراب ہو گیا اور صرف بائیس خربوزے صحیح و سالم پہنچے، سلطان نے اس شخص کو تین ہزار مثقال سونا دیا۔ شیخ ابوبکر بن ابی حسن ملتانی نے جو حافظ ابن تاج مشہور ہیں بتایا کہ اس انعام کی خبر ہمیں ملتان میں ہوئی اور اس کا وہاں خوب چرچا ہوا، پھر میں دلی گیا تو میں نے وہاں بھی یہ بات مشہور پائی کہ سلطان محمد بن تغلق کی یہ طے شدہ پالیسی ہے کہ کسی کو تین ہزار مثقال سے کم انعام یا عطیہ نہیں دیتے۔

خجندی نے مجھ سے کہا: میں خجندہ سے سلطان محمد بن تغلق کی خدمت میں باریابی کے ارادہ سے چلا اور دہلی آکر ان سے ملا تو انھوں نے مجھے ایک ہزار مثقال سونا عطا کیا، پھر مجھ سے پوچھا: تم ہندوستان میں رہنا پسند کرو گے یا وطن لوٹنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا: میں یہیں رہنا چاہتا ہوں۔ سلطان نے مجھے فوج میں بھرتی کر لیا۔

شیخ ابوبکر بن خلّال بڑی صوفی نے مجھ سے بیان کیا: سلطان نے ایک جماعت کے ساتھ جس میں میں بھی تھا تین لاکھ مثقال سونا ماوراء النہر بھیجا، ایک لاکھ وہاں کے علماء اور ایک لاکھ فخریہ میں بانٹنے کے لئے اور ایک لاکھ سے سلطان کا سامان خریدنے کے لئے، سلطان نے ہم سے کہا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ شیخ برہان الدین ساغر جی، شیخ سمرقند جو علم و زہد میں کتنا بڑے وقت ہیں، کبھی روپیہ پس انداز نہیں کرتے، تم انھیں چالیس ہزار تنکے (ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپے) فی تنکے چار روپے کے حساب سے) دینا تاکہ وہ ملتان آجائیں، جب وہ ہماری عملداری میں آجائیں گے تو ہم دل کھول کر ان کو نوازیں گے، اگر تم انھیں گھر پر نہ پاؤ تو یہ رقم ان کے متعلقین کو دیدینا، وہ واپسی پر ان کو دیدیں اور کہیں کہ ہماری خواہش ہے کہ اس روپے سے وہ ملتان آجائیں، بڑی کہتے ہیں کہ جب ہم سمرقند پہنچے تو ہمیں

۱۵ سونے کے موجودہ نرخ سے لگ بھگ ڈیڑھ لاکھ روپے ۵۲ لگ بھگ ڈیڑھ کروڑ سونے کے موجودہ بھاؤ کی رو سے

معلوم ہوا کہ شیخ برہان عین جاچکے ہیں، ہم نے روپیہ اُن کی خادمہ کو دیا اور کہا کہ سلطان بڑے خواہشمند ہیں کہ وہ ملتان آجائیں۔

نقیب ابوسفار عمر بن اسحاق شبلی نے مجھ سے بیان کیا: سلطان محمد بن تغلق سفر میں ہوں یا حضر میں، علماء اُن کے ساتھ ضرور ہوتے ہیں، ایک جنگی مہم پر ہم اُن کے ساتھ جا رہے تھے کہ اُن کی ہراول فوج کی طرف سے فتح کی خوش خبری کے خط موصول ہوئے، بادشاہ نے فتح کی خبر سے مسرور ہو کر کہا کہ یہ فتح علماء کی برکت سے حاصل ہوئی ہے، اُس نے حکم دیا کہ سارے عالم خزانہ میں جائیں اور ہر فرد جتنا روپیہ لے سکے لے لے۔ اور اگر کوئی کمزوری کی وجہ سے روپے کی تھیلیاں نہ اٹھا سکے تو وہ کسی دوسرے کو بھیج دے، علماء خزانہ میں گئے لیکن میں اور مجھ جیسے بہت سے عالم جن کا تعلق صغیر اول سے نہ تھا، رکے رہے، ہر شخص نے دو تھیلیاں اٹھالیں، ہر تھیلی میں دس ہزار درہم (پانچ ہزار روپے) تھے، لیکن ایک عالم صاحب ایسے تھے جنہوں نے تین تھیلیاں لیں، دو بغلوں میں دبائیں اور ایک سر پر رکھی، سلطان اس حریف کو دیکھ کر ہنس پڑا۔ اُس نے پوچھا کہ باقی عالم خزانہ میں کیوں نہیں گئے تو اُسے بتایا گیا کہ اُن کا مرتبہ نیچا ہو جانے والے پر وغیرہ تھے اور یہ لیکچر ہیں، سلطان نے حکم دیا کہ ہم سب کو ہزار ہزار دینار دیئے جائیں

۳۹۔ سلطان اور علماء

ابوسفار شبلی نے کہا: یہ سلطان شریعت کا پابند ہے اور اہل علم کی قدر کرتا ہے، اُس کی حکومت میں علماء کا احترام کیا جاتا ہے اور وہ اپنا وقار اور بھرم قائم رکھنے کے لئے ظاہر و باطن کی اصلاح کا بے انتہا خیال رکھتے ہیں، چنانچہ وہ ہمیشہ درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں اور اپنے سارے کام سوجھ بوجھ سے کرتے ہیں اور اپنے تمام معاملات میں راہ اعتدال پر رہتے ہیں، یہ سلطان برابر فتوحات میں لگا رہتا ہے، خشکی کی طرف سے اپنی عنان و سنان موڑتا ہے نہ سمندر کی طرف سے۔ اُس نے دور دور تک ہند میں اسلام و ایمان کی اشاعت کی روشنی پھیلانی اور رشد و ہدایت کی بجلیاں

چمکائیں۔ اُس نے آتش خانے ڈھائے، ایت توڑے اور ملک کو غیر صالح عناصر سے پاک کیا، ان سے اس کی دُعا مستثنیٰ ہے، اس کی کوشش سے شَرِ قِصْصی تک اسلام پھیل گیا، اُس نے اُمتِ محمدیہ کا جھنڈا وہاں تک پہنچا دیا جہاں جیسا کہ ابو نصر غنیمی (مورخ محمود غزنوی) کہتا ہے، کبھی جھنڈا نہ پہنچا تھا، نہ جہاں کبھی آیتِ قرآنی پڑھی گئی تھی، اُس نے مسجدیں آباد کیں، ترمذ کے ساتھ اذان دینا اور ترمذ کے ساتھ قرآن پڑھنا بند کرایا، اور اسلام کے پیروں کو کفار کے سر پر لا بٹھایا اور ان کی دولت و وطن کا وارث بنا دیا۔ خشکی میں اُس کے جھنڈوں کے عقاب ہیں اور سمندر میں کشتیوں کے غراب، غلاموں کی اتنی کثرت ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جاتا جب ہزاروں کوڑیوں کے سول نہ نیچے جاتے ہوں۔

۴۔ غلام اور کنیزیں

میرے سب راویوں نے بتایا کہ خدمت گار کنیز کی قیمت دلی میں آٹھ تنکے (بتیس روپے، فی تنکے چار روپے کے حساب سے) سے زیادہ نہیں ہوتی اور جو کنیزیں خدمت اور ہم بستری دونوں کے لئے موزوں ہوتی ہیں ان کی قیمت پندرہ تنکے (ساتھ روپے) ہوتی ہے، دوسرے شہروں میں ان کی قیمت اور بھی کم ہے۔ ابو صفار عمر ثعلبی نے مجھ سے کہا، میں نے ایک قریب البلوغ اور کارگذار غلام چار درہم (دو روپے) میں خریدا۔ اسی سے غلاموں کی ارزانی کا اندازہ کر لیجئے۔ ثعلبی: غلاموں کی ارزانی کے باوجود ہند میں ایسی کنیزیں بھی پائی جاتی ہیں جن کی قیمت بیس ہزار تنکے (بسی ہزار روپے) اور اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ ابن تاج نے بھی یہی بات کہی۔ میں نے پوچھا: اس قدر ارزانی کے باوجود کنیزوں کی قیمت اتنی زیادہ کیوں ہے، تو سب راویوں نے باتفاق رائے کہا کہ اس کی وجہ ان کا صوری و معنوی حُسن ہے، اس نوع کی بیشتر کنیزیں حافظِ قرآن ہوتی ہیں، لکھنا جانتی ہیں، شعرا و تاریخ سنا تی ہیں، گانے اور تار بجانے میں ماہر ہوتی ہیں، شطرنج اور چوگر کھیلتی ہیں اور اپنے کمالات پر فخر و مباہلت کرتی ہیں، ایک کہتی ہے: میں

تین دن میں اپنے آقا کا دل موہ لیتی ہوں، دوسری کہتی ہے: میں ایک ہی دن میں اس کے دل کی لکڑ بن جاتی ہوں، تیسری کہتی ہے: میں ایک ہی گھنٹہ میں اس کے دل پر فتح پالیتی ہوں، چوتھی کہتی ہے: دن اور گھنٹے کیا میرا جادو تو آنکھ بھیکتے چلتا ہے۔ میرے سب راویوں نے متفقہ طور پر کہا کہ ہند کی حسنائیں ترک و قبیاق عورتوں سے زیادہ دلکش ہوتی ہیں، ان کی عمدہ تعلیم و تربیت اور ہنردانی اس پر مستزاد۔ ان کا رنگ بیشتر سنہرا یا چمپی ہوتا ہے، لیکن گوری اور کلفام عورتوں کی بھی کمی نہیں، ہند میں ترک، قبیاق، روم غرض کہ ہرنسل کی عورتیں موجود ہیں، لیکن ترجیح ”صلاح ہندیات“ ہی کو دیجاتی ہے، ان کی دل آویزی، حلاوت اور دوسری خوبیوں کی وجہ سے جن کے اظہار سے الفاظ قاصر ہیں۔

۴۱۔ لباس

سراج الدین عمر شہلی نے مجھ سے کہا: اس سلطنت میں روس اور اسکندریہ سے درآمد کئے گئے الہی کے کپڑے نہیں پہنے جاتے، لایہ کہ سلطان کی طرف سے کسی کو پہنائے جائیں، عام طور پر خوش حال لوگ اعلیٰ قسم کی روئی کے کپڑے پہنتے ہیں، روئی کے سوت سے بغداد کے چھوٹے کوٹ سے ملتی جلتی قمیصیں بنائی جاتی ہیں۔ لیکن بغداد کے کوٹ یا نصفی کا ہندی قمیصوں سے کیا مقابلہ! ہند کا سوتی کپڑا اس سے کہیں بڑھیا نرم اور دیدہ زیب ہوتا ہے، اس کی کچھ قسمیں ایسی نرم، گھٹ اور آب دار ہوتی ہیں جیسے لاکس ریشم۔

شیخ مبارک نے مجھ سے بیان کیا: بس وہ لوگ غلام چڑھی یا زیور سے آراستہ زینوں پر بیٹھتے ہیں جن کو سلطان اس قسم کا انعام عطا کرتا ہے، انعام پانے والے کو اب اس بات کی رخصت ہوتی ہے کہ زین کو پوشش یا زیور سے مزین کر لے، عام طور پر غلام چڑھی زینوں پر چاندی کا کام ہوتا ہے یا چاندی کے زیور سے انھیں آراستہ کیا جاتا ہے۔

۱۔ نصف پنڈلی تک کیسی قمیص۔

شیخ مبارک: سلطان سرکاری منصب داروں کو خواہ وہ اہل سیف ہوں، خواہ اہل قلم خواہ اہل علم، اعلیٰ قسم کا سامان، جائیدادیں، مال و دولت، جواہرات، گھوڑے، زرکار زمینیں، زرکار چنگے اور قسم قسم کے کپڑے عنایت کرتا ہے، اس کے انعام کی فہرست سے مرث ہاتھی خارج ہیں، ہاتھی رکھنا صرف شاہی حق ہے اور اس میں کوئی دوسرا اس کے ساتھ شریک نہیں ہوتا۔

۴۲۔ سلطان کے ہاتھی اور ان کا راتب

ہاتھی کے کھانے چارہ کے لئے سرکار سے کئی قسم کے راتب مقرر ہیں، سلطان کے تین ہزار ہاتھیوں کے خرچ کے لئے شاید ایک بڑی حکومت کی آمدنی درکار ہوتی ہو، میں نے شیخ مبارک سے پوچھا کہ شاہی ہاتھیوں پر کیا خرچ ہوتا ہے تو انھوں نے کہا: ہاتھی مختلف قسم کے ہوتے ہیں اور جیسا ہاتھی ویسا ہی اس کا راتب ہوتا ہے۔ میں ہاتھی کی زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم غذا بتاتا ہوں: ایک ہاتھی کے لئے زیادہ سے زیادہ بیس سیر چاول، تیس سیر جو، دس سیر گھی اور آدھی گٹھری گھاس درکار ہے۔ مہاوتوں اور دیگر بھال کرنے والوں کا شاہرہ بھی بہت ہوتا ہے اور کئی قسم کا۔ ہاتھیوں کا داروغہ اکابر سلطنت میں سے ایک ممتاز آدمی ہی جس کی جائیداد بقول شبلی عراق جیسے بڑے ملک کے برابر ہوگی۔

۴۳۔ لڑائی کے میدان میں فوجی ترتیب اور طریق جنگ

سلاطین ہند میدان جنگ میں اس فوجی ترتیب سے کھڑے ہوتے ہیں: قلب لشکر میں بادشاہ ہوتا ہے اور اس کے ارد گرد دائمہ و علمدار آگے پیچھے تیر انداز، میمنہ اور میسرہ دور دور تک پھیلے ہوتے اور ایک دوسرے سے منقل ہوتے ہیں، بادشاہ کے سامنے ہاتھی فوج ہوتی ہے، ہاتھی آہنی تاروں کی جھولیں پہنتے ہوتے ہیں اور ان پر پردے دار برج جتے ہوتے ہیں جن میں سورما لے راوی نے ہاتھی راتب کی کم سے کم مقدار نہیں بتائی۔

متعین ہوتے ہیں جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں۔ یُرجوں میں تیر پھینکنے کے سوراخ اور جھروکے ہوتے ہیں جن سے جلتے پٹرول کی بوتلیں پھینکی جاتی ہیں، ہاتھیوں کے سامنے پیادہ غلام تلواروں اور ہتھیاروں سے مسلح دشمن کے سواروں پر وار کر کے ہاتھیوں کے لئے راستہ کھولتے ہیں اور ان کے گھوڑوں کو نکما کرتے ہیں۔ اور عجب میں تیر انداز یُرجوں سے تیر پھینک کر دشمن کے سواروں کو بھگاتے ہیں اور سینہ و سیرہ کے سوار دور دور تک چاروں طرف سے دشمن کو گھیر لیتے ہیں اور ہاتھیوں کے پیچھے اور ان کے آس پاس لڑتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دشمن کے سپاہیوں کو گھس کر لڑنے کی جگہ نہیں ملتی اور اگر دشمن کا سپاہی گھس بھی آتا ہے تو مشکل ہی سے زندہ بچتا ہے، کیونکہ سلطان کی ہر طرف سے محاصرہ فوج محتاط رہتی ہے، اوپر سے تیر اور آگ کی بارش ہوتی ہے اور نیچے سے پیدل فوج اُچکنے کے لئے مستعد رہتی ہے، اس طرح دشمن کو ہر جگہ اور ہر طرف موت و تباہی سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔

تغلق شاہ کو جو فتوحات اور کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں اور جس پیمانہ پر اس نے نئے نئے علاقے فتح کئے اور جس طرح اس نے کفر کے مرکز ڈھائے، جادو گروں کا جادو دہم برہم کیا، اور پہلے ہند کی بتوں اور مورتیوں سے عقیدت کو جس طرح باطل کیا، ان سب امور میں ہند کا کوئی دوسرا پیشرو مسلم تاجدار اس کا ہمسر نہیں، سمندر میں اکاڈکا ایسے جزیرے رہ گئے ہیں جہاں اس کی حکومت نہیں اور جن کی اس کو خبر بھی نہیں، اگر ہوتی تو وہ ان کو بھی مسخر کر لیتا، ہند کی مجلسیں اس کے ذکر کی خوشبو سے ہلک رہی ہیں اور..... (۹) وہ آج سلطان ہند ہے اس لفظ کا اطلاق صرف اُسی پر ہوتا ہے اور یہ معزز نام اس کے سوا کسی دوسرے کو راست نہیں آتا۔ شبلی نے کہا: مناسب ہو کہ مسلمان اس سلطان کے لئے جو اسلام کی خاطر جہاد کرتا ہو اور جس کے یہ احسانات ہیں اور یہ خوبیاں، خدا سے دعا کریں۔

۴۴۔ بدھ کے دن دربار عام

محمد خجندی نے مجھ سے بیان کیا: تغلق شاہ ہر سہفتہ بدھ کے دن ایک مجلس منعقد کرتا ہے،

جس میں عام لوگ جمع ہوتے ہیں، سلطان ایک وسیع میدان میں بیٹھتا ہے جہاں اس کے لئے ایک بڑا چتر لگایا جاتا ہے، اس کے نیچے ایک نمایاں جگہ پر اونچا سا تخت رکھا جاتا ہے جس پر سلطان متمکن ہوتا ہے، تخت پر سونے کے پتھر چڑھے ہوتے ہیں اور جواہرات جڑے ہوتے ہیں، ارباب دولت دائیں بائیں صفوں میں کھڑے ہوتے ہیں، نیچے سلاحداریہ اور جہداریہ (لباس بردار) (۶) اور دوسرے عہدیدار حسب مراتب اپنی جگہ ہوتے ہیں، سلطان کے سامنے صرف صدر جہاں اور سکرٹری بیٹھتے ہیں، حاجب کھڑے رہتے ہیں، عام سناوی کراوی جانی ہے کہ اگر کسی کو کوئی شکایت یا ضرورت ہو تو لائے، جب کوئی آتا ہے یا سلطان کے حضور کھڑا ہوتا ہے تو اسے نہ تو مارا جاتا ہے نہ عرضداشت پیش کرنے سے روکا جاتا ہے، وہ آزادی سے اپنی شکایت پیش کرتا ہے اور سلطان جو مناسب فیصلہ ہوتا ہے صادر کرتا ہے۔

۴۵۔ دربار خاص اور آداب حاضری

ہفتہ کے باقی دنوں میں سلطان کی مجلس صبح شام منعقد ہوتی ہے جس میں خان، ملک اور امیر حاضر ہوتے ہیں، سلطان کے آداب مجلس میں ایک بات یہ ہے کہ کوئی شخص بڑا ہتھیار تو درکنار چھوٹا چاقو تک لیکر اس کے پاس نہیں آسکتا، اور ہر آنے والے کو سلطان کے پاس جانے سے پہلے بغور دیکھا بھالا جاتا ہے، سلطان کی مجلس سات دروازے دور ہوتی ہے اور پہلے دروازہ پر ایک افسر مامور ہوتا ہے جس کے پاس بگل ہوتا ہے، جب کوئی خان یا ملک یا بڑا آدمی آتا ہے تو وہ افسر بگل بجاتا ہے تاکہ سلطان کو معلوم ہو جائے کہ کوئی بڑی ہستی آرہی ہے اور وہ چوکنا اور تیار رہے، باب عالی پر آنے والا خواہ کتنا ہی بلند مرتبہ ہو، پہلے دروازہ سے پا پیادہ ہو جاتا ہے اور ساتوں دروازے سے پیدل چل کر سلطان کی خدمت میں باریاب ہوتا ہے، البتہ معدودے چند لوگوں کو سلطان کی طرف سے رخصت ہو کہ چھ دروازوں تک سوار رہیں، آنے والا جب دروازے طے کرتا ہے تو اس اشار میں برابر بگل بجاتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ ساتویں دروازہ تک پہنچ جاتا ہے جہاں کہ سب آنے

والے بیٹھ کر باریابی کا انتظار کرتے ہیں، جب لمبے والوں کی تعداد پوری ہو جاتی ہے تو ان کو حاضری کی اجازت ملتی ہے، داخل ہونے والوں میں جو بیٹھنے کے اہل ہوتے ہیں وہ سلطان کے ارد گرد بیٹھ جاتے ہیں اور جواہل نہیں ہوتے وہ کھڑے رہتے ہیں، قاضی اور وزیر بیٹھتے ہیں، سکریٹری ایسی جگہ کھڑے ہو جاتے ہیں جہاں سلطان کی نظر ان پر نہیں پڑتی، سہاٹ پھیلا دیئے جاتے ہیں، حاجب عرضداشتیں پیش کرتے ہیں، ہر صنف کی درخواستوں کے لئے الگ الگ حاجب ہوتے ہیں، ساری درخواستیں بڑے حاجب کو دیدی جاتی ہیں، وہ اُمّیں سلطان کے سامنے رکھتا ہے، جلسہ برخواست ہونے پر بڑا حاجب سکریٹری کے پاس آ بیٹھتا ہے اور وہ درخواستیں اس کے حوالہ کرتا ہے جن پر سلطان نے حکم لکھے ہوتے ہیں، سکریٹری ان کو نافذ کر دیتا ہے۔

۴۶. عالموں، ندیموں اور گویوں کی مجلس

دربارِ عام کے بعد سلطان خاص مجلس کرتا ہے اور ان عالموں کو بلاتا ہے جو عادیۃً اس کی خدمت میں رہتے ہیں، وہ ان کے ساتھ بیٹھتا ہے، ان سے دلچسپی لیتا ہے اور باتیں کرتا ہے، اور ان کے ساتھ کھانا کھاتا ہے، یہ عالم اس کے ”معتد خاص“ ہیں، تھوڑی دیر بعد وہ انھیں لوٹنے کا اذن دیتا ہے اور اب ندیموں اور گویوں کی محفل گرم ہوتی ہے، کبھی ندیموں سے مصروف گفتگو ہوتا ہے کبھی کوئی موسیقار اسے گانا سنا تا ہے، لیکن خلوت ہو یا جلوت وہ کسی حال میں بھی پاکبازی، طہارت و عفت کا دامن نہیں چھوڑتا، حرکت و سکون ہر حالت میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے اور خلوت و جلوت دونوں میں خدا پر اس کی نظر رہتی ہے، نہ خود کسی حرام کام مرتکب ہوتا ہے نہ دوسرے کے ساتھ رورعایت کرتا ہے۔

۴۷. دلی میں شراب کا فساد

بشلی نے مجھ سے کہا :- دلی میں شراب بالکل نہیں ہوتی، نہ تو ظاہر نہ چھپا چوری، کیونکہ شراب کے معاملہ میں سلطان خہدویت کے ساتھ سخت ہو اور شراب نوشوں کو بہت ناپسند کرتا ہے۔

۴۸. ہند میں پان سے خاطر تواضع

اس کے علاوہ اہل ہند خود بھی شراب سے رغبت نہیں رکھتے اور نہ دوسری نشہ آور چیزوں سے، کیونکہ انھوں نے پان کو مسکرات کا نعم البدل بنا لیا ہے، پان حلال و پاک ہے، اُس میں کوئی آلودگی یا ضرر نہیں بلکہ اُس میں ایسی خوبیاں ہیں جو شراب میں مفقود ہیں، مثلاً یہ کہ وہ منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے، کھانا ہضم کرتا ہے اور رُوح میں خاص سرور و انبساط پیدا کرتا ہے، ہوش و حواس قائم رکھتا ہے، ذہن کو صاف کرتا ہے اور مزیدار ہوتا ہے، اس کے اجزائے ترکیبی یہ تین ہیں:- پان کا پتہ، چھالیہ اور چونا جو خاص طریقہ سے بنایا جاتا ہے۔ شبلی نے کہا: اہل ہند کے نزدیک یہاں نوازی کی سب سے بڑا احترام شکل یہ ہے کہ پان پیش کیا جائے، اگر کوئی شخص کسی ہمان کی مختلف کھانوں، شربتوں، حلویوں، عطروں اور پھولوں سے خاطر مدارات کرے لیکن اُس کو پان نہ دے تو گویا اُس نے نہ تو ہمانداری کا حق ادا کیا اور نہ ہمان کی پوری قدر و منزلت کی، اسی طرح اگر کوئی بڑا آدمی کسی ملاقاتی کی خاطر مدارات کرنا چاہتا ہے تو اس کو پان پیش کرتا ہے۔

۴۹. خبر رسانی

علامہ سراج الدین ابوصفا شبلی نے مجھ سے بیان کیا: یہ سلطان اپنی سلطنت، اپنے لشکر، اور رعایا کے حالات معلوم کرنے کا خاص اہتمام رکھتا ہے، اُس کا ایک ادارہ خبر رسانی ہے، جس کے افسروں کو منہی کہتے ہیں، منہیوں کے کئی گریڈ ہوتے ہیں، ان میں سے بعض کا تعلق لشکر سے ہوتا ہے اور بعض کا عوام سے۔ منہی کو جب کوئی ایسی بات معلوم ہوتی ہے جس کی خبر بادشاہ کو ہونا چاہیے تو وہ اپنے افسر بالا کو رپورٹ بھیجتا ہے اور وہ اپنے افسر بالا کو، حتیٰ کہ رپورٹ سلطان کو پہنچ جاتی ہے۔

۵۰۔ ڈاک چوکیاں

دور دراز صوبوں سے خبریں بھیجنے کا طریقہ یہ ہے کہ ٹھیکڑے سے فاصلہ پر ایسی ڈاک

چوکیاں ہیں جیسی مسہر و شام میں پائی جاتی ہیں، لیکن یہاں زیادہ نزدیک ہوتی ہیں، تیر کی چوگنی مسافت پرواژ یا اس سے کچھ کم، ہر چوکی پر دس ڈاک قلی ہوتے ہیں، ان میں سے جس کی باری ہوتی ہے وہ ڈاک لیکر اپنے سے اگلے کے پاس امکان بھرتیزی سے بھاگتا ہے اور اگلی چوکی کے ڈاک قلی کو دیتا ہے، اب یہ بھاگ کر اپنے اگلے ڈاک قلی کے حوالے کرتا ہے، ڈاک دینے کے بعد ہر قلی عادی چال سے اپنی اپنی چوکی کو لوٹ آتا ہے، اس طرح ڈاک دور ترین جگہوں پر کم سے کم وقت میں پہنچ جاتی ہے، ڈاک گھوڑوں اور ڈاک اونٹوں سے زیادہ جلد۔ ہر ڈاک چوکی پر مسجدیں ہیں جہاں نماز باجماعت ہوتی ہے، مسافر ٹہرتے ہیں، پانی کے لئے تالاب اور کھانے چارہ کے لئے بازار ہیں، اس لئے کسی مسافر کو اپنے ساتھ زادِ راہ اور ڈیرہ خیمہ رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

اس سلطان کے اہتمام جہاں مذاری کا ایک نمونہ یہ ہے کہ اس نے سلطنت کی دونوں راج دھانیوں۔ دہلی اور دیوبند کے درمیان ڈاک چوکیوں میں تقاروں کے ذریعہ خبر رسائی کا انتظام کیا ہے جب کسی شہر میں کوئی اہم واقعہ ہوتا ہے یا کوئی قلعہ فتح یا حصار بند ہوتا ہے (؟) تو نقارہ بجایا جاتا ہے، جب اگلی چوکی پر اس کی آواز پہنچتی ہے تو وہاں بھی نقارہ بجے لگتا ہے، اس طرح سلطان کو جو موقع جنگ سے دور ہوتا ہے، شہر کے فتح یا حصار بند ہونے کی بہت جلد خبر مل جاتی ہے۔ اگرچہ یہ سلطان عوام سے قریب رہتا ہے اور ان کے ساتھ نرمی سے بات کرتا ہے، پھر بھی اس کا رعب داب ایسا ہے کہ لوگوں کے دل کانپتے ہیں، اور گوکہ اس کے محل پر کڑا پیرہ ہے اس سے جو چاہے مل سکتا ہے، یوں تو ہند ہر زمانہ میں خوش حالی اور داد و دہش کے لئے مشہور رہا ہے، لیکن اس سلطان کے عہد میں خاص طور سے رزق کی فراوانی ہے اور خدا نے اپنی نعمتیں دگنی چوگنی کر دی ہیں۔

۱۔ مصباح المنیر میں تیر کی مسافت پرواژ چار سو ذراع یعنی لگ بھگ سوا ز لانگ (۲۶۶ گز) بتائی گئی ہے، اس کا ہے دو ڈاک چوکیوں کا درمیانی فاصلہ لگ بھگ پانچ فرلانگ بتا ہے۔ مصباح المنیر طبع ہند ۱۳۵۵ھ

۵۱۔ ارزانی

نُجندی نے مجھ سے بیان کیا :- میں نے اور میرے تین ساتھیوں نے دلی کے ایک گاؤں میں پیٹ بھر کر گائے کا گوشت، روٹی اور گھی ایک جیتل (چار پیسے) میں کھایا۔

۵۲۔ سکے

اب میں اہل ہند کے سکے بیان کروں گا، اس کے بعد نرخ جو سکوں کے ذریعہ مقرر ہوتے ہیں اور جن سے نرخوں کا علم ہوتا ہے، شیخ مبارک نے مجھ سے کہا: لکب احمر کے معنی ہیں سونے کے ایک لاکھ تنکے، ہند کے باشندے تنکے احمر کو تنکے سرخ کہتے ہیں اور یہ تین مثقال کے برابر ہوتا ہے، لکب ابیض کے معنی ہیں چاندی کے ایک لاکھ تنکے، چاندی کا تنکے آٹھ اٹھنیوں یعنی چار روپے کے برابر ہوتا ہے، یہ اٹھنی قیمت اور وزن میں چاندی کے اس درہم کے مساوی ہوتی ہے جو مصر و شام میں رائج ہے اور جس کی قیمت دروزں ملکوں میں یکساں ہیں، اٹھنی چار سلطانیوں کے برابر ہوتی ہے، سلطانی کو دو آئی کہتے ہیں، سلطانی چھ آئی کا تہائی ہوتی ہے، چھ آئی ہند میں خرید و فروخت کا تیسرا سکہ ہے، یہ اٹھنی کے تین چوتھائی کے بقدر ہوتی ہے، سلطانی یا دو آئی کے آدھے کو اکتی کہتے ہیں۔ اکتی اور جیتل قیمت میں برابر ہیں، ان کے علاوہ ایک سکہ بارہ آئی ہوتا ہے، اٹھنی کا ڈیوڑھا، اور ایک سکہ سولہ آئی ہوتا ہے، دو اٹھنیوں کے برابر، اس طرح ہند میں کل چھ سکے رائج ہیں :- سولہ آئی، بارہ آئی، اٹھنی، چھ آئی، دو آئی (سلطانی)، اکتی۔ ان تمام سکوں کے ذریعہ لین دین اور تجارت ہوتی ہے، لیکن دو آئی زیادہ چلتی ہے، دو آئی کی قیمت مصر و شام کے درہم کے چوتھائی کے برابر ہے، سلطانی (دو آئی) میں آٹھ پیسے ہوتے ہیں، یعنی دو جیتل، جیتل چار پیسے کا ہوتا ہے، اس طرح اٹھنی میں جو مصر و شام کے درہم کے برابر ہے تین پیسے ہوئے۔

۵۳۔ اوزان اور نرخ

اہل ہند کے رطل (پونڈ) کا نام سیر ہے، سیر ستر مثقال کا ہوتا ہے اور ستر مثقال مصر میں ایک سودو اور دو تہائی درہم کے برابر ہیں، چالیس سیر کا ایک من ہوتا ہے، ہند کے لوگ ناپنے کے پیمانوں سے ناواقف ہیں، نرخوں میں درمیانی نرخ گہیوں کا ہر یعنی بارہ آنے کا ایک من، جو آٹھ آنے کے ایک من، چار دل چودہ آنے کے ایک من، اعلیٰ قسم کے چاول کا نرخ زیادہ ہے، چنے آٹھ آنے کے دو من، گائے اور بھیڑ کے گوشت کا نرخ ایک ہے، دو آنے کا چھ سیر مکرئی کا گوشت، دو آنے کا چار سیر بطخ یا مرغابی بارہ آنے کی ایک (فوٹو نسخہ:۔ روپیہ کی ایک) مرغی چھ آنے کی چار (فوٹو نسخہ:۔ آٹھ آنے کی چار) شکر آٹھ آنے کی پانچ سیر، مصری آٹھ آنے کی چار سیر، موٹی بکری کی عمدہ راس تنکہ (چار روپے) میں، گائے بھینس کی چھ راس دو تنکے (آٹھ روپے) میں اور کبھی اس سے بھی ارزاں۔

ہندی گائے اور بھیڑ کا گوشت زیادہ کھاتے ہیں، میں نے شیخ مبارک سے پوچھا: کیا اس کی وجہ بکریوں کی کمی ہے تو انہوں نے کہا: ”نہیں، بس ان دو جانوروں کا گوشت کھانے کی لوگوں کو عادت پڑ گئی ہے، ورنہ بکریاں تو ہر گاؤں میں ہزاروں کے حساب سے ہوتی ہیں، اعلیٰ قسم کی چار مرغیاں آٹھ آنے میں آتی ہیں، بکیر، چڑیاں اور مختلف قسم کے پرند کوڑیوں کے مول ہیں، ہر قسم کے چرن پرند کی بہتات ہو، یہاں ہاتھی اور گینڈے بھی پائے جاتے ہیں لیکن یہاں کی نسبت سماتا کا ہاتھی زیادہ بڑا اور شاندار ہوتا ہے۔“

۵۴۔ لباس

اہل ہند عادیہ سفید کپڑے پہنتے ہیں اور پوری آستینوں کے ڈھیلے بانات کے کوٹ درآمد کئے ہوئے اونٹنی کپڑے خوب تفع سے بکتے ہیں، صرف عالم اور درویش اونٹنی پوش ہوتے ہیں، سلطان، خان، ملک اور سارے فوجی افسر تاناری ٹوپی اور کلاہ اوڑھتے ہیں اور خوارزمی قبائیں جو کمر چست ہوتی ہیں

۱۰ ہر ایک چھٹانکے درہم = ۶۳ بانٹ

بڑھیا لائس ریشم کے چھوٹے عمامے جن کی لمبائی دس بارہ فٹ سے زیادہ نہیں ہوتی، سر پر باندھے جاتے ہیں۔

شریف ناصر الدین محمد حسین کارمی المعروف بہ زمر زیدی نے جنھوں نے دو بار ہند کا سفر کیا اور سلطان قطب الدین ایبک کے مہمان رہے، مجھ سے بیان کیا کہ ہند کے لوگ زیادہ تر سفید کپڑے پہنتے ہیں، جمعہ کے دن اکثر لوگ ٹھاٹ دار لباس میں ملبوس ہوتے ہیں جن پر سونے کا کام ہوتا ہے، کچھ لوگوں کی آستینوں پر سونے کے تار سے نقش و نگار بنے ہوتے ہیں، اور کچھ کے مونڈھوں پر جیسا کہ مغلوں کا دستور ہے، قباؤنکی آستینیں مربع ہوتی ہیں اور ان پر جواہرات لگے ہوتے ہیں۔ ٹانگے کیلئے زیادہ تر یا قوت والاس استعمال کئے جاتے ہیں، لوگ لمبے بال رکھتے ہیں جیسا کہ مصر و شام میں فوج کا فیشن ہے، ٹوٹیوں میں ریشمی مٹا ڈالے جاتے ہیں، کمر میں سونے چاندی کے پچکے چرمی مونڈے اور ہمیشہ باندھی جاتی ہیں، تلوار صرت سفر کے دوران کمر سے لٹکائی جاتی ہے۔

وزیروں اور سکریٹریوں کا لباس ذہبی افسروں کی طرح ہے، لیکن وہ چٹکے نہیں باندھتے، کچھ وزیر اور سکریٹری پگڑی کا پتہ صوفیوں کی طرح آگے لٹکاتے ہیں، قاضیوں اور عالموں کا لباس ڈھیلی اچکن یا کوٹ ہوتا ہے، دوسرے لوگ گاؤں کی طرح ڈھیلے کوٹ یا قنڈرنامی دریائی جانور کی سرخ فرے بنے ہوئے کوٹ پہنتے ہیں۔

۵۵۔ دلی کے لوگ

شبلی نے مجھ سے بیان کیا کہ دلی کے باشندے ذہین اور خوش فکر ہوتے ہیں، فصیح فارسی اور ہندی بولتے ہیں، بعض اہل علم عربی میں بھی اچھے شعر کہتے ہیں۔ بہت سے مقامی شاعر جو درباری نہیں ہوتے جب سلطان کی شان میں قصیدے لکھتے ہیں تو وہ ان سے دلچسپی لیتا ہے اور انھیں انعام دیتا ہے، شبلی نے کہا: سلطان کے ایک سکریٹری کا طریقہ ہے کہ فتح یا دوسرے اہم موقعوں پر وہ قصیدہ لکھتا ہے، سلطان کے حکم سے اس کے شعر گئے جاتے ہیں اور ہر شعر پر سکریٹری کو دس ہزار تنکے (چالیس ہزار روپے) دیئے جاتے ہیں، اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سلطان کو کسی شاعر کے قصیدے

کے بعض شعر پسند آتے ہیں اور وہ یہ سمجھ کر کہ اگر اس نے شاعر کے لئے انعام میں کوئی خاص رقم مقرر کر دی تو اس کا حق پورا پورا ادا نہ ہو گا وہ شاعر کو حکم دیتا ہے کہ خزانہ میں جائے اور جو چاہے لے لے۔ شہلی نے سلطان کی غیر معمولی فیاضی پر میری حیرانی دیکھی تو کہنے لگے کہ اس داد و پیش کے باوجود سلطان حکومت کی نصف آمدنی بھی نہیں خرچ کرتا۔

۵۔ ہند میں دولت کی فراوانی

یکتا سے روزگار شیخ شمس اصفہانی نے مجھ سے بیان کیا:۔ قطب الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کہیبا کے قائل تھے، میں نے اُن سے بحث کی اور کہیبا کے ذریعہ سونا سازی کی غلط قرار دیا، انھوں نے کہا:۔ تمہیں معلوم ہے کہ سونے کی کتنی بڑی مقدار عمارتوں کے سجانے اور زیور بنانے میں ضائع ہوتی ہے اور جتنا سونا ضائع ہوتا ہے اتنا کانوں سے نہیں نکلتا، مجھے تحقیق سے معلوم ہے کہ گزشتہ تین ہزار سال میں ہندوستان سے سونا بالکل باہر نہیں گیا اور نہ وہ سونا جو باہر سے یہاں آیا، سوداگر ساری دنیا سے خالص سونا لیکر یہاں آتے ہیں اور اس سے عود، پٹی، بڑی بوٹیاں اور قسم قسم کے گوند خریدتے ہیں، اس سے ظاہر ہوا کہ سونا اگر بنایا نہ جاتا تو بالکل ختم ہو چکا ہوتا، ہمارے شیخ شہاب الدین نے کہا: قطب الدین شیرازی کا یہ قول تو درست ہو کہ جو سونا باہر سے ہندوستان آتا ہے وہ پھر لوٹ کر نہیں جاتا، لیکن اُن کا یہ کہنا کہ کہیبا برحق ہے، صحیح نہیں۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ محمد بن تغلق کے کسی پیش رو سلطان نے کوئی علاقہ فتح کیا اور وہاں اتنا سونا ملا کہ تیرہ ہزار سبیلوں پر لاد گیا، اہل ہند کے باڑے میں مشہور ہے کہ وہ خوب روپیہ جمع کرتے ہیں، کسی سے اگر پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے پاس کتنی دولت ہے تو وہ کہتا ہے: یہ تو میں نہیں بتا سکتا، لیکن میں دوسرا یا تیسرا پوتا ہوں جو اپنے دادا کی دولت اس گولک میں جمع کر رہا ہوں، مجھے یہ نہیں معلوم وہ کتنی ہے!

اہل ہند روپیہ جمع کرنے کے لئے زمین میں کنوئیں یا گڑھے کھودتے ہیں اور کچھ لوگ

تالاب میں گولک بناتے ہیں جس میں صرف اشرفیاں ڈالنے کے لئے سوراخ ہوتا ہے، ملاوٹ کے ڈر سے وہ نہ تو ڈھلا ہوا سونا لیتے ہیں، نہ سونے کے ٹکڑے اور نہ سونے کی چھڑیں بلکہ صرف دینار لیتے ہیں۔ ہند کے بعض جزیروں کے باشندوں کے پاس جب گھڑا بھردینار ہو جاتے ہیں تو وہ چھت پر ایک جھنڈا گاڑ دیتے ہیں، کسی کی چھت پر دس اور اس سے بھی زیادہ جھنڈے لگے ہوتے ہیں۔

شیخ برہان الدین ابوبکر بن حلال محمد بڑی نے مجھ سے بیان کیا: اس سلطان (محمد بن تغلق) نے ایک علاقہ میں فوجیں بھیجیں جو حدود دیوگیر کے بالکل آخر میں واقع تھا، یہاں کے باشندے ہندو تھے، اور ان کا ہر راجہ ”رائے“ کہلاتا تھا، شاہی فوج جب ”رائے“ سے نبرد آزما ہوئی تو اس نے سفیر بھیجے کہ سلطان سے کہہ دو کہ ہم سے جنگ نہ کرے اور بار برداری کے جتنے جانور چاہے بھیج دے میں سب کو سونے چاندی سے لاد دوں گا، کمانڈران چھت نے سلطان کو ”رائے“ کی عرضداشت سے مطلع کیا تو سلطان نے جواب میں لکھا کہ ”رائے“ سے جنگ بند کر دو، اور اس کو امان دیکر اپنے ساتھ میرے پاس لے آؤ۔ ”رائے“ جب حاضر ہوا تو سلطان نے اس کی آؤ بھگت اور عزت کی اور کہا: (دولت کے بارے میں) جو بات تم نے کہی ویسی میں نے آج تک نہیں سنی تمہارے پاس کتنی دولت ہے جو تم نے کہا کہ ہم جتنے جانور چاہیں بھیج دیں تم سب کو لاد دو گے؟ ”رائے“ مجھ سے پہلے اس سلطنت میں سات رائے حکومت کر چکے ہیں اور ہر ایک نے ستر ہزار مائین دولت جمع کی ہے اور یہ سب میرے پاس موجود ہے۔ ”راوی: مائین ایک بڑا حوض ہوتا ہے جس میں چاروں طرف سے سیڑھیوں کے ذریعہ اترتے ہیں۔ ”رائے“ کی یہ بات سُن کر سلطان حیران ہوا اور حکم دیا کہ اس سارمی دولت پر شاہی مہر لگا دی جائے، پھر سلطان نے رائے سے کہا کہ اپنی قلمرو میں کوئی مناسب نمائندہ مقرر کرے اور خود دہلی میں قیام کرے، سلطان نے اُسے مسلمان ہونے کی بھی دعوت دی لیکن وہ اسلام لانے کے لئے تیار نہ ہوا، سلطان نے اسے اپنے مذہب پر رہنے دیا، رائے دہلی میں ٹھہر گیا اور اپنی قلمرو میں نمائندہ مقرر کر دیا، سلطان نے رائے کو اس کے شایانِ شان وظیفہ دیا اور

بہت سارے وہ اس کے نمائندہ کو اس کے خاندان میں تقسیم کرنے کو بھیجا تاکہ وہ سلطان کی رعایا بننا قبول کر لیں، یہ خاندانوں پر اپنی ہر لگا کر سلطان نے ان کو جوں کاتوں رہنے دیا، اس قصہ کے راوی بڑی ہیں جن کی ثقاہت اور سچ گوئی مسلم ہے، تاہم اگر اس میں کوئی بات صحیح نہ ہو تو اس کی ذمہ داری اُن کے سر ہے۔

علی بن منصور عقیلی نے جو بحرین کے ایک عرب رئیس ہیں مجھ سے بیان کیا کہ ہمارے سفیر ہندوستان جاتے ہیں اور وہاں کے بہت سے حالات ہمیں معلوم ہیں، یہ خبر پے در پے ہیں موصول ہوئی کہ اس سلطان نے بڑی بڑی فتوحات حاصل کی ہیں، کسی مفتوحہ شہر میں ایک تالاب تھا اور اس کے بیچوں بیچ ایک مندر جس کی تعظیم کی جاتی تھی اور لوگ اس کی مورتی پر نذرانے چڑھاتے تھے، جتنے نذرانے آتے وہ اس تالاب میں ڈال دیئے جاتے، سلطان نے شہر فتح کیا تو اس کی توجہ اس مندر کی دولت کی طرف دلائی گئی۔ تالاب سے ایک بمبا کاٹا گیا جس سے ہو کر سارا پانی نکل گیا، اس کے نیچے جو سونا تھا وہ سلطان نے لے لیا (اور وہ اتنا زیادہ تھا) کہ وہ سونا تھیلوں اور کھٹی ہزار بیلیوں پر لاد گیا۔

عقیلی نے کہا: سلطان بڑا فیاض ہے اور پر دیسیوں کے ساتھ خوب داد و دہش کرتا ہے۔ ہمارے دو عرب اس سے ملنے کے ارادہ سے گئے، انھیں اس کی خدمت میں باریاب ہونے کی سعادت حاصل ہوئی اور وہ اُن کے ساتھ بڑی ہیرا پانی سے پیش آیا، خلعت سے ان کی عزت افزائی کی اور ان کو خوب روپیہ دیا، حالانکہ وہ یہاں کے معمولی عرب تھے، پھر سلطان نے اُن کو اختیار دیا کہ چاہے ہند میں قیام کر لیں، چاہے وطن مالوت چلے جائیں، ایک نے ہند میں اقامت پسند کی، اُس کو سلطان نے بڑی جائداد دی نیز بہت سارے روپیہ اور بہت سے موبیشی اور وہ اس وقت ہند میں خوب ٹھاٹھ کر رہا ہے۔ دوسرے نے وطن جانا پسند کیا، اس کو سلطان نے تین ہزار سونے کے تنکے مرحمت فرمائے اور اس کو خوش و خرم بحرین لوٹا دیا۔

ہند کے کچھ متفرق حالات

اس باب میں جو حکایتیں بیان کی گئی ہیں وہ عمری نے ہم عصر راویوں سے نہیں لی ہیں جیسا کہ مذکورہ بالا معلومات کا حال ہے، بلکہ ان کتابوں سے اخذ کی ہیں جو ان سے کئی سو برس پہلے قلمبند ہو چکی تھیں، جیسے ابو عمران موسیٰ بن رباح کی التصحیح من اخبار البحار و عجائبها جو مصر کے سلطان کا فوراً خریدی (چوتھی صدی ہجری) کے لئے لکھی گئی تھی اور فارسی کپتان بزرگ بن شہریار کی عجائب الہند جو ۸۸۳ء میں ہالینڈ کے مشہور شہر لاہن میں طبع ہوئی تھی لیکن اب بے حد کمیاب ہے۔ موجودہ باب کی بیشتر حکایتیں عجائب الہند سے ماخوذ ہیں، اس میں جہاں جہاں ”مجھ سے فلاں نے بیان کیا“ کے الفاظ آئے ہیں وہاں مجھ سے کی ضمیر کا مرجع عمری نہیں بلکہ بزرگ بن شہریار یا وہ مؤلف ہے جس کی کتاب سے عمری نے حکایت نقل کی ہے۔

۵۔ ہند کی کسبیاں

مجھ سے ابو محمد حسن عمری نے بیان کیا کہ ہند کے ہر شہر میں کسبیاں ہوتی ہیں، لیکن ان کی مخصوص اور مشہور گھرانے ہوتے ہیں، ان کے علاوہ باقی لوگ ضبط نفس اور عفت پر سختی سے عمل کرتے ہیں، اس مرد کو سخت ترین سزا دی جاتی ہے جو غیر کسی سے زنا کرے، اور اس عورت کو بھی سخت سزا ملتی ہے جو ان کسبیوں میں سے نہ ہو جن کے نام سرکاری رجسٹروں میں درج ہوتے ہیں، غیر کسی عورت اگر کسی بننا چاہے تو اس کے گھر والے اس سے سارے ناتے توڑ لیتے ہیں اور اس سے اپنے قطع تعلق کی تحریر لکھ دیتے ہیں اور اسے گھر سے نکال دیتے ہیں اور کبھی اس کو سلام نہیں کرتے، وہ عورت کسی ہو جاتی ہے لیکن اس کا رتبہ پیشہ ور کسبیوں سے کم ہوتا ہے، ہندوستان کے ہر شہر میں وہ بوڑھی کسبیاں گواہی دیتی ہیں جن کی مائیں اور نانیاں کسی تھیں، ان کی بات اور گواہی ہر

۵۔ در کتب قاہرہ میں محفوظ سالک الا بصار کے نوٹوں نسخہ رقم ۵۵۹ (معارف عامہ) سے لئے گئے ہیں۔

معاملہ میں سُنی اور مانی جاتی ہے، جب کوئی مرد کسی کسی سے اپنے ساتھ رات گزارنے کا وعدہ لے لے اور اس کو بیچانہ دیدے تو پھر اگر اُس کسی کو کوئی دوسرا آدمی اُسی رات کے لئے دگنے چوگنے روپے بھی دے تو وہ اُس کے ساتھ رات نہ گزارے گی اور پہلے کے ساتھ اپنا وعدہ پورا کرے گی۔

۵۸۔ زہریلے سانپ

منصورہ (موجودہ حیدرآباد سندھ) کے ایک باشندہ نے جو مانگیر آتا جاتا تھا مانگیر اور ساحلِ بلادِ عربی مغربی تھا راشٹر اور مغربی میسور کے درمیان سینکڑوں فرسخ کا فاصلہ ہے اور یہاں ولجھ رائے کی حکومت ہے) کہا کہ ہند کے بعض پہاڑوں میں ایسے چھوٹے زہریلے چتکیرے، ٹیالے رنگ کے سانپ ہوتے ہیں کہ اگر کسی انسان کو دیکھ لیں اور انسان اُن کو، تو موخر الذکر فوراً مر جاتا ہے۔ یہ سانپ بڑا ہی زہریلا ہوتا ہے، مولف: اس کو چتکیرے پن کی وجہ سے مُکَلّہ کہتے ہیں (۶) اور یہ آسان زہریلا ہوتا ہے کہ اگر اس کی نظر کسی جانور پر پڑے تو وہ مر جاتا ہے لیکن اگر وہ اس کے فوراً بعد کسی دوسرے جانور کو دیکھ لے تو پہلے بچ جاتا ہے اور دوسرا مر جاتا ہے کیونکہ زہر کا اثر دوسرے میں سرایت کر جاتا ہے، اس کو مُکَلّہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ دوسری صنف کے ایک سانپ پر سوار ہوتا ہے جو اُس سے لئے پھرتا ہے۔

۵۹۔ جنوبی ہند کے شہرِ جُرفتن کا ایک مندر

ابو الحسن محمد بن حرب نے مجھ سے کہا کہ شہرِ جُرفتن کے باہر اُس سے کوئی ساڑھے چار میل دور ایک بڑا مندر ہے جس میں پتھر کی ایک بڑی مورتی رکھی ہے، مندر میں ساڑھے عورتیں ہیں جن کی جسم فروشی کی کمائی مندر کی ضروریات، مورتی کی دیکھ بھال اور مندر کے عمل پر وقف ہے، اس لے مانیگتار ولجھ رائے کا پایہ تخت زبدادریاسے ۳۸۵ میل جنوب میں۔ حدودِ عالم ۲۴۶ تصحیح و ترجمہ ویمنار کی ۱۹۳۷ء نقشہ دیکھئے۔ ۲۷ من میں مرس ہے جو غالباً جُرفتن کی بگڑی ہوئی شکل ہے جُرفتن شمالی لاہور کا ایک ساحلی شہر تھا۔ نقشہ دیکھئے

مندریں جو پردیسی سفر کو جاتے یا سفر سے لڑتے وقت آتے ہیں تو وہ ان عورتوں سے مفت اپنی جنسی ضرورت پوری کرتے ہیں، وہ اگر کسی عورت کو کچھ دیں تو وہ نہیں لیتی، اس منصوبہ نے کہا کہ میں بغیر سادھوؤں (؟) کو کہتے تھا کہ عورتوں کے وقت کا سبب یہ ہے کہ ایک راجہ کی رانی کا گزر جو..... آرہی تھی ایک ناریل کے درخت کے پاس سے ہوا، درخت کے نیچے ایک شخص بیٹھا استمنا پالید کر رہا تھا، یہ دیکھ کر وہ ٹھہر گئی اور اس کے حاشیہ کے لوگ بھی رک گئے وہ ہاتھی پر سوار تھی، رانی کے حکم سے وہ شخص اس کے پاس لایا گیا، وہ آیا تو رانی نے اس سے کہا: بھلے آدمی تجھے خدا کا کچھ خون نہیں، تو اچھا خاصہ تندرست آدمی ہے اور یہ کام کرتا ہے؟ اس شخص نے کہا: کیا کروں مجبور ہوں، رانی: تو ایسے شہر میں ہے جہاں کسیوں کی کوئی کمی نہیں، پھر بھی یہ حرکت کرتا شہر سے واپس جا رہا ہے، اس شخص نے کہا: میں پردیسی ہوں، میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ رانی نے حکم دیا کہ اس کا جھاڑالیں، جھاڑالیا گیا تو واقعی اس کے پاس کچھ نہ نکلا۔ رانی کینچہ کی یہ زبوں حالی دیکھ کر بڑا دکھ ہوا اور اس کی آنکھیں بھر آئیں، اس نے کہا: واقعی یہ پردیسی ہے اور مجبور اس کے پاس پیسہ نہیں کہ کسی کے پاس جائے، اس کی اور اس جیسے کنگلوں کی تکلیف کا گناہ ہمارے سر ہے۔ اس نے اپنے سکرٹری سے کہا: میں یہاں سے اس وقت تک نہیں ہلوں گی جب تک تم انجینروں اور ٹھیکیداروں کو نہیں بلاؤ گے اور اس جگہ ایک مندر کا تختہ نہ نہیں لوگے، مندر میں پردیسیوں اور مسافروں کے لئے کسبیاں رکھو جو رات کو ان کے ساتھ رہیں، اس طرح رانی نے مندر بنوایا اور اس میں مورتی رکھی، اور مسافروں کے لئے ساٹھ کینز بنائے، وقت کیں، جب کوئی کینز پوڑھی ہو جاتی تو اس کی جگہ جو ان رکھ دی جاتی، شہر کا کوئی آدمی یا مندر کا کوئی خدمتکار اگر ان سے جنسی ضرورت پوری کرتا تو اس کو فیس دینا ہوتی، لیکن پردیسیوں سے کچھ نہ لیا جاتا۔

۶۰۔ ایک سانسٹ کٹے کی دوبارہ زندگی

شیخ بہار الدین بن سلامہ نے ہند کے دوسرے حالات کے ضمن میں مجھ سے یہ واقعہ بیان

۱۔ یہاں بد بگڑے ہوئے لفظ ہیں جن کی اصل شکل معلوم نہ ہو سکی۔

کیا: ہم نے ایک بندر پر نگر ڈالا جس کے ایک جانب کھیتی تھی، ہم کھیتی کے پاس فروش ہو گئے، ہمارا ایک ساتھی جو بڑا تاجر اور مالدار آدمی تھا پیٹ کے بل لیٹ گیا، اس کا پیر پھیلا ہوا تھا، کھیت کے آخر سے ایک سانپ نکلا اور اس کا پیڑ دس لیا اس کے بعد سانپ جہاں سے آیا تھا وہاں چلا گیا تاجر بیہوش ہو گیا، ہم نے اس کو پلانے کے لئے تریاق نکالنا چاہا کہ ایک مقامی آدمی نے کہا: تریاق سے کام نہیں چلے گا اگر اپنے ساتھی کی زندگی چاہتے ہو تو سانپ کے منتر والے کو بلاؤ، ہماری درخواست پر وہ خود ایک شخص کو جو سانپ کے کاٹے کا منتر جانتا تھا بلا لایا، منتر والے نے سودینار اس وقت کی شرح سے تیرہ چودہ سوز چلے، فیس مانگی، ہم دینے کے لئے تیار ہو گئے، اُس نے ابھی منتر کے چند بول پوری طرح زبان سے ادا بھی نہ کئے تھے کہ سانپ آگیا، منتر والا، اس سے کوئی کچھ نہ بولے، سانپ مارگزیدہ کے پاس گیا اور وہ جگہ چوسی جہاں اُسے کاٹا تھا، اس کے بعد وہ لوٹ گیا، مارگزیدہ کھڑا ہو گیا گویا اُس کے کچھ ہوا ہی نہ تھا، ہم نے سودینار ادا کر دیئے، ہمیں منتر کی کرامات پر بڑی حیرت ہوئی، ہم نے وہ جگہ چھوڑ دی اور بندر گاہ لوٹ آئے۔

۶۱۔ کشمیر کا الماس

مجھ سے ایک شخص نے جو ہنڈ کا سفر کر چکا تھا بیان کیا: میں نے سنا کہ اعلیٰ قسم کا نادر اور قیمتی الماس کشمیر میں پایا جاتا ہے، وہاں دو پہاڑوں کے بیچ ایک وادی ہے جس میں گرمی ہو یا جاڑا ہر موسم میں چوبیس گھنٹہ آگ جلتی رہی اور اسی وادی میں الماس ہوتا ہے، ہند کے صرف بیچ ذات کے کچھ لوگ اپنی جان منہلی پر رکھ کر اس وادی میں جاتے ہیں اور دُہلی بکریاں ذبح کر کے گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرتے ہیں اور غلیلوں میں رکھ کر ایک ایک ٹکڑا پھینکتے ہیں، وہ خود آگ کے پاس نہیں جاسکتے، ایک تو اس وجہ سے کہ آگ کی لپٹ بہت تیز ہوتی ہے اور دوسرے لا تعداد سانپ اور اٹھ دھے آگ کے قریب ہوتے ہیں جو منٹوں میں آدمی کا خاتمہ کر دیتے ہیں، جب یہ لوگ گوشت پھینکتے ہیں تو اس کو اٹھانے لگد اترتے ہیں جو کثرت سے وہاں ہیں، اگر گوشت آگ سے

دور کرتا ہے تو وہ اسے اٹھا لیجاتے ہیں، یہ لوگ جب دیکھتے ہیں کہ گید نے گوشت اٹھا لیا تو اس کا پیچھا کرتے ہیں، کبھی گوشت کے ٹکڑوں سے الماس کا کوئی دانہ گر پڑتا ہے، کبھی گوشت کا ٹکڑا آگ میں گرتا ہے اور جل جاتا ہے، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گید گوشت کے ٹکڑے پر اترتا ہے اور وہ ٹکڑا آگ کے قریب ہوتا ہے تو وہ گوشت کے ساتھ خود بھی جل جاتا ہے، کبھی گید ٹکڑا نہ بین پر کرنے سے پہلے ہی اچک لیتا ہے، ان صورتوں میں سے جو بھی پیش آئے بہر حال الماس حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے، الماس کی ہم پر جانے والے اکثر سانپوں اور اژدہوں کا لقمہ بن جاتے ہیں اور چونکہ الماس بڑا شاندار اور قیمتی پتھر ہے اس علاقہ کے راجاؤں میں ان کی بڑی مانگ ہے، وہ الماس کی ہم پر جانے والوں کی فکر میں رہتے ہیں اور ان کا بڑا سخت جھاڑا لیتے ہیں۔

۶۲۔ جنوبی ہند میں قرض وصول کرنے کا طریقہ

ہند کے بعض علاقوں (غالباً جنوب) میں یہ رسم ہے کہ اگر کوئی کسی کا مقروض ہو اور قرض خواہ اس کے پیچھے پڑنا چاہے تو وہ اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: تم بادشاہ کے ہاتھ میں یا پیر میں ہو! یہ سنکر قرضدار کو سب کام بند کرنا پڑتے ہیں، وہ قرض خواہ کے پاس آ بیٹھتا ہے، اس کی دوکان یا اس کے گھر یا مندر یا مسجد میں، ہندوستان میں ہندوؤں کو مسجد میں آنے کی اجازت ہی قرض خواہ اور قرض دار دونوں کھانا نہیں کھاتے (یہاں تک کہ قرض ادا نہ ہو جائے) کبھی بادشاہ وقت کسی تاجر کا مقروض ہوتا ہے اور قرض ادا کرنے میں لیت و لعل کرتا ہے تو تاجر اس سے کہتا ہے: بادشاہ سلامت! آپ اپنے ہاتھ میں یا سر میں یا اپنے ماں یا باپ کے سر میں (ماں یا باپ کا حوالہ) اس وقت جب وہ زندہ ہوں، یہ الفاظ سنکر بادشاہ کو سارے کام چھوڑنا پڑتے ہیں اور جب تک وہ قرض ادا نہ کر دے کھانا نہیں کھا سکتا، کھانے کا اعلان صرف چاول پر ہوتا ہے، دوسرے کھانوں پر نہیں۔

۶۳۔ ایک بھیا نک خود کشی

مجھ سے ایک راوی نے بیان کیا کہ اس نے ہندو یوگی میں ایک شخص دیکھا جو شہر کا گشت کر رہا تھا

۱۔ موجودہ ریاست بہار، شتر کا تجارتی بندرگاہ، بمبئی کے جنوب میں۔

اور اُس کے آگے آگے ڈھول، لٹھیاں اور بہت سے لوگ تھے، اُس نے اپنے سر میں ایک سوراخ کیا تھا اور دوسرا دل میں اور دونوں جگہ گڑھا سا بنا کر بتی جلا دی تھی اور ایک لوہے کے کنستر سے تیل ڈالتا تھا اور دونوں جگہ لوہے کی دو میخیں ٹھوک دی تھیں، یہ دردناک سہیت بنا کر وہ تمباکو چبانا لگی گلی پھر رہا تھا دوسرے دن اُس کی حالت بے انتہا گر گئی اور وہ آگ میں جل کر مر گیا۔

۶۴۔ سدھائے ہوئے ہاتھی

مسترد لوگوں نے مجھے بتایا کہ انھوں نے ہند کے کسی شہر میں ہاتھی دیکھا جو اپنے مالک کے کام کاج کرتا تھا، ہاتھی کو سودے کا برتن دیا جاتا اور اُس میں کوڑیاں جن کے ذریعہ خرید و فروخت ہوتی، رکھ دی جاتیں اور مطلوبہ چیز کا نمونہ جیسے مرچ، چاول یا کوئی دوسری چیز از شتم سامان، برتن لیکر ہاتھی نیٹے کی دوکان پر جاتا، بنیا اس کو دیکھ کر سب کام چھوڑ دیتا اور سارے گاہکوں کو ہٹا دیتا برتن لیتا، کوڑیاں گنتا اور نمونے دیکھتا، پھر ہاتھی کو نہایت سستے داموں چیزیں دیتا اور سب سے بڑھیا، کبھی بنیا کوڑیاں گنتا اور گنتے میں غلطی کرتا تو ہاتھی سوئڈ سے کوڑیوں کو الٹ پلٹ دیتا، تب بنیا دوبارہ گنتا، ہاتھی سودا لیکر لوٹ جاتا، کبھی اُس کا مالک چیز کو کم سمجھ کر ہاتھی کو مارتا تو وہ پھر بننے کی دوکان کو واپس جاتا اور اُس کا سامان الٹ پلٹ اور گڈ مڈ کر دیتا، بنیا یا تو چیز بڑھا دیتا یا کوڑیاں بڑھا دیتا، ایسا سدھا ہاتھی جھاڑو دیتا ہے، بستر کرتا ہے، اٹھلی کو سوئڈ میں پکڑ کر دھان کوٹتا ہے اور ایک آدمی اس کے لئے دھان جمع کرتا جاتا ہے، اس کے علاوہ وہ چاول پیتا ہے، پانی پلاتا ہے پانی کے برتن میں ایک رستی پڑی ہوتی ہے اس میں سوئڈ ڈال کر اٹھا لیجاتا ہے اور سب کام کاج کر لیتا ہے، لیے سفر کے موقع پر اس کا مالک اُس پر سوار ہو کر جاتا ہے، چھوٹا لڑکا اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر اُسے جنگل لٹاتا ہے، ہاتھی سوئڈ سے گھاس اور پتے توڑتا ہے اور لڑکے کو دیتا جاتا ہے اور وہ انھیں ایک کپڑے میں رکھتا جاتا ہے، یہ چارا ہاتھی اٹھا کر گھر لیجاتا ہے اور وہاں کھاتا ہے، ایسا سدھا ہاتھی ہنگا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کی قیمت دس ہزار درہم (پانچ ہزار روپے) ہوتی ہے۔

۶۵۔ مگر مچھ خور سانپ

مجھ سے جعفر بن راشد نے جو بلا دِ ذہب (مشرقی ممالک) کا ایک مشہور بحری کپتان تھا صیمور کے ایک تاجر کے حوالہ سے بیان کیا کہ وہاں کی کھاڑی میں ایک سانپ آیا اور ایک بڑے مگر مچھ کو نگل گیا یہ خبر گورنر صیمور کو پہنچی تو اُس نے سانپ پکڑنے کے لئے لوگ مامور کئے، جن کی تعداد بڑھتے بڑھتے تین ہزار سے زیادہ ہو گئی، آخر کار انھوں نے سانپ پکڑ لیا اور اس کی گردن میں رسیاں باندھیں، بہت سے پیرے آ جمع ہوئے اور انھوں نے اُس کے دانت اکھیڑ دیئے، پھر اس کو رسیوں کے ذریعہ سر سے دُم تک ساگون کے شہیروں میں باندھا اور اس کی پیمائش کی تو ذراع عمری (ذراع تقریباً دو فٹ) سے چالیس ذراع نکلا، لوگ اُسے بینگیوں میں اٹھا لے گئے، اُس کے وزن کا اندازہ کئی ہزار پونڈ کیا گیا، یہ سننے کا واقعہ ہے۔

۶۶۔ ایک نوجوان کی خودکشی

عبدالواحد حسین قسوی نے مجھ سے بیان کیا: میں نے حُرَفَتَن میں ایک خوش رو اور خوش اندام مسلمان لڑکے کو دیکھا جو ہندی نژاد تھا اور جس کے طرزِ طریق ہندوانہ تھے کہ وہ ہاتھ میں لاٹھی لئے مارے شہر میں گھومنا کرتا اور اُس کے آگے آگے ڈھول اور گیل بجانے والے ہوتے، میں نے اس سے پوچھا: کیا بات ہے تو اُس نے کہا: میں نے ایک ہندو سے شرط بندی ہے کہ خودکشی کر لوں گا میں اس کے ساتھ خیر اندیشی سے پیش آیا اور زرمی سے سمجھایا کہ اپنے ارادہ سے باز آئے لیکن وہ نہ مانا اور بولا: یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں شرط پوری نہ کروں“ میں نے کہا تم مسلمان ہو اور تمہارے اس فعل سے مسلمان بدنام ہونگے، خدا سے ڈرو اور خود کو جہنم میں مت دھکیلو“ میرا کہا کچھ کام نہ آیا، دوسرے دن راجہ اور شہر کے لوگ حُرَفَتَن میں جمع ہوئے اور لڑکا اکر تا پان چباتا آیا، اس کے جسم پر دو کپڑے تھے ایک کرتا اور ایک دھوتی، اُس نے وہاں کی مسجد کا چکر لگایا اور اس کو سجدہ

۱۰ خلیفہ عمر بن خطاب کا مقرر کیا ہوا یعنی ایک ذراع + ایک مٹھی + کلمہ کی ایک کھڑی انگلی۔

کیا، پھر دونوں کپڑے اپنے دوسا تھیوں کو دیدیئے اور لکڑی کی ایک کرسی پر چڑھا جو اس کے لئے بنائی گئی تھی، اُس نے دو لکڑیوں پر ہاتھ پھیلائے... (؟) اپنے بال ایک بانس کے سرے سے باندھے اور دوسرے دو بانسوں کے سروں سے اپنے پیروں کے انگوٹھے، پھر اُس کے پاس ایک شخص آیا، جس کے ہاتھ میں کلہاڑی تھی، پانچ سیر پھل کی، اُسترے سے زیادہ تیز، اُس نے لڑکے کی پنڈلی پر کلہاڑی ماری اور پیر مع پنڈلی کے بانس کے سرے سے لٹک گیا، دوسرا پیر بھی اُسی طرح اُس نے کاٹ دیا، پھر اُس نے آرا لڑکے کے دوسرے کندھے پر رکھا اور اس کو بھی پہلے کی طرح کاٹ دیا، اب سر مع گردن اور سینے کے بانس کے سرے سے لٹک گیا، لڑکے کے گھر والے آگے اور انھوں نے اُس کے جسم کے ٹکڑوں کو جمع کر کے دفن کر دیا۔

۶۷۔ سستی کی رسم

ہند میں ایسے رسم و رواج ہیں جن پر اہل ہند عادتاً عمل کرتے ہیں، کچھ رسمیں عقائد کی حیثیت رکھتی ہیں، کچھ ایسی ہیں جن کو سب نے تسلیم کر لیا ہے، کچھ ایسی ہیں جن کو بعض فرقے مانتے ہیں اور بعض نہیں مانتے اور کچھ ایسی ہیں جن کو بعض لوگ اچھا سمجھتے ہیں اور بعض بُرا، یہ رسمیں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں، مثال کے طور پر چند نمونے پیش کئے جاتے ہیں، ایک رسم یہ ہے کہ لوگ اپنا جسم آگ میں جلاتے ہیں، یہ رسم سارے ہند میں پائی جاتی ہے جب کوئی آگ میں جلنا چاہتا ہے یا تو اس وجہ سے کہ بہت بوڑھا ہو گیا ہے یا اس وجہ سے کہ اُس نے کسی سے شرط لگائی ہے یا ناراضگی کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے، تو جلنے سے تین دن پہلے شہر کا گشت لگاتا ہے، اس کے آگے آگے ایک ڈھول بجاتا جاتا ہے، اس کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا ہوتا ہے اور اس کے ہمراہ عزیزوں اور حمایتیوں کی ایک جماعت ہوتی ہے، ان تین دنوں میں وہ جلانے کے لئے تیل اور ایندھن جمع کرتا ہے جب تیسرا دن آتا ہے تو جمع کی ہوئی لکڑی کا ڈھیر لگا کر اس میں آگ لگائی جاتی ہے اور اُس پر تیل

۱۔ معلوم ہوتا ہے یہاں کچھ عبارت کتابت سے رہ گئی ہے۔

چھڑکا جاتا ہے، جلنے والا لوہے کے ایک طباق یا تھال میں بیٹھتا ہے اور خود کو آگ میں جلا ڈالتا ہے اس کے عزیز و اقارب گرز لے کر اس کے ارد گرد کھڑے ہوتے ہیں، اگر وہ آگ سے نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو گرزوں سے اس کو اندر دھکیل دیتے ہیں، اس کے سارے عزیز و احباب جو اس کے پاس پاس جمع ہوتے ہیں اس سے ان لوگوں کے نام لے کر جو مر چکے ہیں یا آگ میں پہلے جل چکے ہیں، کہتے ہیں: فلاں سے ہمارا سلام کہنا، فلاں کو یہ پیغام پہونچا دینا۔

۶۸۔ تناسخ بر اعتقاد

اہل ہند تناسخ کے قائل ہیں، اُن کا عقیدہ ہے کہ انسان مرنے کے چالیس دن بعد دنیا میں واپس آ جاتا ہے، لیکن اُس کی رُوح کُتے یا گدھے یا ہاتھی، یا کسی اور جانور کے جسم میں حلول کر جاتی ہے

۶۹۔ بادشاہوں کی قرماں برداری

اہل ہند اپنے بادشاہوں کے بے حد قرماں بردار ہوتے ہیں، کبھی بادشاہ کسی سے کہتا ہے: جا اپنا سر مجھے بھیج دے!“ تو وہ (بے چون و چرا) جاتا ہے اور کسی درخت کی ٹہنی یا بانس کا سر کھینچتا ہے اور اپنے بالوں کی لٹ اس سے باندھ دیتا ہے، پھر ایک نہایت خنجر سے جو پانی کی طرح رواں ہوتا ہے، اپنا سر کاٹ ڈالتا ہے، اس کا سر درخت میں لٹک جاتا ہے اور جسم زمین پر آگرتا ہے۔ ہند کے ہر راجہ کے دربار میں اُس کے رُتبہ اور حیثیت کے مطابق فدائیوں کی ایک جماعت ہوتی ہے، اگر راجہ مر جائے یا قتل کر دیا جائے یا کوئی اور حادثہ اس کے ساتھ پیش آئے تو یہ فدائی خود کو قتل کر ڈالتے ہیں اور اگر راجہ بیمار ہو تو خود بھی بیمار ہو جاتے ہیں بلکہ جو عارضہ بھی اس کو لاحق ہو وہی اپنے اوپر لاحق کر لیتے ہیں۔

۷۰۔ مردہ خوری

اہل ہند مردہ کھاتے ہیں، وہ بکری یا پرند کا سر پھوڑتے ہیں اور جب وہ مر جاتا ہے تو اس کو کھا لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ صیمور یا سوبارہ کا ایک بڑا آدمی مردہ چوہے کے پاس سے گذرا تو اُس نے چوہے کو اٹھا لیا اور اپنے لڑکے یا نوکر کو دیا اور گھر جا کر اس کو کھا لیا، اہل ہند کے نزدیک چوہے کا گوشت بہت لذیذ ہوتا ہے۔

۷۱۔ ٹھگ

بلاد ہند میں ٹھگ ہوتے ہیں، وہ ٹولیاں بنا کر شہر شہر پھرتے ہیں اور مالدار تاجروں پر خواہ وہ ملکی ہوں یا پردیسی ہاتھ صاف کرتے ہیں، تاجر کو اس کے گھر جا کر یا بازار یا راستہ میں خنجر دکھا کر پکڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں: آنا اتنا دلو اور نہ قتل کر دیں گے، اگر بچانے کے لئے کوئی آدمی یا حکومت کا فوجی آتا ہے تو اسے قتل کر دیتے ہیں۔ تاجر کے سامنے انھیں اپنے قتل ہونے کی پرواہ نہیں ہوتی اور بعد میں اگر ان کو اپنے ہاتھوں خود کو قتل کرنا پڑے تب بھی وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے، جب وہ کسی سے روپیہ طلب کرتے ہیں تو جان کے خوف سے کسی کی ہمت نہیں ہوتی کہ ان سے بات کرے یا ان کے اڑے آئے، تاجر یا مالدار آدمی ان کے ساتھ ساتھ رہتا ہے اور وہ جہاں چاہتے ہیں، اس کے بازار، دکان یا اس کے باغ میں بیٹھ جاتے ہیں اور مالدار آدمی مقرر شدہ روپیہ اور سامان جمع کرتا ہے، اس اثنائے میں وہ ننگے خنجر لئے کھاتے پیتے رہتے ہیں، تاجر یا مالدار آدمی جب طے شدہ مال و متاع جمع کر لیتا ہے تو اس کو اٹھانے کے لئے قلی فراہم کرتا ہے اور ٹھگوں کی حراست میں ان کے ساتھ ساتھ ہو جاتا ہے، حتیٰ کہ وہ محفوظ جگہ پہنچ جاتے ہیں، وہاں وہ تاجر کو چھوڑ دیتے ہیں اور مال و متاع پر قبضہ جا لیتے ہیں۔

۱۔ تھارقی بند گاد موجودہ ممبئی کے شمال میں۔

۷۲۔ ایک زہریلا سانپ

ایک ملاح نے سانپوں کے حیرت انگیز حالات کے ضمن میں ایک سانپ کا ذکر کیا جسے ناعزان کہتے ہیں، اُس کے جسم پر نقطے ہوتے ہیں اور سر پر سبز رنگ کی صلیب سی بنی ہوتی ہے، یہ اپنی جسامت کے لحاظ سے اپنے سر کو زمین سے ایک یا دو ہاتھ اونچا اٹھاتا ہے اور پھر اس کو اتنا پھلاتا ہے کہ یہ پھول کر خرگوش کے سر کی طرح ہو جاتا ہے، یہ سانپ اتنا تیز بھاگتا ہے کہ اس کو کوئی نہیں پکڑ سکتا اور اگر وہ خود پکڑنا چاہے تو تیز سے تیز بھاگنے والے کو پکڑ لیتا ہے، جب کسی کو ڈستا ہے تو مار ڈالتا ہے، کو لم علی میں ابن خالد نامی ایک مسلمان ہے، صوم و صلوٰۃ کا پابند، اس کو وہاں کے لوگ بنجی کہتے ہیں، وہ اس سانپ کے کاٹے کا منتر کرتا ہے، کبھی کبھی اگر مارگزیدہ کے خون میں زہر زیادہ جڑ پکڑ لیتا ہے تو منتر کا اثر نہیں ہوتا لیکن زیادہ تر وہ لوگ بچ جاتے ہیں جن پر بنجی منتر کرتا ہے، اس سانپ اور دوسرے سانپوں اور اژدہوں کے کاٹے کا یہاں کے بہت سے ہندی بھی منتر کرتے ہیں، لیکن بنجی کا منتر کم ہی خطا کرتا ہے۔

۷۳۔ سندان کا ایک واقعہ

ایک سیاح نے بیان کیا:۔ سندان میں میں نے ایک ہندی کو دیکھا کہ وہ ایک مکان کے نیچے سے ہو کر گذر رہا تھا تو اس کے کپڑوں پر پیشاب گرا، وہ رکا اور چیخ کر بولا: یہ کون ہے جس نے میرے اوپر ہاتھوں کا دھوون یا کٹی کا پانی پھینکا ہے؟ ہاتھوں کا دھوون یا کٹی کا پانی اہل ہندی کی نظر میں بہت ہی گندی چیزیں ہیں، اس کے احتجاج پر اہل خانہ نے کہا: یہ تو بچہ کا پیشاب ہی، یہ شکر اس کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور بولا: بھلا اور چلا گیا۔ اہل ہند کئی یا ہاتھ کے دھوون سے پیشاب کو زیادہ پاک و صاف سمجھتے ہیں۔

ایک ہندی قضائے حاجت کر کے تلاج میں داخل ہوتا ہے، تلاج اس تالاب کو کہتے ہیں جو

۱۔ ایک تجارتی بندرگاہ جو موجودہ ریاست کیرالا میں واقع تھا۔ ۲۔ بمبئی کے شمال کا ساحلی شہر۔

بھاڑوں اور سیدانوں کے پانی سے برسات میں بن جاتا ہے، اس میں غسل اور استنجا کرتا ہے، غسل سے فارغ ہو کر وہ سونچ میں کھلی کا پانی لئے تالاب سے باہر آ جاتا ہے اور کھلی زمین پر کرتا ہے، اس کا خیال ہے کہ تالاب میں کھلی کرنے سے پانی خراب ہو جائے گا۔

۴۷۔ ایفار عہد

ایک ایسے شخص نے جو بہت کے حالات سے خوب واقف ہے بیان کیا کہ ہند کا ایک بڑا بادشاہ کھانا کھا رہا تھا اور اس کے سامنے پھر الٹک رہا تھا جس میں طوطا تھا، بادشاہ نے طوطے سے کہا: ”آ میرے ساتھ کھانا کھا۔ طوطا بولا: مجھے بلی کا ڈر ہے۔ بادشاہ: اَنَا بِلَا وَجُوكِ!“ ہندی زبان میں اس کے معنی ہیں کہ اگر تجھے کوئی گزند پہنچا تو ویسا ہی میں اپنے کو پہنچاؤں گا، اس لفظ کی زیادہ واضح تفسیر یہ ہے کہ جب ہند کے کسی بادشاہ کے پاس اس کی حیثیت اور مرتبہ کے مطابق لوگ آکر کہتے ہیں: ”خُن بِلَا وَجُوكِ!“ تو بادشاہ اُن کو اپنے دستِ خاص سے چاول اور پان دیتا ہے، اس کے انبیوالوں کا ہر فرد اپنی پھنگلی کاٹ ڈالتا ہے اور بادشاہ کے سامنے (عہدِ جانسپاری کے طور پر) رکھ دیتا ہے، اس کے بعد جہاں کہیں بادشاہ جاتا ہے یہ لوگ اس کے ساتھ جاتے ہیں جو وہ کھاتا پیتا ہے وہی یہ کھاتے پیتے ہیں، اس کے کھانے کی نگرانی کرتے ہیں، اس کے سارے معاملات کی دیکھ بھال کرتے ہیں، بادشاہ کی کوئی چھٹی یا غلام یا کنیز اگر اس سے ملنے آئے تو یہ اس کا بھاڑا لیتے ہیں، بادشاہ کا بستر دیکھتے ہیں (کہ اس میں کسی نے زہر قائل تو نہیں چھپا دیا)، اس کے پاس کھانے پینے کی کوئی چیز آئے تو لانے والے سے کہتے ہیں کہ پہلے تم کھاؤ غرض یہ کہ اس طرح کی اور بہت سی باتوں کی جن سے بادشاہ کو خطرہ ہوتا ہے دیکھ بھال کرتے ہیں اور اگر بادشاہ مرتا ہے تو یہ خود بھی مرجاتے ہیں، اگر وہ جل کر جان دیتا ہے تو یہ بھی جل مرتے ہیں، اگر وہ بیمار ہوتا ہے تو یہ بھی اپنے جسم کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچاتے ہیں، اگر وہ دشمن سے لڑنے جاتا ہے یا دشمن اس سے لڑتا ہے تو یہ پروانہ دار اس کے ساتھ رہتے ہیں، ضروری ہے کہ ”بلا و جریہ“ شہر کے معزز اور وجہ

لوگ ہوں، یہ ہے "بلا و جریہ" کی حقیقت۔

جب بادشاہ نے طوطے سے کہا "اُنا بلا و جریہ" تو طوطا پتھر سے اتر کر کھانا کھانے دسترخوان پر آیا، بلی نے اسے آدھوچا اور گردن کاٹ لی، بادشاہ نے ایک تھال میں طوطے کا دھڑا اور اس کے ساتھ کافور، لالچی دانے، پان، چونہ اور چھالیہ رکھا پھر ہاتھ میں تھالی لئے ڈھول پڑھاتا ہوا نکلا اور شہر اور فوج کا گشت لگایا، اس کے بعد وہ روز تھال لیکر شہر کا طواف کیا کرتا، جب دس سال گزر گئے تو "بلا و جریہ" اور دوسرے اعیان حکومت بادشاہ کے پاس آئے اور کہا:۔ یہ بڑی نامناسب بات ہے، طوطے کو مرے اتنا عرصہ گزر گیا، آپ کب تک ٹالیں گے؟ یا تو اپنی ذمہ داری پوری کیجئے اور اگر آپ اس کے لئے تیار نہ ہوں تو ہم بتائیے تاکہ ہم آپ کو گدی سے اتار کر کسی دوسرے کو بادشاہ بنائیں، کیونکہ جو شخص "اُنا بلا و جریہ" کہہ کر اپنی ذمہ داری ٹالے یا اس سے گریز کرے وہ چندال ہو جاتا ہے، چندال اس پنج ذات آدمی کو کہتے ہیں جس کو اس قابل نہیں سمجھا جاتا کہ اس کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی جائے، جیسے گانے والا، شہنائی بجانے والا اور اسی طرح کے دوسرے لوگ، ایفائے عہد کے معاملہ میں بادشاہ اور پرجا سب برابر ہیں بادشاہ نے یہ احتجاج سنکر تیل، صندل اور گھی جمع کیا اور ایک گڑھا کھدوایا جس میں یہ چیزیں جلائی گئیں، پھر وہ گڑھے میں کودا اور جل کر مر گیا، اس کے ساتھ اس کے "بلا و جریہ" فذائی اور ان فذائیوں کے فذائی اور پھر ان کے فذائی بھی جل کر خاک ہو گئے، اس طرح کل لاکھ دو ہزار آدمیوں نے جان دی اور اس کا سبب طوطے سے بادشاہ کا یہ کہنا تھا "اُنا بلا و جریہ"۔

۵۔ چار ہزار برس پرانی ٹھلیا

کشمیر میں ہر سال ایک میلہ ہوتا ہے جس میں مقامی لوگ جمع ہوتے ہیں، ان کا ایک معتبر منبر پر آتا ہے اور اس کے ساتھ ایک کچی ٹھلیا ہوتی ہے، وہ ناصحانہ تقریر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اپنی جان و مال کی حفاظت کرو، اس ٹھلیا کو دیکھو اس کی نگہداشت کی گئی تو یہ اب تک باقی ہے

اس کثیر کے نزدیک یہ ٹھلیا چار ہزار برس پرانی ہے۔

۴۔ ”ملک را“ کا قصیدہ اسلام

ابو محمد حسن نے کہا کہ ۲۸۸ھ میں جب منصورہ (حیدر آباد سندھ) میں تھا تو وہاں کے ایک ثقہ شیخ نے مجھ سے بیان کیا کہ ”ملک را“ نے جو شاہان ہند میں سب سے بڑا بادشاہ ہے اور جس کی حکومت کثیر بالا اور کثیر زیریں کے درمیان واقع ہے اور جس کا نام ہر روک بن رایت ہے، ۲۸۸ھ میں منصورہ کے سلطان عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز کو لکھا کہ مجھے ہندی زبان میں اسلام کے اصول و آئین لکھ دیجئے، سلطان نے ایک شخص کو بلایا جس کا آبائی وطن تو عراق تھا لیکن جو پلا بڑھا ہندوستان میں تھا اور ہند کی مختلف زبانیں جانتا تھا، ساتھ ہی تیرنہم اور شاعر بھی تھا، اس سے سلطان نے ”ملک را“ کی فرمائش پوری کرنے کو کہا، اُس شخص نے ایک قصیدہ نظم کیا جو اسلام کے ضروری اصول و شعائر پر مشتمل تھا، سلطان نے وہ قصیدہ ”ملک را“ کو بھیج دیا، جب ”ملک را“ نے قصیدہ سنا تو وہ محظوظ ہوا، اُس نے سلطان منصورہ کو لکھا کہ میرے پاس ناظم قصیدہ کو بھیج دیجئے، سلطان نے اس کی خواہش پوری کر دی، ناظم قصیدہ تین سال تک ”ملک را“ کے پاس رہا، جب وہ لوٹا تو سلطان منصورہ نے اس سے ”ملک را کے حالات پوچھے تو اُس نے کہا کہ میں نے اس کو اس حالت میں چھوڑا کہ اس کا دل اور زبان مسلمان ہو چکے ہیں، لیکن اس نے کھلم کھلا اپنا اسلام ظاہر نہیں کیا ہے، اس خوف سے کہ اس کا اقتدار حکومت جاتا ہے گا اور اس کو حکومت سے ہاتھ دھو نا پڑے گا ”ملک را“ کی باتوں کے ضمن میں اُس نے ایک بات یہ کہی کہ بادشاہ نے مجھ سے قرآن کی تفسیر ہندی میں بیان

۱۔ دسویں و جنوب مغربی ہند کے ریشتر کوٹا خاندان (آٹھویں تا دسویں صدی عیسوی) کا تاجدار، قدیم سلمان ستیاج اور واقع نگار ولجھ رائے (عربی: بلہرا) کو اس خاندان کا سب سے بڑا راجہ بتاتے ہیں۔ سلیمان تاجر نے لکھا ہے کہ بلہرا دنیا کا چوتھا سب سے بڑا اور ہند کا سب سے ممتاز اور طاقتور بادشاہ تھا، ہند کے اکثر خود مختار راجہ اُس کی عظمت کے معترف تھے، جب اس کے ایلچی کسی راجہ کے پاس جاتے تو وہ بلہرا کی تعظیم کے طور پر ایلچی کو سجدہ کرتے تھے، اس خاندان کے متعدد راجاؤں نے پچاس پچاس برس تک حکومت کی۔ سلسلہ التوارخ پیرس ۱۸۱۸ء - ۲۶ - ۵ دکن پبلیشر۔

کرنے کی خواہش کی اور جب میں سورہ یٰسین پر پہنچا اور ”مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ“
 قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ“ کا مطلب بیان
 کیا تو وہ اپنے سونے کے انول موتی جڑے تخت پر تکیں تھا، اُس نے کہا: اس آیت کی دوبارہ
 تفسیر کرو، میں نے کی تو وہ تخت سے اُترا اور زمین پر جہاں چھڑکاؤ ہو چکا تھا اُس نے اپنا گال رکھ
 دیا اور اتنا رویا کہ اس کا چہرہ مٹی سے لت پت ہو گیا، پھر اُس نے کہا: یہی رب معبود ہے،
 ازنی اور ابدی، یکتا اور بے مثال!“ اُس نے اپنے لئے ایک کمرہ بنوایا اور ظاہر کیا کہ امور ہمہ
 پر غور کرنے وہاں جانا ہے، حالانکہ وہ چھپ کر نماز پڑھتا تھا، اُس نے مجھے تین دفعہ میں چھ تلو
 من (لگ بھگ بارہ ہزار تولے) سونا عطا کیا۔

۷۷۔ ایک مسلمان تاجر کے قاتلوں کو سزا

ہند کے ایک باخبر سیاح نے کہا:- میں ایک نجالان (؟) میں زید بن محمد کے پاس تھا
 جو اس وقت وہاں کی عرب بستی کا متولی اور ناظم اسید تھا، ایک شخص کو جس کا نام جوان مرد تھا
 اور جو اس سے مل کر گیا تھا، کچھ لوگوں نے گھیر لیا، اس سے لڑے، اس کو قتل کیا اور اس کا سامان
 لوٹ لیا، اس واقعہ کی خبر جس وقت زید بن محمد کو پہنچی میں اُس کے پاس تھا، یہ خبر سن کر کچھ
 فارسی جو وہاں موجود تھے کہنے لگے: اب تو ہند کے لوگ فارسیوں پر ہاتھ اٹھاتے لگے ہیں اور
 ان پر چھاپے مارتے ہیں، فارسیوں کا حال خراب ہوتا جا رہا ہے“ زید بن محمد ان کی باتیں سن رہا
 تھا، اُس نے مجھ سے کہا: ذرا سننا یہ کیا کہہ رہے ہیں، یہاں سے ہٹتے ہی یہ لوگ بالکل
 بھول جائیں گے کہ انہوں نے کیا کیا تھا اور یہ باتیں پھر کبھی زبان پر نہ لائیں گے“ میں نے کہا:
 جی ہاں میں نے سب باتیں سنیں۔ اس واقعہ کے کوئی بیس دن بعد میں ایک دن علی الصباح

۱۔ جنوب مغربی ساحل ہند کا کوئی شہر تھیں ہرناد اور ہم (شمالی ملابار) یا بڑقن (شمالی ملابار) کی بگڑی ہوئی شکل ہو۔

زید کو سلام کرنے اس کے گھر گیا تو میں نے وہاں کچھ قیدی دیکھے جن کے ہاتھ کندھوں پر بندھے ہوئے تھے، میں کچھ نہ سمجھا کہ وہ کون ہیں اور آداب کر کے زید کے پاس بیٹھ گیا، لوگ حسب معمول سلام کرتے آرہے تھے۔ سب لوگ جمع ہو گئے تو زید نے کہا: صاحبو! آپ کو معلوم ہے کہ جو ان مرد کے ساتھ جو فارسی نژاد تھا کیا حادثہ پیش آیا، میں نے اس کے قاتلوں کو پکڑ لیا ہے، آپ میں کا ہر فرد کھڑا ہو کر ان میں سے ایک کو قتل کر دے جس طرح انھوں نے آپ کے ہم قوم کو قتل کیا ہمیں اس کا کچھ سامان اور حساب کے کاغذ بھی ملے ہیں جو آپ میں سے کوئی صاحب اپنی تحویل میں لے لیں اور اس کے گھر والوں کو پہنچا دیں، یہ کہہ کر اس نے میری طرف دیکھا گویا اپنے بچلے بیمار کو یاد دلایا ہو، سب لوگ خاموش بیٹھے رہے نہ کوئی اٹھا اور نہ کسی نے کچھ کہا یہ دیکھ کر زید بن محمد بولا: صاحبو! آپ کا یہ رویہ بڑا مناسب ہے، مجھے کانٹوں میں گھسیٹ کر خود الگ ہو جاتے ہیں، جمع ہو کر چہ میگوئیاں کرتے ہیں اور جب حق مل جاتا ہے تو آپ میں سے ہر ایک اپنا راستہ لیتا ہے، آپ میرے ساتھ انصاف نہیں کر رہے، واللہ المستعان اس کے بعد زید راجہ کے محل کو گیا اور اس سے اس شخص کو مانگا جس نے جو ان مرد کو قتل کیا تھا، راجہ نے سب ڈاکوؤں کو قتل کر دیا اور عبرت کے لئے ساحل سمندر پر ان کی لاشیں لٹکا دیں۔

اِشَارِیۃ

ابن عبد ربّہ - ۵	مبئی - ۴۷، ۵۲، ۵۳	چین - ۴، ۱۶
ابوالحسن محمد بن حرب - ۴۴	بنگال - ۸، ۶	(ج)
ابوسعید - ۱۹، ۲۰، ۲۵، ۲۶	بہار - ۷	جاج نگر - ۸
ابوالفداء - ۹	بھیل - ۱۴	برفتن - ۴۴، ۴۵، ۵۷
ابو عمران موسیٰ بن رباح - ۴۳	بیدمریہ کالج قاہرہ - ۷	جعفر بن راشد - ۴۹
ابو محمد حسن عمر - ۴۳	(د)	(ح)
اُج - ۷	تحفۃ الألباب - ۴	حدود العالم - ۴۴
آراؤلی - ۱۳	ترکستان - ۹	حماة - ۹
اُریسہ (جاج نگر) - ۶	تغلق شاہ (سلطان محمد بن تغلق)	حیدر آباد سندھ - ۴۴
اسکندریہ - ۱۶، ۳۰	۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱	(خ)
امیر احمد بن خواجہ رشید - ۲۶	۲۲، ۲۴، ۲۵، ۲۸	خواجہ احمد بن خواجہ عمر
(ب)	۳۲، ۳۳، ۳۴	بن مسافر - ۲۰
بحرین - ۱۲، ۱۷، ۴۲	۳۵، ۴۰، ۴۱	(د)
بُخارا - ۲۶	تقویم البلدان - ۹	دارالکتب قاہرہ - ۴۳
پداؤل - ۷	ملکیت یا ملکیات - ۲۸	دریائے گلکنوٹی - ۸
بزرگ بن شہر بلاء - ۴۴	(پنج)	ولی (ولی) - ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱
گنبرہ - ۲۱	چھتری - ۴۴	۳۹
بلاد لار - ۴۴		

صبح الاغشی قلعشندی - ۷	(ش)	دور سمندر یادوار سمندر - ۷
الصیح من اخبار البحار و عجایبها - ۴۳	شام - ۱۵، ۳۶، ۳۷	دیوگیر (صدر مقام) - ۳۶، ۸۱
صیور - ۵۲، ۴۹	شرف ناصر الدین محمد حسین	دیوگیر (صوبہ) - ۱۴، ۱۵، ۱۹، ۴۱
(ع)	کارمی زمرودی - ۳۹	(س)
عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز	شیخ ابوبکر بن ابی حسن ملتانی	رائے (راجہ دکن) - ۱۴
۵۶	۴۵	روس - ۳۰
عبدالواحد فتوی - ۴۹	شیخ برہان الدین ابوبکر خلیل	(ز)
عجائب الہند - ۴۳	بزمی - ۴، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۲۰	زید بن محمد - ۵۸، ۵۷
عصہ (قاضی یزد کا لڑکا) - ۲۵، ۲۶	۴۱، ۲۷	(س)
العقد الفرید - ۵	شیخ برہان الدین ساغر جی	سانا - ۷، سرستی - ۷
علامہ سراج الدین ابوصفا	شیخ سمرقند - ۲۸، ۲۷	سکندر اعظم - ۲۲، ۲۱
عمر بن احمد شبلی عوفی - ۷	شیخ بہار الدین بن سلام - ۴۵	سلطان بلال دیو - ۷
۲۳، ۲۴، ۲۸، ۲۹	شیخ شمس اصفہانی - ۴۰	سلیمان تاحیر - ۵۶
۳۰، ۳۲، ۳۴، ۳۵	شیخ شہاب الدین - ۴۰	سمرقند - ۲۷
۳۹، ۴۰	شیخ مبارک بن محمود انبائی	سند ابور - ۴۷
علی بن منصور عقیلی - ۲۲، ۱۷	۱۵، ۱۶، ۱۸، ۱۰، ۱۳	سندان - ۵۳
۴۹	۱۴، ۱۸، ۲۲، ۲۴، ۳۰	سندھ - ۱۰، ۱۳
عمر بن خطاب - ۴۹	۳۱	سویارہ - ۵۲
عمر بن عبد العزیز - ۵	شیخ محمد خجندی - ۲۲، ۲۷، ۳۷	سید شریف تاج الدین بن ابی
عمری (مولف سالک الایضار) - ۴۳	(ص)	مجاہد سمرقندی - ۲۶، ۲۴
	صابہ - ۱۰	پیوستان - ۷

عوض (صوبہ) - ۷	گولم یا گولم علی - ۵۳، ۸۵	ملک را - ۵۶
(غ)	(گٹ)	ملک شاہ بن آلپ ارسلان
غوثہ (غزنین) - ۱۰، ۹	گجرات - ۸	۲۲
غیاث الدین محمد - ۲۶	گنگا - ۸	ملیبار (مالا بار) - ۸
(ف)	(ل)	مالی نارسنگی - ۴۴
فتن - ۸	لائدن - ۴۳	منصورہ - ۴۴
(ق)	لاہور - ۷	نیفتن - ۸
قراچل - ۶	لکھنوتی - ۷	مہاراشٹرا - ۴۷
قطب الدین ایبک - ۳۹	لنکا - ۸، ۵، ۴	مہرک بن رایت - ۵۶
قطب الدین شیرازی - ۴۰	(م)	میو پوٹامیہ - ۱۰
قطب مینار - ۱۴	مالوہ - ۸، ۷	(ن)
قلعہ شندی - ۷	مانگیر - ۴۴	نادہا ورم - ۵۷
قندہار - ۱۰	ماوراء النہر - ۹	نجالان؟ - ۵۷
قنوج - ۸، ۷	محمد بن قاسم - ۱۰	نربدا - ۴۴
(ک)	مسالک الالبصار - ۴۳، ۴۴	نظام الدین ابوالفضائل بھٹی
کا فور اخشیدی - ۴۳	مصباح المنیر - ۲۶	بن حکیم طیارسی - ۲۶، ۲۵، ۹
کرہ - ۷	مصر - ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۷	نعم بن حماد - ۵
کشمیر - ۵۶، ۴۴	۴۳	(لا)
کلا نور - ۷	معبّر - ۸، ۷	ہانسی - ۷
کمال الدین بن برہان - ۱۸	ملا بار (مالا بار) - ۵۷، ۴۴، ۴۳	پدایہ (فقہ حنفی کی کتاب) - ۲۳
کوفہ - ۲۰	ملتان - ۲، ۷، ۱۰، ۱۹، ۱۷	ہمالیہ - ۹

www.KitaboSunnat.com

Marfat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ضوء جدید علی تاج اہند من مخطوط عربی

ضبطہ و صححہ و شرح غرائبہ
خورشید احمد قارق
استاد آداب اللغة العربیة
بجامعہ دہلی

ندوة المصنفین دہلی
ثمن النسخة روبیان

[illegible]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مُقَدِّمَةٌ

إِسْمُ الْمَخْطُوطِ مَسَالِكُ الْأَبْصَارِ فِي مَبَالِكِ الْأُمُصَا
لِابْنِ فَضْلِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ، وَوُلِدَ رَحِمَهُ اللَّهُ بِدِمَشْقَ سَنَةِ ١٢٨٥
فِي أُسْرَةٍ بَنِيْلَةٍ عَرِيقَةٍ فِي الْعِلْمِ وَالشَّرَفِ وَتَلَقَّى الْعُلُومَ
بِهَا وَبِالْقَاهِرَةِ وَالْحِجَازِ مِنْ أَعْيَانِ عُلَمَاءِ الْقَرْنِ الثَّامِنِ
فِي الشَّرْقِ الْأَوْسَطِ مِنْ بَيْنِهِمُ الشَّيْخُ تَقِيُّ الدِّينِ ابْنُ يَتِيمٍ
فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ تَحْصِيلِ الْعِلْمِ اتَّصَلَ بِالْحُكُومَةِ وَتَوَلَّى مَنَاصِبَ
هَامَةً بِالْقَاهِرَةِ مِنْهَا الْقَضَاءُ وَالْكِتَابَةُ، وَتُوِّفِيَ رَحِمَهُ اللَّهُ
عَلَيْهِ سَنَةً قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ الْخَمْسِينَ مِنَ الْعُمُرِ -

كَانَ لَهُ قَدَمٌ رَاسِخٌ فِي الْأَدَبِ وَالْأَنْشَاءِ وَالتَّارِيخِ
وَالْجِغْرَافِيَّةِ، وَلَقَدْ بَيَّالَغَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى مَعَارِفِهِ وَمَوَاهِبِهِ
عِدَّةُ مُعَاصِرِيهِ مِنْ بَيْنِهِمْ صَالِحُ الدِّينِ الصَّفَّادِي
الْمُتَوَفَّى سَنَةً الذِّي قَالَ فِي كِتَابِهِ الْوَافِي بِالْوَفَايَاتِ :

” رَزَقَهُ اللَّهُ أَرْبَعَةَ أَشْيَاءَ لَمْ أَرَهَا أُجْتَمَعَتْ فِي

غَيْرِهِ وَهِيَ الْحَافِظَةُ، فَمَا طَالَعَ شَيْئًا إِلَّا كَانَ مُتَحَضِّرًا
لَاكْثَرَهُ، وَالذَّاكِرَةُ الَّتِي إِذَا أَرَادَ ذِكْرَ شَيْءٍ مِنْ زَمَنِ مُتَقَدِّمٍ
كَانَ ذَلِكَ حَاضِرًا كَأَنَّهُ إِنَّمَا مَرَّ بِهِ بِالْأَمْسِ، وَالذَّكَاءُ
الَّذِي يَتَسَلَّطُ بِهِ عَلَى مَا أَرَادَهُ وَحُسْنُ الْقُرْبَانِيَّةِ فِي
النَّظْمِ وَالتَّنْثِيرِ، أَمَّا فِكْرُهُ فَلَعَلَّهُ فِي ذُرُورَةٍ كَانَ أَوْجَ

الفاضل (القاضى المصرى المتوفى ٥٩٦ هـ) لها خضيتها
ولا أرى أحداً يلحقه فيه جودة وسرعة وأما نظمه
فلعله لا يلحقه فيه إلا أفراداً

صنفت العُمرى عدّة كتب فى الأُنشاء والأحب والتّاريخ
أهمها كتاب مسالك الأبصار وهو كتاب شامل صنّف
فى المعارف العامّة استغرق عشرين مجلداً كبيراً حين
نُسخ لأول مرة، وصورة هذا الكتاب الفوتوغرافية
محفوظة الآن بدار الكتب المصرية والمكتبة الخديوية
سابقاً فى بضعة وأربعين مجلداً، أما التاليف فى
المعارف العامّة فبدأ فى القرن الثالث للهجرة، وانما دعا
إلى ذلك ضرورة توسيع نطاق المعارف وتنويعه فى عمّال
الدولة العباسية عامة والكتاب والوزراء خاصة الذين
لزمهم الاطلاع على علوم مختلفة من النثر والنظم
والتاريخ والجغرافية والأحوال الاجتماعية والتجارية
السائدة فى البلاد، وأول من ألف فى المعارف العامّة
بصورة مرتبة هو الكاتب الشهير القاضى ابن قُتَيْبَة
المتوفى سنة ٣٢٨ هـ فأنه وضع كتاباً مستعاً كبيراً سماه عُيُونُ
الأخبار، وفى القرن الثامن من الهجرة النبوية ظهر
كتابان هامين فى المعارف العامّة: نهاية الأرب
للنُّوَيْرِ المتوفى سنة ٧٣٢ هـ ومسالك الأبصار لصاحبنا العُمرى

١. فوات الوفيات لابن شاکر الکتبی مصر ١/٧

وهذا أوسع وألنف وأكثر تنوعاً من أخته، ولقد جمع
 العُزرى في مؤلفه هذا قِسْطاً وافراً من المعارف التي
 كانت مبعثرة في كتب ضاع بعضها منذ عصره أو لا
 يزال مستوراً في خبايا المكاتب المغيرة وإِنَّه أضلَّ إلى
 ذلك مواداً هامة اقتبسها شَفْهِياً من معاصريه
 كالرَّحْلة والمعلمين والسفراء والتجار، ومُعْظَم ما كتبه
 عن الهند من هذا لَقِيل، وكان رحمه الله يُعْنَى
 عناية بالغة بالحوادث التاريخية ودواعيها الخفية
 وأحوال الأمم السالفة عامة والتي عاصرتة خاصة، يقول
 الصَّفَدِي:

” ولم أر من يعرف تواريخ المغل من لدى جنكيز
 خان وهلم جرأ معرفته وكذلك ملوك الهند والأتراك،
 وأما معرفة المسالك والمسالك وخطوط الأقاليم
 والبلدان وخواصها فإنه إمام وقته “

وجدتُ بدار الكتب المصرية بالقاهرة نسختين
 من المسالك إحداهما مصورة والأخرى مكتوبة باليد
 وكلتاهما مليئتان بالأغلاط النَّسخِيَّة ولا سيما الجزء
 الذي يتعلق بالهند، وكل واحدة من هاتين النسختين
 تختلف من الأخرى من حيث نقص المضمون وزيادته
 وترتيبه وألفاظه.

١. فوات الوفیات ۱/۸۰

ولقد وضع المؤلف باباً طويلاً تحت عنوان "مملكة الهند والسند" ذكر فيه السلطان محمد بن تغلق أحد كبار ملوك الهند الذي حكم لأكثر من ربع قرن أي من ٧٢٥ إلى ٧٥٢ هـ (١٣٢٥-١٣٥١ م) ويتضمن هذا الذكر أخباراً ذات أهمية بالغة عن الهند في شئونها الاجتماعية والاقتصادية والإدارية في القرن الرابع عشر من الميلاد، والذي يمتاز به هذا الباب هو أن المؤلف أخذ عن أفواه الناس كالرحل والمعلمين الذين عاشوا مع السلطان أو قابلوه أو شاهدوا أعماله، ومما لا شك فيه أن بعض ما رَوَّه من كثرة عسكر السلطان وخزائنه وجودة لمشوب بالخطأ والغلط، والذي يزيد قيمة هذا الباب أنه يشتمل على حقائق تاريخية وسياسية واجتماعية واقتصادية لا تكاد توجد في أصل آخر من الكتب الفارسية التي ألفت في الهند، أضف إلى ذلك أننا نجد فيه صورة السلطان في آراءه وأعماله ورغباته مختلفة عما صورها بعض مؤرخيه الذين أسخطهم لأسباب شخصية أو عقلية أو ديدنية، فضلاً عن هذا الباب ففي الكتاب ولا سيما الجزء الثاني منه فوائد كثيرة ترفع القناع عن كثير من تقاليد أبناء الهند وعاداتهم وآراءهم وديانتهم في القرون الوسطى -

خورشيد احمد قارق
دسمبر ۱۹۶۰ء

مملكة الهند والسند

التمهيد

وهذه مملكة عظيمة الشأن لا تقاس في الأرض بمملكة سواها لا تساع أقطارها وكثرة أموالها وعساكرها وأبهة سلطانها في ركوبه ونزوله ودست ملكه، وفي صيدتها وسمعتها كفاية. ولقد كنت أسمع من الأخبار الطائفة^٢ (وأقرأ في) الكتب المصنفة ما يملأ العين والسمع، وكنت لا أقف على حقيقة أخبارها لبعدها عنا، فلما شرعت في تأليف هذا الكتاب وأتبعث ثقافة الرواة وجدت أكثرهما كنت أسمع، وأجل مما كنت أظن، وحسبك بلاد في مجرها الدروفى برها الذهب وفي جبالها الياقوت والألماس^٣ وفي شعابها^٤ العود والكافور، وفي مدنها أسيرة الملوك، ومن وحوشها الفيل

١- في الأصل : يقاس خطأ-

٢- " : طليئة بالياء.

٣- " : الماس.

٤- " : في شعابها محرفا.

والكَزْكَدَن، ومن حديدِها السيوف الهندية،
وبها معادن الحديد والزيت والرصاص، ومن بعض
نباتها الزعفران، وفي بعض أوديتها البلور، خيراتها
موفرة، وأسعارها رخيصة وعساكرها لا تُعد ومملكتها لا
تُعد، لأهلها حكمة ووفور العقل، أملك الأمم
لشهواتهم وأبدنهم للنفوس فيما يظن به الزلفى.

قال محمد بن عبد الرحيم الأقليشي الغرناطي في
تحفة الألباب : والمُلك العظيم والعدل الكبير والنعمة
الجزيلة والسياسة الحسنة والرّخاء الدائم والأمن
الذي لا خوف معه في بلاد الهند والصين، وأهل
الهند أعلم الناس بأنواع الحكمة والطب والهندسة
والصناعات العجيبة التي لا يقدر على مثلها، وفي
جبالهم وجزائرهم ينبت شجر العود والكافور وجميع
أنواع الطيب كالقرنفل وجوزبوا والسُنبل والدارصيني
والقرفة والسليخة والبقاقل والكباب والبسباسة

١- في الأصل : الحماد.

٢- " : الزيت.

٣- " : نباتها.

٤- " : الأفليسي محرفاً، أقليمش بليدة من أعمال طليطلة

معجم البلدان لياقوت الحنوي مصر ١٩٠٦/١ ٢١٣

٥- في الأصل : والسلحه.

٦- " : والباقي مصحفاً.

وأنواع العقاقير، وعندهم غزال المسك وقطة الزباد،
وتخرج من بلادهم أنواع اليواقيت وأكثرها من جزيرة
سرنديب.

خطاب ملك الهند إلى عمر بن عبد العزيز

وقد حكى ابن عبد ربه في العقد (الفريد) عن
نعيم بن حماد قال: بعث ملك الهند إلى عمر بن
عبد العزيز كتابا فيه: من ملك الأملاك الذي هو
ابن ألف ملك وتحتة بنت ألف ملك وفي مربطه
ألف فيل والذي له نهران ينبتان العود والألوة واللوز
والكاפור الذي يوجد ريحه على اثني عشر ميلا، إلى
ملك العرب الذي لا يُشرك بالله شيئا: أما بعد
فأني بعثت (إليك) بهدية وما هي بهدية ولكنها
تحية وقد أحببت أن تبعث إلى رجلا يعلمني ويفهمني
الاسلام والسلام، يعني بالهدية الكتاب.

۱- في الأصل: الرباد بالراء.

۲- في الأصل: وفي

۳- لا يوجد ما بين القوسين في الأصل، وقد أخذته من العقد

الفريد، مصر ۱۹۴۰ء ۲/۲۰۲

مدی مملکت السلطان تغلق

حدثنی الشیخ العارف المبارک بقیة السلف
الکرام مبارک بن محمود الأتباتی من ولد شاذان
الحاجب الخاص وهو الثقة الثبت، وله الأطلاع
على کل ما یحکمه لمكانته ومكانة أسلافه من ملوک
هذه البلاد کباراً وصغاراً، قال : إن هذه المملکة
متسعة غاية الاتساع یكون طولها ثلاث سنین
بالسیر المعتاد وعرضها ثلاث سنین فیما بین
سومنات و سرندیب (السیلان) إلى غزنة وطولها
من الفرصة المقابلة لعدن إلى سدّ الأسکندر
عند مخرج البحر الهندی من البحر المحیط متصلة
المدن ذوات المنابر والأسرّة والأعمال والقرى
والضیاع والرسایق والأسواق لا یقطع بينها همسلة
ولا یفصل بينها خراب، قلت : وفیما ذکر من هذه
المسافات طولاً وعرضاً نظراً، إذ لا یفی جمیع المعمورة
بهذه المسافة اللهم إلا أن کان مرادة أن هذه

۱- فی الأصل : ابیات محرفاً.

۲- : صاحب خاصی ولعل الصواب ما قررته.

۳- : ینقطع.

۴- : عرض.

مسافة من ينتقل فيها حتى يحيط بجميعها مكانا مكانا،
 فيحتمل على ما فيه، قال : وفي طاعة السلطان
 أهل بلاد قراجل لهم منه هدنة وأمان على
 قطاع يحمل إليه منهم، (وهذا جبل قراجل به
 سبعة معادن ذهباً يحصل منها ما لا يحصى)،
 وجميع هذه البلاد براً وبحراً مجموعة لسلطانهم
 القائم الآن إلا الجزائر المبعثرة في البحر، فأما
 الساحل فلم يبق به قيد شبر إلا بيده فتح مفاقله
 فملك مفاقله، وله الآن الخطبة والسكة في جميع
 هذه البلاد لا يشاركه فيها مشارك.

فتوح السلطان تغلق

قال الشيخ مبارك : ولقد حضرت معه من
 الفتوحات العظيمة ما أقوله عن المشاهدة والعيان
 على الجملة لا على التفصيل خوفاً من إطالة الشرح،
 فأول ما فتح بلاد جاج نكر وبها سبعون مدينة
 جليلة كلها بنادر على البحر دخلها من الجوهر والفيضة
 والقماش المتنوع والطيب والأفاويه، ثم فتح بلاد
 لكونتي وهي كرسى تسعة ملوك، ثم فتح بلاد دواكير

۱- ما بين القوسين من النسخة المصورة.

۲- في الأصل : المعلقه.

۳- " : تسع.

(دیوگیر) ولها أربع وثلاثون قلعة كلها جليلات المقدار، قال الشيخ برهان الدين أبوبکر بن الخلال البزّي: وبها ألف ألف قرية ومائتا ألف قرية، عدنا إلى حديث الشيخ مبارك قال: ثم فتح بلاد دور سمندر في النسخة المصورة سمند فقط) وكان بها السلطان بلال الديو وخمسة ملوك كفار، ثم فتح بلاد معبر وهو إقليم جليل له تسعون مدينة بنادر على البحر يجرى من دخلها الطيب واللّاس والقماش المتنوع و لطائف الآفاق.

أقاليم المملكة

وحدثني الفقيه العلامة سراج الدين أبو الصفاء عمر بن الحسن بن أحمد الشبلي العوضي من إقليم عوض من الهند (أثرًا پرديش حاليًا) وهو من أعيان الفقهاء الذين يحضرون حضرة السلطان بدھلی أن أهمّات الأقاليم التي في مملكة هذا السلطان ثلاثة وعشرون إقليمًا. وهي :

- ۱- في الأصل : خمس .
- ۲- " : مجي .
- ۳- " : المنذع .
- ۴- " : راجع الخريطة .

۱. إقليم دہلی .
۲. إقليم دواکیر (دیوگیر)
۳. إقليم ملتان
۴. إقليم کھرام
۵. إقليم سامانا
۶. إقليم سیوستان
۷. إقليم اُچ (اُعلی السند)
۸. إقليم هانسی
۹. إقليم سرستی (البنجاب الشرقی)
۱۰. إقليم معبر (مدراس)
۱۱. إقليم تلنک (شرقی آندھرا)
۱۲. إقليم گجرات
۱۳. إقليم بداون
۱۴. إقليم عوض (اودہ)
۱۵. إقليم قنوج
۱۶. إقليم لکنوی (بنغال)
۱۷. إقليم بہار

- ۱۔ فی الاصل : کہران مصحفاً .
- ۲۔ : سومنات فی المصورۃ : سیوسنان والصحیح
ماکتبۃ وکان سیوستان إقليما فی أسفل السند مبتداً
إلى الغرب .
- ۳۔ فی الاصل : ہامی

۱۸. إقليم كَرَہ (إليه آباد)

۱۹. إقليم مالوہ

۲۰. إقليم لاهور

۲۱. إقليم كلا نور

۲۲. إقليم جاج نگر (اُڑیسہ)

۲۳. إقليم دور سمندر (میسور و کیرالا)

وهذه الاقاليم تشتمل على ألف مدينة ومائتي مَدِينَة
كلها مُدُن ذوات بَيَابَات ويجمعها الأعمال والقرى العامرة
الآهلة لا أعرفت ما عدد قراها، إنما أعرفت أن إقليم قَنُوج
مائة وعشرون لَكًا، كل لك مائة ألف قرية فيكون اثني
عشر ألف ألف قرية (۹)، وإقليم مالوہ أكبر من قَنُوج لكن
لا أقرر لكم عدده، وأما المعبر فيشتمل على عدة جزائر
كبار كل واحد منها مملكة جليلة مثل كولم وفستن
والسَّيلان ومليبار.

مائتا ألف سفينة على نهر الغنغ في بنغال

قال الشيخ مبارك: وعلى اللكنوتي مائتا ألف مركب
صغاراً خفافاً للسير إذا رهي الراهي في آخرها سهماً وقع

۱— في الأصل: ملاق محرقاً.

۲— " : نهار محرقاً.

۳— " : كافر محرقاً. كلا نور هو إقليم هماجل براديش حالياً.

۴— " : لا أقرر، والراجع أقرر.

فی وسطها لسرعة جریانها، هذا غیر الکبار، ولا تبلغ بعض هذا العدد (۹)، ومنها ما فیها الطواحین والأفران والأسواق، وربما لا تتعرف بعض سکانه ببعض إلا بعد مدة لاتساعها وعظمتها.

دیو غیر (دیوگیر) اور نغ آباد

ومدينة دهلی هي قاعدة الملك ثم بعدها قبة الاسلام، قال ودهلی فی الاقليم الرابع، قلت وهكذا قال صاحب حجة (أبو القداء) فی تقويم البلدان، قال الشيخ مبارك: وأما قبة الاسلام فتكون فی الثالث وفارقتها وما تكاملت، ولی الآن عنها ست سنين وما أظنها تكون قد تكملت لعظم ما حصل الشروع فيه من اتساع خطة المدينة وعظم البناء وأن هذا السلطان كان قد قسمها على أن تنبى محلات لأهل كل طائفة فجعل الجند فی محلة والوزراء والكتاب فی محلة، والقضاة والعلماء فی محلة والمشائخ والفقراء فی محلة، والتجار والكُتّاب فی محلة وفي كل محلة ما يحتاج إليه من المساجد والمآذن والأسواق والحمامات والطواحين والأفران وأرباب الصنائع

۱- فی الأصل : محلة .

۲- " : واسباب .

من كل نوع حتى الصُّواع والصَّبَاغين والدَّبَاغين
حتى لا يحتاج أهل رحلة إلى أخرى في بيع ولا شراء
ولا أخذ ولا عطاء لتكون كل رحلة مدينة مفردة
قائمة بذاتها غير مفتقرة في شيء إلى سواها.

الخراب والقفار في المملكة

وليس في هذه المملكة خراب إلا تقدير عشرين
يوماً مما يلي غزنة لتجاذب صاحب الهند وصاحب
تركستان وما وراء النهر بأطراف المنازعة أو جبال
معطلة أو شعابٍ مشتبكة ومتحصلات تلك
من باب العطر والأفاويه والعقاقير الداخلة في
أدوية الطب أعود نفعا من (٨/٥) داخلات
المزروعة بما لا يقاس.

مُلْتَان

قلت وقد وقَّفى الفاضل نظام الدين يحيى بن
الحكيم على تاليف قديم في البلاد، وذكر فيه أن جميع
قرى ملتان مائة ألف قرية وستة وعشرون ألف
قرية ماثبة في الديوان، هو ودهلي في الرابع ومعظم

١- في الأصل : ولا إعطاء.

٢- شعرا وذلك تصحيف.

المملكة في الثاني والثالث ، وكلها فسيحة وبلادها
صحيحة إلا مزارع الأرزفانها وخيمة وبقاعها ذميمة،
وحكى في ذلك التأليف أن محمد بن القاسم الشقي
أصاب بالسند أربعين بهاراً من الذهب، كل
بهار ثلاث مائة وثلاثة وثلاثون مثاقيل قال: وإلى بلاد غزنة
والقندهار آخر حدادها.

الأنهار والمناخ والجوب والفواكه

وسألت الشيخ مبارك كيف بر الهند وضواحيه
فقال لي: إن به أنهاراً ممتدة تقارب ألفاً نهر صغاراً
وكباراً، ومنها ما يضاهي النيل عظمًا ومنها ما هو دونه
ومنها ما دون ذلك المقدار، وما هو مثل بقية الأنهار،
وعلى ضفاف الأنهار القرى والمدن وبه الأشجار
الكثيفة والبرج الفسيحة، وهي بلاد معتدلة
لا تتفاوت حالات فصلها، ليست بمفرطة في حر
ولا برد كأن كل أوقاتها الربيع إلى ما يليه من الصيف.
وبها أنواع من الجوب: الحنطة والأرز والشعير
والحنص والعدس والماش واللوبياء والسَّمِيم، وأما
الفول فلا يكاد يوجد فيها. قلت: وأظن السبب

١- في الأصل: نهراً عرناً.

٢- : وأظن عدم الفول بها لأنها

لعدم القول بها أنها بلاد الحكماء وعندهم أن القول
يُفسد جوهر العقل ولهذا حرّمته الصابئة، قال :
وبها من الفواكه شيء من التين والعنب والرمان
صنوبر الحلو والمر والحامض، والموز والخوخ والأترج
والليمون والليم (هـ)، والنارج والحمر والبهميز والثوت
الأسود المسمى بالفرصاد، والبطيخ الأصفر والأحمر
والخيار والقثاء والعجّور، والتين والعنب أقل ما يوجد
من بقية هذه الأنواع، أما السفرجل فيجدها ويطلب
إليها وأما الكمثرى والتفاح فهما أقل وجوداً
من السفرجل وبها فواكه أخرى لا تهمد في مصر والشام
والعراق وهي الأنبا واللهوا والصج والكريكا وإيجي والبكي
والنغزك وغير ذلك من الفواكه الفائقة اللذيذة وأما
النارجيل فهو شجر برى ملو الجبال والنارجيل
والموز بداهلي أقل مما حولها من بلادها على أنه الموجود
الكثير، وأما قصب السكر فإنه بجميع البلاد كثير

١- في الأصل : الجوز، التصحيح من صبح الأعشى للقلقشندي

مصر هـ / ٨٣، والحمر القمر الهندي .

٢- العجّور شريكبير يشبه القرعة يصنع منه
الحلاوة . .

٣- نوع جيد من الأبنج أو اللانغا .

٤- يظهر أن بعض الكلمات سقطت هنا من الكتابة .

مستمن ومنه نوع أسود جاف حُلب الغيدان
وهو أجود للأمتصاص لا للاعتصار وهو مما لا يوجد
في سواها، ويعمل من بقية أنواعه الشُّكْر العظيم الكثير
أرخص من سكر الثبات والسكر المعتاد ولكنه
لا يجمد بل يكون كالسبيد الأبيض، وبها الأرز
على ما حدثني به الشيخ مبارك على أحد وعشرين
نوعاً وعندهم اللفت والجزر والقرع والبادنجان والهلون
والزنجبيل، وهم يطبخونه إذا كان أخضر كما يطبخ
الجزر وله طعم طيب لا يُعاده شيء، وبها السلق
والبصل والثوم والشَّار والصَّعتر وأنواع الرياحين
من الورد والنبالور والبنفسج والبان وهو الخلط
والترجيس وهو العبر وتمر الحنا وهو الفاغية كذلك
الشيخ ومنه وقيدهم وأما الزيت فلا يأتيهم إلا

۱- في الأصل : جفا مصحفاً .

۲- " : الرخيص .

۳ " : من السكر النبات .

۴ " : والقدم، وفي المصورة : والفول وكلاهما حرقان .

۵- " : والثمار بالشاء .

۶ " : والليوفر .

۷- " : تامر الحنا .

۸- " : الشرح مصحفاً .

جنباً، أما العسل فأكثر من الكثير، وأما الشمع فلا يوجد إلا في دور السلطان ولا يسمح فيه لأحد.

المواشي والطيور

وهي ما لا يحصى من الدواب السائمة من الجواميس والأبقار والأغنام والمعز ودواجن الطير من الدجاج والحمام البلدي والأوز، وأقل أنواعه فكثير لا يُعبأ به ولا قيمة له.

الأطعمة والأشربة

ويباع بأسواقها من الأطعمة المتنوعة كالشواء والأرز والمطبخ والمقل والمِنوع والحلوى المتنوعة على خمسة وستين نوعاً، ومن الفقاع والأشربة مما لا يكاد يرى في مدينة سواها.

أصحاب المهن

١/٥ وفيها من أصحاب الصنائع للسيوف والقسي والرماح وأنواع السلاح والزرد والصوغ والزراکش والسراجين وغير ذلك من أرباب كل صنعة مما يختص بالرجال والنساء وذوي السيوف

١ - في الأصل لا يوجد كلمة "من" والمحل يقتضيها.

والأقلام وعامة الناس مالا يحصى لهم عدد .

الجسار والبغال والخيول

وأما الجسار فقليلة لا تكون إلا للسلطان ومن
عنده من الخانات والأمراء والوزراء وأكابر أرباب
الدولة، وأما الخيل فكثيرة وهي نوعان: عراب
وبراذين وأكثرها مما لا يحمد فعله، ولهذا يجلب
إلى الهند من جميع ما جاورها من بلاد الترك
وتقاد إليه العرب من البحرين وبلاد اليمن والعراق
على أن في داخل الهند خيلاً عراقية كريمة الأحسن
يتغالى في أثمانها وليكنها قليلة ومتى طال مكث
الخيول بها أعتلت، وأما البغال والحمير فيحلب
عندهم ركوبها ولا يستحسن فقيه ولا ذرعلم
ركوب بغلة، أما الحمار فإن ركوبه عندهم مذلة
كبرى وعار عظيم، بل ركوب الكل الخيل،
وأما الأثقال فخاصتهم يحمل على الخيل
وعامتهم تحمل على البقر، يجعل عليها
الأكف فيحمل عليها وهي سرليعة
المشي مستدة الخُطى.

١- في الأصل : يجتبل -

٢- " : الخطا -

بلدة دهلی ومبانیها ولبساتینہا ومدارسمہا

ومستشفیاتہا وآبارہا وصہاریجہا

وسألت الشيخ مبارك عن مدينة دهلی وما
هی علیہ وترتیب سلطانتہا فی أحوالہ، فحدثنی أن
دهلی مدائن جمعت مدينة ولكل واحدة اسم
معروف، وإنما دهلی واحدة منها، وقد صار يطلق
على الجميع اسمہا وهي ممتدة طولا وعرضا يكون
دور عمرانہا أربعین ميلا بناؤها بالحجر والآجر
وسقوفہا بالأخشاب وأرضها مفروشة الحجر أبيض
شبيه بالرخام، ولا ينبي بها أكثر من طبقتين وفي
بعضها (۱۱/۵) واحدة ولا يفرش بالرخام إلا
للسلطان، قال الشيخ أبو بكر بن الخلال: هذه
دور دهلی الحقيقة، فأما ما أضيف إليها فغير ذلك،
قال: وجلة ما يطلق علیہ الآن اسم دهلی واحدة
وعشرون مدينة (ولبساتینہا علی استقامة) كل
خط اثنا عشر ميلا من ثلاث جهات. فأما الغربي

۱- فی الاصل : مثلا .

۲- " : أحد وعشرون .

۳- " : ما بين القوسين من النسخة المصورة ۱۹۲/۲

فعاطل لمقاربة جبل لهاية .

وفي دهلي ألف مدرسة ، وبها مدرسة واحدة
للشافعية وسائرهما للحنفية ونحو سبعين مارستانا،
وتسمى بها دور الشفاء ، وفيها وفي بلادها من الخواق
والرُّبُط عدة الفى مكان ، وبها الديارات العظيمة
والأسواق المستدة والحمامات الكثيرة ، جميع
مياهاها من آبار مختفزة قريبة المستسقى ، أعمق ما
يكون سبعة أذرع عليها السواقى ، وأما شرب أهلها
فمن ماء المطر فى أحوض وسبعة تجتمع فيها الأمطار
كل حوض يكون قُطْرُهُ غلوة سهم أو أزيد ، وبها
الجامع المشهور المأذنة التى قال إنه ما على بسائط
الأرض لها شبيهة فى سمكها وارتفاعها ، قال الشيخ
برهان الدين البزى الصوفى إن علوها فى السماء
ستمائة ذراع .

قال الشيخ مبارك : أما قصور السلطان ومنازل
يدهلى فأنها خاصة بسكنه وسكن حريمه ومقاصير
جواريه وحظاياها وبيوت خدّامه ومماليكه ، لا يسكن
معه أحد من الخانات ولا من الأمراء ، ولا يكون
به أحد منهم إلا إذا حضر للخدمة ، ثم ينصرف

۱- فى الأصل : ألفين مكانا .

۲- " : قنطرة .

كل واحد إلى بيته، وخدمتهم مرتين في كل نهار
في بكرة كل يوم وبعد العصر منه.

الجند والأمراء

ورُتب الأمراء على هذه الأنواع : أعلاهم قدراً
الخانات، ثم الملوك، ثم الأمراء ثم الأصفيارية، ثم
الجند، وفي خدمته ثمانون خاناً أو أزيد وعسكرة
تسعمائة ألف فارس، من هؤلاء من هو بحضرتة
ومنهم في سائر البلدان، يجري عليهم كلهم ديوانه
وليشملهم إحسانه، وعساكره من الأتراك والخطا
والفرس والهند، ومنهم البهلويين والشتارد، ومن
بقية الأنواع والأجناس كلهم بالخيال المسومة والسلاح
الفاوق والتجمل الظاهر الزايد، وغالب الأمراء
والجند تشتغل بالفقه ويتمذهبون خاصة، وأهل
الهند عامة، لأبي حنيفة، وله ثلاثة آلاف فيل
محففة (١)، تلبس في الحروب بركصطوانات الحديد
المذهب، وأما في أوقات السلم فتلبس جلال
الديباج والوشى وأنواع الحرير وتزين بالقصور والأسر

١- لعل هاتين الكلمتين مصحفتان عن البهيل والشتارية

وهما طائفتان باييلتان من مقاتلة الهندوس.

٢- في الأصل : الركصطوافات

المصفحة وتشد عليها البروج من الخشب المسهرة
ويُنبأ بها رجال الهند مقاعد للقتال ويكون على
الفيل من عشرة رجال إلى ستة رجال على قدر
إحتمال الفيل، وله عشرون ألف مملوك أتراك، قال
البرقي: وعشرة آلاف خادم خصي، وألف خزندار
وألف بشمقدار، وله مائتا ألف (١٢/٥) عبد ركابية
تلبس السلاح ويمشي في ركاب السلطان وتقاتل
رجالة بين يديه، وليس يستخدم أحد من
الخانات والملوك والأمراء والأصفهارية أجنادا
تقطع لهم الأقطاعات من قبله كما هو في مصر
والشام بل ليس يكلف الواحد منهم إلا نفسه
وحده، أما الجند فاستخدمهم إلى السلطان
وأرزاquem من ديوانه، ويبقى كل ما تعين للخان أو
الملك أو الأمير أو الأصفهارية خاصاً لنفسه والحجاب
وأرباب الوظائف وأصحاب الأشتغال من غير أرباب

١- في الأصل: يتبوا.

٢- " : الترسي.

٣- جملة النعل السلطاني.

٤- في الأصل: رجاله.

٥- كلمة لذلك قبل الخان وليس لها محل.

٦- في الأصل: خاص مكاناً خاصاً.

السيوف من الخانات والملوك والأمراء لكل رتبة تناسبتهم على مقدارهم فاما الأصفهارية فلا يتأهل منهم أحد لقرب السلطان، وإنما يكون منهم نوع الولاية ومن يجري نجرانهم، الخانات يكون له عشرة آلاف فارس، وللملك ألف فارس، وللأمير مائة فارس وللأصفهارية دون ذلك، وأما أرزاقهم فيكون للخانات والملوك والأمراء بلاد مقررة عليهم من الديوان إن كانت لا تزيد فأنها لا تنقص، والغالب أن تجيء أصناف ما عُبِرت به، ولكل خان لكان، وكل لك مائة ألف تنكة وكل تنكة ثمانية دراهم، هذا خاص له، لا يخرج منه لجندي من أجناده شيء، ولكل ملك من ستين ألف إلى خمسين ألف تنكة ولكل أمير أربعين ألف تنكة، وللأصفهارية من عشرين ألف تنكة وما حوالها، وأما الجند فكل جندي من عشرة آلاف تنكة إلى ألف تنكة، وأما الممالك السلطانية فلكل مملوك من خمسة آلاف تنكة إلى ألف تنكة، وطعامهم وكسائهم وعليقتهم. والجند

۱- في الأصل : رتبة من يناسبهم ، مكان رتبة تناسبتهم .

۲- " : على مقدارها مكان على مقدارهم .

۳- " : يوهل .

۴- " : والمملك مكان وللملك .

۵- العليق ما تعلفه الدابة من شعير ونحوه .

والمالیک لیس لهم بلاد، وإنما یاخذون أموالهم نقداً
من الخزانة، وأما أولئك فلهم بلاد یقل عبرتها قال
وفی کل حال إن لم تزد متحصلات البلاد المقطوعة
لهم عن العبرة فما تنقص. ومنهم من یحصل له قدر
عبرته مرتین وأكثر، وأما العبيد فکل عبد منهم فی
کل شهر مئان من الحنطة والأرز طعاماً لهم، وفی کل
یوم ثلاثة أسیار لحم بما یحتاج إلیه، وکل شهر عشر
تنکات بیضاً، وفی کل سنة أربع کساری.

دار الطراز بدھلی

ولهذا السلطان دار طراز فیها أربعة آلاف قرار
تعمل الأقمشة المنوعة للخلع والكساری والأطلاقات
مع ما یجمل له من قماش الصین والعراق والاسکندریة،
وهو یفرق فی کل سنة مائتی ألف کسوة كاملة، ألف

۱- فی الأصل : تلك .

۲- " : معسرها .

۳- " : والآن والمحل لا یقتضیها .

۴- " : المقطعة وذلك تحریف .

۵- " : العسیر .

۶- " : کلمة والاقبل فما تنقص والمحل لا یقتضیها .

۷- أسیار جمع سیر والسیر یساری رطلین .

کسوة فی الربیع ومائة ألف فی الخریف ، فأما کساوی الربیع فغالبها من القماش الأسکندری عمل الأسکندریة وأما کساوی الخریف فکما حریر من عمل دار الطراز بدھلی ، وقماش السند والعراق ، ویفرق علی الخوانق والرُّبُط الکساوی ، وله أربعة آلاف زرکش تعمل الزرکش لباقي الحریم وتعمل لمستعملاته ولما یخلعه علی أرباب دولته ولعی لشیاءهم .

هبات الخیل

ویفرق فی کل سنة عشرة آلاف فرس من الخیل العرب المسومة (۱۲/۵) منها ما هو مُسَرَّج بلجام ومنها ما هو عربی بلا سرج ولا لجام ، والمسَرَّجات والمجَمَّات علی أنواع ، منها ما هو بالذهب ومنها ما هو بالفضة ، فأما ما یُعطى من الخیل البراذین فإنه بلا حساب ، یُعطى جشارات جشارات ، ویفرق مئینا مئینا ، وهو علی كثرة الخیل ببلاده وكثرة ما

۱- فی النسخة المصورة الصين بدل السند .

۲- فی الأصل : زرکشی .

۳- " : بعد تعمل کلمة فی وهو خطأ .

يجلب إليه يتطلبها من كل قطر ويبدل فيها أكثر الأثمان
لكثرة ما يعطى ويطلق، وهي مع هذا غالية الثمن
مرجحة المكاسب لمن يتاجر فيها لكثرة المكاسب والعسار
وجمهرة الخلق.

وحدثني علي بن منصور العقيلي من أمراء عرب
البحرين وهم من يجلبون الخيل إلى هذا السلطان أن
لأهل هذه البلاد علامة في الفرس يعرفونها بينهم متى
أوها في فرس اشتروه مهما يبلغ ثمنه.

الوزراء والكتاب وقاضى القضاة والمحاسب

قال الشيخ مبارك: وهذا السلطان نائب من
الحانات يسمى أمريت، إقطاعه يكون قدر إقليم عظيم
نحو العراق ووزير يكون إقطاعه قدر إقليم نحو العراق
وله أربعة نواب يسمى لكل واحد منهم شق دار
ولكل منهم من أربعين ألفا تنكة وله أربعة ديران
أي كتاب السر لكل واحد منهم مدينة من المدن
البنادر العظيمة الدخّل ولكل واحد منهم بقدر
ثلاثمائة كاتب، أصغر من فيهم وأصيق رزقا له عشرة

١— في الاصل: بما عسى.

٢— في النسخة المصورة: أميرت ولعل الكلمتين كليتهما محروقتان.

آلاف تنكة، وأما أكبرهم فلم قرى وضباع وفيهم من له خمسون قرية، ولصدر جيهان وهو إسم قاضي القضا وهو في وقتنا كمال الدين بن البرهان عشر قرى يكون متحصلاً قريبات ستين ألف تنكة، ويسمى صدر الأسلام وهو أكبر نواب الحكم بالقضاء، ولشيخ الأسلام وهو شيخ الشيوخ مثله، وللمحتسب قرية يكون متحصلاً نحو ثمانية آلاف تنكة.

الاطباء والتدباء والمغنيون والصياد والشعراء

وله ألف طبيب ومائتا طبيب وعشرة آلاف بازدار تركب الخيل وتحمل الطيور المعلمة للصيد، وثلاثة آلاف سائق تسوق الصيد وخمس مائة نديم وألف ومائتا نفر من الملاحى، غير مماليكه الملاحى، وهم ألف مملوك يرسم تعليم الغناء خاصة وألف شاعر من اللغات الثلاثة العربية والفارسية والهندية من ذوى الذوق اللطيف يجرى على هولاء كلهم من حيوانه

١- فى النسخة المصورة عشر تنكات وهذا أرجح.

٢- فى صبح الأعشى ٩٢/٥ : ألف بازدار بدل عشرة آلاف

وهذا القول أرجح وأصوب.

٣- الباز نوع من الصقور والبازدار متولى الصقور.

٤- فى الأصل : سواق.

٥- : تسوق لتحصيل الصيد.

٦- : ألف ومائتان نفراً.

ویدر علیہم مواہید، ومتی بلغه أن أحدًا من ملاہیہ غنی لأحد قتلہ، وسألتہ عما هولاء من الأرزاق، فقال : لا أعلم من أرزاق هولاء إلا ما للندماء فإن لبعضہم قریبتین ولبعضہم قریة، ولكل واحد منهم أربعین ألف تنكة إلى عشرين ألف تنكة على مقادیرہم ومن الخلع والكساوی والأقتات!

مائدة السلطان ومطبخه

وقال الشيخ مبارك : ومید هذا السلطان السباط أوقات الخدم في طرفي النهار مرتين في كل يوم، ويطعم له عشرون ألف نفر مثل الخانات والملوك والأمراء والأصفهاريّة وأعيان الجند، وأما طعامه الخاص فيحضر معه عليه الفقهاء مائتا فقيه في الغداء والعشاء ليأكلوا معه ويبحثوا بين يديه، قال الشيخ أبو بكر الخلال البزّي : سألت طبّاخ السلطان كم يُذبح في مطابخه كل يوم فقال يُذبح ألفان وخمسمائة رأس من البقر وألف رأس من الغنم غير الخيل المسمّنة وأنواع الطير.

۱۔۔۔ فی الأصل : الأقتات .

۳۔۔۔ : ألفین .

مجلس السلطان وآداب الحضور

قال الشيخ مبارك : ولا يحضر مجلس هذا السلطان من الجند إلا الأعيان أو من دعتهم الضرورة إلى الحضور لكثرة عددهم، كذلك مجالسه الخاصة لا يحضرها جميع أرباب الخدم من الندماء والمغنيون إلا بالتؤب، وكذلك أرباب الوظائف مثل الدبيران والأطباء ومن يجرى بجرأهم لا يحضرون إلا بالتؤب، وأما الشعراء فلحضورهم أوقات مخصوصة في السنة مثل العيدين والمواسم، ودخول شهر رمضان وعند ما يتجدد نصره على أعداءه أو فتوح من الفتوحات أو غير ذلك مما تهنيئ به السلاطين أو يتعرض مدحهم فيه.

وأمر الجند خاصة والناس عامة إلى امرت، وأمر الفقهاء والعلماء القاطنين والواردين كلهم إلى

- ١- في الأصل : مجالسة وذلك تصحيف.
- ٢- " : المغاني وذلك خطأ.
- ٣- " : لا توجد كلمة من راحل يقتضيه.
- ٤- " : وعيد وما حرقا.
- ٥- " : أو يتعرض إلى مدحهم وذلك خطأ.
- ٦- " : بل الناس عامة وسياق الكلام يقتضي والناس.

صدر جہان ، وأمور الفقراء القاطنين والواردین إلى
 شیخ الاسلام ، وأمور عامة الواردین والوافدین
 والأدباء والشعراء القاطنين والواردین إلى الدیران
 وهم کُتَّاب السِّر.

قصہ کا تب

وحدثنی قاضی القضاة أبو محمد الحسن بن
 محمد الغوری الحنفی إن السلطان محمد بن طغلق
 شاه كان قد جهز ببغضان أحد کُتَّاب سره إلى
 جهة السلطان أبي سعيد رسولاً ولجث معه ألف
 ألف تنكة ليتصدق بها في المشاهد بالكوفة والبصرة
 والعراق ، وكان ببغضان خبيث النية ، وجمع أمواله
 عازماً على أنه لا يرجع إلى حضرة مرسله وصادف
 وصوله وفاة أبي سعيد فتمكن مما قصده ، وحضر
 إلى بغداد ومعه نحو خمسمائة فرس له ولأصحابه
 ثم توجه إلى دمشق ، قال : ثم بلغني أنه عاد من
 دمشق وأقام ببغداد واستوطنها روقد حدثني بحال
 هذا الفاضل نظام الدين أبو الفضائل محيي بن
 الحكيم وقال لي : إنه رآه بدمشق لكنه لم يذكر

۱- فی الأصل : ببغضان بتقدیم الیاء علی الباء .

۲- من أسرة إيلخان سلاطين فارس

۳- فی الأصل : عجبت النتيجة .

مبلغ هذه الصدقة، وكذا حكي لي عنه الشبلي
والمكتاني واليزي، وإنما تخالفت ألفاظهم ومعناها
وأحد، وقال كل منهم إن هذا بيعضان من الفضلاء
والأعيان الأخيار.

مجلس العدل

وقال الشيخ أبو بكر اليزي: وهذا السلطان
ترعد الفرائض لمهابتة وتزلزل الأرض لموكبه وهو
كثير التصدي لأمور مملكته وهو يجلس بنفسه
لأنصاف رعيته قال الخواجه أحمد بن الخواجه عمر بن
مسافر فيما حكاة عنه أنه يجلس لقراءة قصص
الناس عليه جلوساً عاماً ولا يدخل عليه من معه
شيء من السلاح حتى ولا السكين إلا كاتب السر
لا غير، والسلطان عنده سلاح كامل (١٥/٥) التركاش
والقوس والنشاب حيث قد لا يفارقه سلاحه، قال:
وهذا أدابه دائماً أبداً.

١- في الأصل: عند.

٢- " : السيكى بالسین المرسله.

٣- ما بين القوسين من النسخة المصورة.

٤- التركاش كلمة فارسية بمعنى الكنانة.

مَوَكِبُ السُّلْطَانِ

وأما ركوب السلطان فإنه يختلف تارة يكون للحرب وتارة يكون للانتقال في دهلي من مكان إلى مكان ، فتارة يكون في قصوره ، وأما إذا ركب إلى حرب فالجبال سائرة والرمال سائلة والبحار تتدفق والبرق تلمع وأمور تحتقد كذبها العيون^١ وليقتل عن وصفها اللسان ، وعلى الفيلة من مدينة أو قلعة حصينة ولا يرى الطرف إلا النقع المثار ودجى ليل همتد على النهار.

أعلام السلطان

رُشعار السلطان أعلام سود في أوساطها تين عظيم من الذهب ، ولا يحمل أحد الأعلام السود فأنها له خاصة ، وفي اليمين له أعلام سود وفي اليسرة أعلام حمراء وفيها تينيات الذهب ، وأما بقية الأمراء فكل واحد يعمل ما يناسبه .

١ - في الأصل : العيان محرقا .

٢ - " : ولا يحمل أحد في الأعلام سواد إلا له خاصة

٣ - " : التينيات بالآلف واللام

الطبول والنقارات

وأما ما يدق للسلطان من النقارات في الاقامة والسفر فإنه يُدق له مثل الأسكندر ذي القرنين وهي مائتا حمل نقارات وأربعون حملاً من الكوسات الكبار وعشرون بوقاً وعشرة صنوج، وتُدق له النوب الخمس أيضاً، ويحمل معه ما لا يحصى من الخزائن وغير ذلك ما يكاد يعد من العجائب.

الصَّيْد

وأما في الصيد فإنه يخرج في خيَّ لا يكون معه أكثر من مائة ألف فارس ومائتي فيل، ويحمل معه أربعة قصور خشب على ثمانمائة حمل كل قصر على مائتي حمل ملبسة جميعها ستور حرير سود مذهبة وكل قصر طبقتان غير الخيم والخزكاوات (الشُّرادق)

النزهة

وأما في الانتقال من مكان إلى مكان للنزهة

١- في الأصل : الرَّهْجِيَّات ولا معنى لهذا اللفظ فيما أعلم ولعله مصحفت عن النقارات.

٢- في الأصل . قَدَل .

٣- في الأصل : كلمة لا قبل يكاد والكلام لا يقتضيهما .

أوما هذا سبيله فيكون معه نحو ثلاثين ألف فارس
وهذه الحدة من الفيلة وألف جنبة مُسَرَّجِه ملجبة
ما بين ملبس بالذهب وحلى ومطوق ومنها المرصع
بالجواهر والبراقيت .

ركوب السلطان من قصر إلى قصر

وأما ركوبه في قصوره فقال لي الشيخ محمد
الخُجندى وكان ممن دخل دهلى واستخدم في
الجند بها أنه رأى وقد خرج من قصر إلى آخر وهو
راكب وعلى رأسه الجتر والسلاحدارية ووراءه ممولاً
بأيديهم السلاح وحوله قريب اثني عشر ألف مملوك
جميعهم مُشاة وليس لهم فيهم ركب إلا حامل الجتر
والسلاحدارية والجمدارية (حَمَلَة القماش) وقال
لي الشيخ مبارك : إن هذا السلطان يحمل على
رأسه سبعة جتور منها اثنان مرصعان ليس لهما
قيمة ، ولَدَسْتِه من الفخامة والعظمة والقوانين
الشاهنشاهية والأوضاع السلطانية ما لم يكن مثله
إلا لاسكندر والملك شاه بن رالب أرسلان .
وأما الخانات والملوك والأمراء فإنه لا يركب (١٦/٥)

١- نوع من المظال.

٢- في الأصل : والسلاح وأبرته وذلك تصحيف .

أحد منهم في السفر إلا بالأعلام وأكثر ما يحمل الخان
تسعة أعلام وأقل ما يحمل الأمير ثلاثة، وأكثر ما يجر
الخان في الحضر عشر جنائب وأكثر ما يجر الأمير جنيبتان،
فأما في الأسفار فهما وصلت قدرة كل واحد منهم ووسعة
صدره وكرمه (٩) مع إنهم إذا حضروا باب السلطان
تضائل لطلوع شمس كواكبهم وطم بحره بسحابهم.

تواضع السلطان وعلمه وفضله

وهذا السلطان مع هذا ذوبر وإحسان
وتواضع. حدثني أبو الصفاء عمر بن إسحاق الشبلي
إنه رآه وقد نزل إلى جنازة فقير صالح مات وحمل
نعشه على عنقه، وله فضيلة جمّة يحفظ كتاب الله
وكتاب الهداية في مذهب الإمام أبي حنيفة، ويجيد
في المعقول ويكتب خطاً حسناً وله يد مهيّدة في الرياضة
وتأديب النفس والأدب، ويقول الشعر وينظمه
ويستنشده ويفهم معانيه ويباحث العلماء وي ناظر
الفضلاء يؤخذ خصوصاً الشعراء بالفارسية فإنه عالق
بأهدائها عارف بشعابها، قال: ولقد سمعته يبحث

١- في الأصل: يجر الأمير بدل الخان وذلك خطأ.

٢- " : عشرة وذلك خطأ.

٣- " : تضاءل لطمس شمس كواكبهم ولطم بحره سائبهم.

فی معنی تقدم الأَمْسِ على اليوم من أى قبیل هو،
لأنهم قالوا : إن التقدم إما أن يكون بالزمان أو بالرتبة
أو بالذات ولهذا لا يجوز أن يكون واحداً من هذه
الاقسام، وقرر أن قولهم أنتقض بهذا لأن الأَمْسِ متقدماً
لا بشئ من هذا.

مناقشات علمية

قال : ولقد رأيته يأخذ بأطراف الكلام مع كل
من حضر على كثرة العلماء قال والعلماء تحضر مجلسه،
وليفطروا في شهر رمضان عنده بأمر صدر جهان كل
ليلة واحداً من محضريه أن يذكر نكتة ثم يتجاذب
الجماعة أطراف البحث فيها محضرة السلطان وهو
كواحد منهم يتكلم معهم ويبحث بينهم ويُرد عليه.

السلطان والجرم

وهو ممن لا يرخص في محظور ولا يقرأ أحداً على

١- في الأصل : تضطر.

٢- " : واحداً وهذا خطأ.

٣- " : ويورد عليه ولعل الصواب ما حررناه.

٤- " : محذور.

٥- " : يقرأ.

منكر ولا يتجاسر أحد أن يظهر في بلاده بجرم، و
أشد ما ينكر على الخسر ويقم الحد فيه، ويبالغ في تاديبه
من يتغاطاه من المقربين إليه.

السلطان يعاقب خانا كبيرا

حدثني السيد الشريف تاج الدين بن أبي
المجاهد الحسن السمرقندي: أن بعض الخانات الأكابر
بدهلي كان يشرب الخمر ويدمنها ويصر عليها، وكان
ينهي فلا ينتهي، فغضب عليه السلطان غضبا شديدا
وأمسكه وأخذ أمواله فكان جملة ما وجد له أربعمائة
ألف ألف مثقال وسبعة وثلاثون ألف ألف مثقال ذهباً
أحمر، وفي هذه الحكاية كفاية في مبالغة إنكاره وسعة
أموال هذه البلاد، فإن هذا المبلغ إذا حسب بالقناطر
المصرية كان ثلاثة وأربعين ألف قنطار وسبعمائة قنطار
ذهبا، وهذا مما لا يكاد يدخل تحت حصر ولا إحصاء.

سخاؤه وصلاته وهباته

وحكى لي هذا الشريف حسن السمرقندي وهو

١— في الأصل: يظهر.

٢— في صبح الأعشى ٩١/٥: ألف ألف مثقال وسبعة

وثلاثين ألف مثقال، وهذا أقرب إلى الصواب.

٣— في صبح الأعشى ٩١/٥: سبعين قنطاراً، والقنطار يساوي مائة رطل

من جال الأرض وجاب الآفاق عن أموال هذه البلاد
(۱۷/۵) ما تحار العقول فيه من مثل هذا وأشباهه،
وله من وجوه البر والصدقات ما تسطره الدنيا في
صحائف حسناتها وترقيه الأيام في غرر جبهاتها، سمعت
عنها أحاديث جملة ما علمت تفصيلها حتى حدثني
الشيخ مبارك أنه يتصدق في كل يوم بلكين لا أقل
منها يكون عند من تقد بمصر والشام ألف ألف وستمائة
ألف درهم في كل يوم، وربما بلغت صدقته في بعض
الأيام خمسين لکاً، ويتصدق عند رؤية كل هلال
من كل شهر بلكين عادة دائمة لا يقطعها، وعليه
راتب مستمر لأربعين ألف فقير لكل واحد منهم في
كل يوم درهم واحد وخمسة أرطال خبز قمح أو أرز،
وقرر ألف فقيه في مكاتب (مدارس) أرزاقهم على
ديوانه، يعلمون الأيتام وأولاد الناس القراءة والكتابة،
ولا يدع بدهلي سائلاً يستعطي الناس بل كل من
استعطي منع من ذلك، وأجرى عليه ما يجري على
أمثاله من الفقراء.

حدثني الفاضل نظام الدين أبو الفضائل عيسى بن

۱۔ فی الاصل : لا تهطيمها مصحفاً.

۲۔ ” : تعلم.

الحکیم الطیاری قال : کان عندنا بالأردن فی خدمة السلطان أخی سعید رجل أسمه عَصْدابن قاضی یزدیروم الوزارة ولا یتأهل لها ولا یُعَدُّ من أکفائها فلم یزل یشغبُ علی الوزراء ویفتن بین أهل الأردن، فاتفق رأيهم علی إبعاده فبعثوه رسولاً إلی دهلی برسالة مضمونها السلام والوداد والسؤال والأفتقاد عملوا هذه صورة ظاهرة لأبعاده، وكان قصدهم أن لا یعود، فلما حصل فی دهلی وحضر فی حضرة هذا السلطان وأدی الرسالة أُقبل علیه وشرقه بالخلع والعطاء وأحلّه من كتفه فی حل الرّحب والسعة وأطلق له حملاً من المال ثم فلما أراد الانصراف عائداً إلی مرسله قال له : ادخل فی الخزانة وخذ ما شئت، وكان هذا السید عَصْدابن رجلاً داهياً، فلما دخل الخزانة لم یأخذ شیئاً سوى مصحف واحد، فلما سمع السلطان هذا أعجبه، وقال له : لای شیء ما أخذت إلا هذا المصحف؟ فقال : إن السلطان أغنانی بفضلّه فلم أجد أشرف من کتاب الله فازداد

۱- فی الأصل : الطیاری بالواو.

۲- أی المعسکر.

۳- فی الأصل : یزدی، ویزد بلدة فی فارس.

۴- " : لا یوهل.

۵- " : لیشغب.

۶- لا توجد " فلما " فی الأصل وسیاق الکلام یقتضیها.

إعجابه بفعله وكلامه ووقع عنده موقعا حسنا و أعطاه
مالا جما منه ما هو خاص لنفسه ومنه ما هو لأبي
سعيد على سبيل المهاداة وكان جملة ما اتصل إليه
منه مما هو لأبي سعيد وما هو له ثمانمائة تومان
والتومان عشرة آلاف دينار رائجاً، والدينار ستة دراهم،
فيكون هذا المبلغ ثمانية آلاف ألف دينار رائجاً منها ثمانية
وأربعون ألف ألف درهم، فلما عاد بهذا المال وخشى أن
يؤخذ في الأردن (١٨/٥) منه فرقه أقساماً وغلبه عن
العيون، وكان أمير أحمد بن خواجا رشيد وهو آخر
الوزير قد وقع له أمر يقتضى إخراجه من الأردن ولكنه
روى لمكان أخيه الوزير غياث الدين محمد وكتب له
بأن يكون أمير الأيلكة ومعنى هذا أنه يحكم حيث حل
من المملكة حتى عادحكامها، فصادف في طريقه هذا
السيد عضد فأخذ منه شيئاً كثيراً، يحتمل أنه جعل
منه عدة حول من أواني الذهب والفضة ليقدما إلى
أبي سعيد والخوانين وأحسبه سألته العود إلى الأردن
فما جله الموت، ثم مات أبو سعيد والسيد عضد وتصرمت
تلك الأيام وذهب الذهب ولم يُغن أحداً ما كسب.

١- في الأصل محرفاً: مالا جماعاً.

٢- " : وروى والمحل يقتضى ولكنه روى.

٣- " : وأحسبه سألته إلى العود.

٤- " : أحد.

قال ابن الحكيم : وهذا السلطان صاحب دہلی کرمہ
وإحسانہ إلى الغریاء عظیم ، قصده بعض الفضلاء من
بلاد فارس وقدم إليه کتابا حکیمہ منها الشفاء لابن سینا
والتفق أنه لما مثل بين يديه وقدمها له أحضر إليه
حمل جلیل من الجواهر الثمينة فثاله منه ملء يده
وأعطاه له وكان بعشرين ألف مثقال من الذهب ،
هذا غير بقية ما وصل به .

وحدثني السيد الشريف السمرقندي أن أهل
بخارا يقصدونه بالبطحاء الأصفر المبقی عندهم في زمن
الشتاء فيعطونهم رعاء جزيرا ، قال ومنهم واحد
أعرفه حمل حملين من البطحاء قتلت غالبه ولم
يصل معه إلا اثنتان وعشرون بطيخة فأعطاه
ثلاثة آلاف مثقال من الذهب . قال الشيخ أبو بكر
بن أبي الحسن الملتاني المعروف بابن التاج الحافظ : هذا
الذي بلغنا بالملتان وأستفيض عندنا به ، ثم إني
سافرت إلى دہلی وأقمت بها فوجدت هذا أيضا
مستفاض فيها أن هذا السلطان التزم أنه لا يطلق

۱- ما بين القوسين من النسخة المصورة .

۲- كلمة هذا لا توجد في الأصل والكلام يقتضيها .

۳- في الأصل : واستفاض عندنا بها .

۴- " : ينطق .

فی إطلاقاته بأقل من ذلك .

وحدثني الخجندی قال : قصدته واتصلت به
فألتم عليَّ بألف مثقال من الذهب ، ثم سأل : هل تختار
الأقامة أو العود ؟ فقلت : الأقامة فأجرائي في جملة الجند .
وحدثني الشيخ أبو بكر بن الخلال البزري الصوفي
قال : بعث هذا السلطان مع جماعة أنا منهم ثلاثة
لكوك ذهباً إلى بلاد ما وراء النهر لتفرق على العلماء لك
منها ويتصدق على الفقراء بلك منها وتبتاع له بالملك
الثالث ، قال وقال لنا : يا غني أن الشيخ برهان الدين
الصاغري شيخ سمرقند فريد العلوم والزهد وأنه
لا يثبت عنده مالا فأعطوه أربعين ألف تنكة يتزود
بها إلى المملتان ، ثم إذا دخل بلادنا جئنا عليه بالأموال ،
ثم قال : وإن لا تجدوه أعطوه هذا المبلغ لأهله ليوصلوا
إليه إذا جاء ويعرفوه بأننا نطلبه لينتزود إلى المملتان ،
قال : فلما وصلنا إلى سمرقند وجدناه قد دخل بلاد
الصين فأعطينا المال لجاريتيه وعرفناها برغبة السلطان

١ — في الأصل : إن كنت اختار الأقامة أو العود .

٢ — واحدها الملك أي مائة ألف .

٣ — في الأصل : لك .

٤ — لا يوجد إلى في الأصل .

٥ — في الأصل : وإن لم تجدوه .

www.KitaboSunnat.com

Marfat.com

Marfat.com

کم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مثلی فقیل له : إن هولاء دون أولئك لأن أولئك من المدرسين وهولاء من المعیدین ، فأمر لكل واحد مناهشرة آلاف درهم ففرقت علينا .

السلطان والعلماء

قال : ومنار الشرع عنده قائم وسوق أهل العلم لديه رائج يشار إليهم بالتوقير والأجلال وهم في غاية المحافظة على ما يتقوم به ناموسهم من إصلاح الظاهر والباطن والمداومة على قراءة العلم وإقراءه والتحرى في كل أمورهم والاقتصاد في جميع أحوالهم .

جهود لنشر الإسلام

هذا السلطان لا يتأني عن الاجتهاد في الجهاد براً وبحراً لا يثنى عنه عنانه ولا سنامه ، لا يزال هذا دأبه ، وقد بلغ مبلغاً عظيماً في إعلاء كلمة الإيمان ونشر الإسلام في تلك الأقطار حتى سطع في ذلك السواد ضوء الإسلام وبرقت في تلك الأصقاع بوارق الهدى ،

١- في الأصل : المصدين .

٢- " : يتقام .

٣- " : وقرايه .

٤- " : لايناني .

٥- " : الانوا .

وهدم بيوت النيران وكسر البُدد والأصنام وأخلى
 البر من ليس بابر إلا من هوتحت عقد الذمة وأصل
 به الاسلام إلى أقصى الشرق وقابل مطلع الشمس
 لآلاء الصباح المشرق وأوصل رؤية الأمة المحمدية كما
 قال أبو نصر الغنبي إلى حيث لم تصل إليه رؤية ولا ثلثت
 به سورة ولا آية ، ففهر الجوامع والمساجد وأبطل
 التطريب بالأذان وأسكت الزمزمة بالقرآن وبوأ أهل
 هذه الملة قم الكفار وأورثهم بتأييد الله أموالهم وجيادهم
 وأرضائهم يطأها أحد وهو مع هذا تمد له خافقة مع كل
 خافقة ، ففي البر عقيان الأعلام وفي البحر غريان السفن
 الجوارى المنشآت كالأعلام ، حتى إنه لا يخلو يوم من
 الأيام من بيع آلاف من الرقيق بأقل الأثمان لكثرة
 السبي والأخذ .

الرفيق

حدثني كل هولاء أن الجارية الخدامة لا يتعدى

١- البدد جمع البدد وهو الصنم ومعبد الهندوس .

٢- في الاصل : الأذان .

٣- " : المزمزمة .

٤- " : بواء

٥- " : وأرضائهم .

ثمها بمدينة دہلی ثمانی تنکات واللواتی یصلحن للخدمة
والفراش خمس عشرة تنکة، وأما فی غیر دہلی فأنهن
یارخص من هذه الأثمان. قال لی أبو الصفاء عمر بن
إسحاق الشبلی إنه اشتری عبداً مُراهقا نفاعاً بأربعة
دراهم، وقس علی مثل هذا، قال ومع رخص الرقيق
وهو أنه یوجد من الجوارى الهندیات من یبلغ ثمنها
عشرين ألف تنکة وأكثر، وهكذا قال لی ابن التاج
الحافظ الملتانی، قلت وكيف تبلغ (۲۰/۵) الجارية هذا
المن مع الرخص؟ قال لی کل واحد فی مجلس علی
الفراشه: لحسن خلقها ولطف خلایقها ولأن غالب
مثل هذه الجوارى یحفظن القرآن ویکتبن الخط ویروين
الاشعار والأخبار ویجندن الغناء وضرب العود ویلعبن
بالشطرنج والنرد ومثل هذه الجوارى یتفاخرن فی
مثل هذا، فتقول الواحدة: أنا آخذ قلب سیدی فی
ثلاثة أيام فتقول الأخرى: وأنا آخذ قلبه فی يوم فتقول
الأخرى: أنا آخذ قلبه فی طرفه عین، قالوا: إن ملاح
الهندیات أكثر حسنا من الترك والقبجاق مع ما یتمین
به من التخرج العظیم والتفنن الفائق، وغالبهن ذهبیات

۱- فی الاصل : نفاعاً.

۲- " : تلعب.

۳- " : التخرج.

الألوان ، وفيهن بيض ذوات بياض ساطع مختلطاً بالحمرة
وعلى كثرة وجود الترك والقبيحاق والروم وسائر الأجناس
عندهم لا يُفَضَّل أحد على ملاح الهنديات سواهن
لكمال الحسن والحلاوة وأمر أخرى تدق عنه العبارة .

اللباس

حدثني سراج الدين عمر الشبلي أنه ليس يلبس
ثياب الكتان المجلوبة إلى هذه المملكة من الروس
والأسكندرية إلا من لبسه السلطان منهم وإلا
فقبصهم وثيابهم من القطن الرفيع ، قال : تعمل منه
ثياب شبيهات بالمقاطع البغدادية ولكن أين المقاطع
البغدادية أو النصفى منها لرفعها ولطافتها لبشرتها
فإن بعضها يوازي اللآلئ في رفعتها مع الصفاقة والمائة
وحدثني الشيخ مبارك أنه لا يركب بالسروج

١- القصار من الثياب .

٢- في الأصل المضاف والنصفى ما يبلغ نصف الساق من الثياب .

٣- في الأصل : الواصيا وفي المصورة اللواتسا وكلاهما محرفان والصحيح
اللايس بفتح اللام وهو نوع من ثياب الحرير البالغة في النعومة
والحمرة ، هكذا في برهان قاطع .

٤- في الأصل : الصفق ، صفق الثوب صفاقة إذا كثف نسجه .

الملبسة أو المحلاة بالذهب إلا من ألغى السلطان عليه بشئ منها، فإذا ألغى عليه بشئ من المحلى بالذهب كان إذناً له في اتخاذ ما شاء منه، وأما عامة ركوبيهم ففي الملبس أو المحلى بالفضة، قال: والسلطان يُنعم على من في خدمته على اختلاف أنواعهم من أرباب السيف والقلم والعلم بكل شئ جليل ونوع نفيس من البلاد والأموال والجواهر والخيول والسروج المحلاة بالذهب والمناطق الذهبية والأقمشة المختلفة الأنواع إلا الفيلة فإنها لا تكون إلا له لا يشاركه فيها مشارك من جميع الناس.

فيقول السلطان

قال: والفيلة لها رواتب كثيرة لعلوفاتها ولعل هذه الثلاثة آلاف فيل لا يكفيها إلا دخل مملكة كبيرة. فسألتهم لها؛ فقال: يختلف أجناسها وأشكالها وعلى قدر اختلافها علوفاتها، وأنا أقول لك أكثر ما يريد كل فيل كل يوم وأقل ما يريد، أما أكثر ما يريد في كل يوم فهو أربعون رطلاً من الأرز وستون رطلاً من الشعير

١- في الأصل: رواية.

٢- : إعلافها.

٣- : رطلاً أرز.

وعشرون رطلا من التَّمَنُّ ونصفت حمل من الحشيش، وأما ما يريد سَوَّاسُهَا والقَوْمَةُ عليها فجملة كثيرة وأمور كثيرة. قال: وشحنة الفيلة رجل كبير من أكابر الدولة، قال الشبلي: يكون إقطاعه قدر إقليم كبير مثل العراق.

تجنية الجيش وطريق الحرب

وهيئة وقوف ملوك هذه المملكة في مواقت الحرب أن يقف السلطان في القلب وحوله الأئمة والعلماء، والرُّمَّة قُدَّامَهُ وخلفه وتمتد اليمين والميسرة موصولة بالجناحين وأمامه الفيل الملبسة بركصطوانات الحديد وعليها الأبراج المسترة فيها المقاتلة على ما قدمنا القول فيه، وفي الأبراج منافذ لرمي النشاب ومرمى قواير النَّفْط، وقدام الفيول العبيد المشاة في خفت من اللباس بالسيوف والسلاح يفسحون مجال الفيول ويعرقبون الخيول بالسيوف والرماة في الأبراج تكشف عليهم من خلفهم ومن فوق والخيول

١ — في الأصل: رطلاً من.

٢ — " : والقدمه

٣ — " : بالاركصطوانات وفي المصورة بالاركصطوانات.

٤ — ما بين القوسين من المصورة.

فی المیمنة والمیسرة تضم أطراف الأرض علی الأعداء
وتقاتل من حول القیول وورائها فلا یجد المحارب مغاراً
ولا مدخلًا فلا یکاد ینجو قد أمرهم لاحتیاط العساکر
المحدقة بهم ومواقع الشباب والنفظ من فوقهم وغالسة
الرجالة لهم من تحتهم فیأتیهم الموت من کل مکان
ومحیط بهم البلاد من کل جهة .

ولقد تمیأ لهذا السلطان القائم بها الآن ما لا تمیأ
لأحد قبله من ملوک هذه المملكة من النصر
والاستظهار وفتوح الممالك وهدم قواعد الکفار وحل
عقد السحرة وإبطال ما كانت تعطل به الهند من
الصور والتماثيل ولم یبق إلا ما هو داخل البحار من
القلیل الشاذ النادر الذی لا حکم له ولا علم ، فلم
یحضر هذا السلطان حتی یرتکمه ویغسل بالسيف
ما بقی منه ، فتضوعت أندیة الهند من ذکرة بأطیب من
طیبها وتعلی زمانه بأعلى قيمة من جواهرها؟ وهو الیوم
سلطان الهند لا یطلق علی سواه ولا یصح هذا الاسم
الکریم إلا علی مسماه قال الشبلی : وحقیق علی کل

۱- فی الاصل : المحلقة .

۲- " : یشکله .

۳- " : فسوعت .

۴- " : بأعلى بالعين المهملة .

مسلم أن يدعو لهذا السلطان الذي في الله جهاده
وذلك معروفه وتلك سجاياله .

مجلس العدل العام يوم الثلاثاء

وحكى لى محمد الخجندى أن لهذا السلطان فى كل أسبوع يوماً يجلس فيه للناس جنوساً عاماً وهو يوم الثلاثاء، يجلس فى ساحة عظيمة متسعة إلى غاية ويضرب له فيها چتر كبير سلطانى يجلس فى صدره على تخت عال مصفح بالذهب مرصع بالجواهر ويقف أرباب الدولة حوله يمينا ويساراً وخلفه السلاحدارية والحمدارية ومن حكمه بين أرباب الأشغال الخاصة حكمهم وأرباب الوظائف على منازلهم، ولا يجلس أحد إلا الخانات (۲۲/۵) وصدر جهان (أى الوزير) والديوان (أى كتاب السر) والحجاب وقوف، وتنادى مناداة

۱- فى الأصل : عاماً بعد يوم .

۲- " : الناس مكان للناس .

۳- " : يضرب .

۴- " : چترکز، والچتر المظلة .

۵- أى حملة السلاح .

۶- أى حملة الثياب .

۷- فى الأصل : أرتياب .

عامۃ أن من كان له شكوى فليحضر، فيحضر من له شكوى أو حاجة يسأل السلطان فيها، فإذا حضر أو وقف بين يديه لا يضرب ولا يمنع حتى ينهى شكواه ويأمر السلطان فيه بأمره.

المجلس الخاص وآداب الحضور

وأما بقية الأيام فإنه يجلس في طرفي كل نهار ويركب الخانات والملوك والأمراء جميعهم إلى بابه. ومن رسمه أن أحداً لا يدخل عليه بسلاح كبير أو سكين صغيرة، ومن جاءه آتبر قبل دخوله ودون المكان الذي يجلس فيه سبعة أبواب بعضها داخل بعض وعلى الباب الأول البراني (أى الخارجى) منها رجل معه بوق فإذا جاء أحد من الخانات أو أكابر الأمراء نفخ في البوق إعلماً للسلطان بأنه قد جاءه كبير ليكون دائماً على التيقظ والاستعداد من أمره، ومن جاء بابه كائناً من كان يترجل من الباب الأول البراني ويمشى إلى أن يدخل السبعة الأبواب إلى حضرة السلطان وثم من شُرف بالأذن له بأن يعبر ركباً إلى الباب السادس ولا يزال يُنفخ

١- فى الأصل : شكون.

٢- " : توجد كلمة فى بعد يركب.

فی البوق إلى أن يقارب الداخل الباب السابع ويجلس على ذلك الباب كل من دخل إلى أن يجتمعوا ، فإذا تكامل الحجى ، أذن لهم فى الدخول ، وإذا دخلوا جلس حوله من له أهلية الجلوس ووقت سائرهم ، وقد القضاة والوزراء والدبيران (كتاب السر) وهم الواقفون إلى جانب من المكان الذى لا يقع فيه نظر السلطان عليهم ، ومدت الأسمطة وقدمت الحجاب القصص ، ولكل طائفة حاجب يرفع قصصهم وحاجاتهم على يده وليقدم جميع حجاب القصص إلى حاجبى صاحبه وهو الحاجب الخاص المقدم على الكل ، فيعرضها على السلطان ، ثم إذا قام السلطان جلس إلى كاتب السر فأدى إليه الرسائل بما رسمه السلطان فى ذلك فينفذها.

جلوس السلطان مع العلماء والتدما والمغنيين

ثم إذا قام السلطان من المجلس جلس فى مجلس خاص وأستدعى العلماء فيحضر من له عادة فيجالسهم ويؤالسنهم ويأكل معهم ويتحدث هو وإياهم وهم بطائفة
 ١- فى الأصل : لا يزال البوق عمالا-

٢- " : حاجة .

٣- " : بما مكان كما .

٤- " : مسعدها .

الخاصة ، ثم يأمرهم بالانصراف ويخلو بالتدماء والمغنيين
تارة ينادم بالحديث وتارة يغنى له وهو على كل حال في
المخاف والمخاوف عفيفة الخلوة طاهر الذيل بحاسب
نفسه على الحركات والسكون ويراقب الله في السر
والعلن لا يرتكب محرماً ولا يسأح فيه .

أهل الهند يكرمون الضيف بالتَّئِيل

قال في الشبلي حتى إنه لا يوجد بدهلي خمر بالجملة
الكافية لظاهره ولا مضراً لتشديد هذا الرجل فيه
وإنكاره على من يدمنه مع أن أهل الهند لا رغبة
لهم في الخمر ولا في المسكرات استغناء بالتَّئِيل وهو
حلل طيب لا شبهة فيه مع ما فيه من أشياء لا
يوجد في الخمر بعضها وهي أنه يُطَيَّب (٢٣/٥) النكهة
ويضمُّ الأطعمة ويبسط الألفس بسطاً عظيماً ويورثها
سروراً زائداً مع ثبوت العقل وتصفية الذهن ولذا

١- في الأصل : للغاني .

٢- " : يقع له .

٣- " : يفسح .

٤- " : بالمتدل .

٥- " : استياء .

٦- " : يصرف .

٧- " : سبطا .

الطعم . فأما أجزاءه فهو ورق التَّنْبُل والقَوَل ونُورَة
تعمل خاصة ، قال : ولا يعد أهل تلك البلاد كرامة
أبلغ منه فإنه إذا أصاب الرجل الآخر وأكرمه بما عسى
أن يكون من أنواع الأطعمة والأشربة والحلاويات
والرياحين والطيب ولا يحضر معها التَّنْبُل لا يعتد له
بكرامة ولا يعد أنه أكرمه وكذلك إذا أراد الرئيس
إكرام أحد من يحضره يُناوله التَّنْبُل .

البريد

وحدثني العلامة سراج الدين أبو الصفاء عمر الشبلي
أن هذا السلطان يتطلع إلى معرفة أخبار ممالكه
وبلاده وأحوال من حوله من جنوده ورعاياه وأن له
ناسا يسمون المنهين وطبقاتهم مختلفة ، فمنهم من يخاطب
الجند والعامة فإذا علم ما يجب إنهاؤه إلى السلطان
أنهاه إلى أعلى طبقة منه ثم ينهيها ذلك المنهي إلى آخر
الأعلى فالأعلى ، إلى السلطان ، فأما أخبار البلاد النائية
فإن بين حضرة السلطان وبين أمهات الأقاليم أماكن
متقاربة بعضها من بعض شبيهة بمراكز البريد في مصر

١- في الأصل : أضيف .

٢- " : الحلاوات .

٣- " : يناله .

والشام ولكن هذه قريبة المدى ، بين المكان والمكان
بقدر أربع غلوات نُشَّاب أودونها ، وفي كل مكان عشر
سُعاة فمن له حصّة في الجرى يحمل الكتب بينه وبين
من يليه ويرجع حامله إلى مكانه على مَهْل ، فيصل
الكتاب من المكان البعيد إلى المكان البعيد في أقرب
الأوقات أسرع من البريد والتجيب .

قال : وفي كل مكان من هذه الأماكن المركزية مساجد
تقام بها الصلوات ويأوى إليها السفار وبرك الماء
للشرب وأسواق لبيع المأكّل وعلوفة الدواب ، فلا يكاد
يحتاج إلى حمل ماء ولا زاد ولا خيمة ، قال : ومن جملة
عناية هذا السلطان أنه جعل بين قاعدتي مملكته
وهما دھلی وقبة الاسلام (ديوگیر) في هذه الأماكن
المُعَدَّة لأبلاغ الأخبار طبول فخيما كان في مدينة أو
فتح باب الأخرى أو غلق يدق الطبل ، فأذا سمعه
مجاورة دق فيعلم خبر فتح المدينة التي هو غاب عنها
وغلقها في الوقت الحاضر كل يوم بنوبة .

ولهذا السلطان مهابة يسقط لها القلوب مع قريه
من الناس ولينه في كلامه وحديثه . وكل من أراد الوصول
إليه وصل إليه لا يبجدة عظم الحجاب ، وقد أدر الله

۱۔ فی الأصل : والنجابه .

۲۔ ” : لينوبه .

۳۔ ” : لا يتجد .

في أيامه الأرزاق وكثر المواد وضاعت النعم على أن
الهند ما زال موصوفا بالرخاء ومعروفا بالسخاء .

الرَّخْص

٢٣/٥ وحديثي الخجندی قال : أكلت أنا وثلاثة
نفر رفاق لي في بعض بلاد دهلجياً بقرية وخبزاً وسمناً حتى
شبعنا بجيتل وهو أربعة فلس .

العُملة

وسأذكر معاملاتهم ثم أذكر الأسعار عندهم لأهم مرتبة
على المعاملة وبها تعرف ، ولقد حدثني الشيخ مبارك قال :
اللك الأحمر مائة ألف تنكة من الذهب واللك الأبيض
مائة ألف تنكة من الفضة وهي المسماة عندهم التنكة الحمراء
ثلاثة مثاقيل ، وتنكة النقرة وهي تنكة الفضة ثمانية دراهم
هشتكانية وهذا الدرهم الهشتكاني هو أربعة دراهم
السلطانية وهي المسماة عندهم الدوانية وهذا الدرهم

١- في الأصل : تم ذكر الأشعار .

٢- ليس لفظ الذهب في الأصل والكلام يقتضيه .

٣- في الأصل : الذهب مكان الفضة .

٤- " : والتنكة النقرة .

٥- " : فشكانيه .

٦- " : الدكانيه .

السلطانی یجی ثلث الدرهم الششتکانی وهو درهم
 ثالث یتعامل به فی اہند وجوازہ بنصف وربع الدرهم
 اہشتکانی، وھذا الدرهم السلطانی نصف لیسمی
 الیکانی وهو جیتل واحد ولهم درهم آخر اسمہ
 دوازدهکانی جوازہ بدرهم ونصف الدرهم اہشتکانی،
 ودرهم آخر اسمہ شانزدهکانی جوازہ بدرہمین، فینفذ
 دراهم اہندستہ: الشانزدهکانی والدوازدهکانی
 والہشتکانی والششتکانی، والسلطانی والیکانی، أصغرھا
 الدرهم الیکانی، وھذہ الدراہم الستہ کلھا مما یتعامل
 بہ والمعاملات بینہم بہا دائرة والأکثر بالدرهم السلطانی
 (الدوانیة) وهو الذی تقديرہ ربع الدرهم من نقد مصر
 والشام، وھذا الدرهم السلطانی هو ثمانية فلوس وثمانیة
 فلوس ہی جیتلان کل جیتل أربعة فلوس، فیکون الدرهم
 اہشتکانی الذی هو مثل دراهم النقرة معاملة مصر
 والشام اثنین وثلثین فلسا.

۱۔ فی الأصل : ثلثہ درهم ششتکانی.

۲۔ ” : درهم عشتکانی.

۳۔ ” : حبیل واحد.

۴۔ ” : دوازہ ہکانی.

۵۔ ” : درهم ہشتکانی.

۶۔ ” : اسمہ شانزدهکانی.

الأوزان والأسعار

وَرِطْلُهُمْ يَسْمَى السَّيْرُ وَهُوَ وَزْنٌ سَبْعَانِ مِثْقَالًا
بَصْنَجَةٍ الْدِرْهَمُ مِصْرَ فَإِنَّهُ مِائَةٌ وَدِرْهَمٌ أَنْ وَثَلْتَانِ وَكُلُّ
أَرْبَعِينَ سَيْرًا مِّنْ وَاحِدٍ، وَلَا يَعْرِفُ عِنْدَهُمُ الْكَيْلُ، وَأَمَّا
الْأَسْعَارُ فَإِنَّ أَوْسَطَهَا الْقَمْحُ كُلُّ مِثْقَالٍ مِنْ دِرْهَمٍ وَنِصْفِ
هَشْتَكَاثٍ، وَالشَّعِيرُ كُلُّ مِثْقَالٍ مِنْ دِرْهَمٍ وَاحِدٍ مِنْهُ، وَالْأَرْزُ
كُلُّ مِثْقَالٍ مِنْ دِرْهَمٍ وَنِصْفِ وَرَبْعٍ مِنْهُ، إِلَّا أَنْوَاعًا مَعْرُوفَةً مِنْ
الْأَرْزِ، فَإِنَّهَا أَعْلَى مِنْ ذَلِكَ، وَالْحَبَّصُ كُلُّ مِثْقَالٍ مِنْ دِرْهَمٍ
وَاحِدٍ هَشْتَكَاثٍ، وَلَحْمُ الْبَقْرِ وَالْمَعَزِ سَعْرٌ وَاحِدٌ يُبَاعُ كُلُّ سِتَّةِ
أَسْيَارٍ بِدِرْهَمٍ سَلْطَانِي وَالْغَنَمُ كُلُّ أَرْبَعَةِ أَسْيَارٍ بِدِرْهَمٍ سَلْطَانِي
وَالْأَوْزُ كُلُّ طَائِرٍ بِدِرْهَمَيْنِ شَشْتَكَاثَيْنِ وَالذَّجَاجُ كُلُّ أَرْبَعَةِ
طُيُورٍ بِدِرْهَمٍ شَشْتَكَاثِي، وَالشُّكْرُ خَمْسَةُ أَسْيَارٍ بِدِرْهَمٍ
هَشْتَكَاثِي، وَالنَّبَاتُ كُلُّ أَرْبَعَةِ أَسْيَارٍ بِدِرْهَمٍ مِنْهُ، وَرَأْسُ
مِنَ الْغَنَمِ الْجَيِّدِ السَّمِينِ الْفَائِقِ بَتْنَكَةٌ وَاحِدَةٌ أَيْ ثَمَانِيَّةُ
دِرَاهِمٍ هَشْتَكَاثِيَّةٍ (هـ/ ٣٤) وَرَأْسُ الْبَقْرِ الْجَيِّدِ بَتْنَكَتَيْنِ وَرَبَّمَا
كَانَ أَثْقَلَ وَالْجَامُوسُ كَذَلِكَ، وَأَكْثَرُ مَا كَلَّمَهُمْ لَحْمُ الْبَقْرِ وَالْمَعَزِ،

- ١- فِي الْأَصْلِ : عَمَّا بَعْدَ مِثْقَالًا.
- ٢- " : أَرْبَعِينَ سَيْرٍ.
- ٣- " : وَالْحَبَّصُ.
- ٤- " : اسْتِنَارَ.
- ٥- " : سَيْسَكَالِي.
- ٦- " : الْجَيِّدَةُ السَّمِينَةُ الْفَائِقَةُ.

قلت للشيخ مبارك: أهذا لقلّة الغنم قال: لا ولكن عادة وإلا فالأغنام لا تعد في كل قرية في الهند إلا بالآلاف المؤلفة، والدجاج كل أربعة طيور فائقة بدرهم واحد بالمصري، وأما الحمام والعصافير وأنواع الطير فبأقل الأشياء ثمنًا، وأما أنواع الصيد من الوحش والطير بها فكثير، وبها الفئك والكركتن وإنما فيلة الزنج أجل

الملباس

أما رسمهم في الملبوس فالبياض وثياب الجوخ وثياب الصوف إذا جلبت إليهم تباع بأربع الأثمان ولا يلبس الصوف إلا أهل العلم والفقير، ويلبس السلطان والخانات والملوك وسائر أرباب السيوف الثريات والتكلاوات والأقبية الإسلامية المنصرة الأوسط

١— الفئك جنس من الثعالب أصغر من الثعلب المعروف تكون قروته من أحسن الفراء، هكذا في المعجم.

٢— في الأصل: الزنج وفي المصورة الزنج والزنج سومطرا إحدى جزر اندونيسيا.

٣— في الأصل: ثريات.

٤— أظن بهذا اللفظ مصحف عن التلاهات والتلاه في الفارسية نوع من أغطية الرأس.

٥— في الأصل: وأفسه قسلا ميه

٦— " : محضرة.

الخوارزمية، والعمائم الصفار لا تتعدى العمامة خمسة
أوستة أذرع من اللّاس الرفيع.

وحدثني الشريف ناصر الدين محمد الحسين
الكارهي المعروف بالزمردی وهو من مملوكة دخل الهند
مرتين وأقام عند السلطان قطب الدين بدھلی
أن غالب لباسهم البياض وفي غالب الجماعات
أكسيتهم ثرية مزركشة بالذهب، ومنهم من يلبس
مطرز الكمين بزركش، ومنهم من يحصل الطرازين
كتفيه مثل المخل، وأقبيلتهم مربعة الأكمام، مرصعة
بالجواهر وغالب ترصيعهم بالياقوت والألماس، وتضيف
شعورهم ذوايات مريحة كما كان يفعل عسكر مصر
والشام، ويعمل في الذوايات شراريب الحرير، وتشد

الحق الأصل : خوارزمية -

۲ - " : الكارهي .

۳ - " : بالزمردی .

۴ - " : جماعات .

۵ - " : أكسيتهم الثرية

۶ - " : الكميرة

۷ - " : الانبازا

۸ - " : تطفير

۹ - " : ذوايات .

فی أوساطهم المناطق من الذهب أو الفضة، والأخفاف
والمهاميز، وأما السيوف فلا تشد إلا في الأسفار، وأما
في الحضر فلا تشد، وأما الوزراء والكتاب فمثل ربي
الجند ولكن لا يشدون المناطق، وبعضهم يرخي العذبات
أمامه مثل عذبات الصوفية، وأما القضاة والعلماء
فلبسهم فرجيات شبيهات بالجندات ودراريح وأما
عامّة الناس فقمص وفرجيات مقتدرة ودراريح

أهل دهلي

وحدثني الشبلي أن أهل دهلي أهل ذكاء وفطنة
فصحاء في اللسانين الفارسي والهندي، وفيهم من
ينظم الشعر بالعربية ويحيد فيها النظم وكثير من يمدح
السلطان منهم من ليس لهم رسم في ديوانه، فيقبل
عليهم ويحيزهم قال الشبلي: وأحد دبيران أي كتاب

١- في الأصل: أخفاف ومهاميز

٢- " : أمامهم .

٣- الفرجية نوع من الأقبية .

٤- قنادر نوع من الحيوانات المائية له لون أحمر فاتح يتخذ منه

الفراء، هكذا في المتجد .

٥- واحدها دُرّاعة وهي جبة مشقوقة المقدم .

٦- في الأصل: في اللسان الفارسي والهندي .

٧- " : فصل

٨- " : ونحسروهم

السلطان له عادة أن يمدحه إن تجدد له فتح أو أمر كبير ورسمه عليه أن يأمر بأن تُعد له أبيات قصيدته ويُعطى لكل بيت عشرة آلاف تنكة وكثيراً ما يستحسن السلطان منه شيئاً أو يعلم له ضرراً فيما يأمره له شيء مخصوص على التعيين، وإنما يأمره بأن يدخل إلى الخزانة ليحصل ما أطاق، فلما رأني عجبت مما يحكيه من كثرة هذا الأنفاق والبسط في المواهب والأطلاق قال : وهو مع هذه السعة المفرطة في بدل العطاء لا يُنفق (٢٥/٥) نصف دخل بلاده .

كثرة الثراء في الهند

وحدثني شيخنا فريد الدهر شمس الأصفهاني قال : كان قطب الدين الشيرازي يثبت صحة الكيمياء، قال : فبحثت معه في بطلان الكيمياء، فقال لي : أنت تعلم ما يتلف من الذهب في الأبنية والمستعملات

١ — في الأصل : أن انجد .

٢ — " : بعد له .

٣ — " : وكثيراً من .

٤ — " : كار .

٥ — " : ثبت .

٦ — " : فتحت معه .

ومعادن الذهب لا يتحصل منها نظير ما ينقد،
وأما الهند فأنى قررت أن له ثلاثة آلات سنة لم يخرج
ذهب إلى البلاد ولا دخل إليه ذهب فخرج منه والتجار
من الآفاق تقصد الهند بالذهب العيين ويتعوض عنه
بأعواد وحشائش وسموخ لا غير، فلو أن الذهب
يعمل لعدم بالجملة الكافية، قال شيخنا شهاب الدين:
أما قوله عما يدخل إلى الهند من الذهب ثم لا يخرج
منه فصحيح، وأما إثباته لصحة الكيساء فباطل لا
صحة له

قال: وبلغنى أن من تقدم هذا السلطان فتح
فتحاً فأخذ منه من الذهب وشق ثلاثة عشر ألف
بقرة، قلت: والمشهور عن أهل هذه البلاد جمع الأموال
وتحصيلها حتى إن بعضهم إذا سئل: كم معك؟ فيقول:
ما أعرت إلا إلى ثانى ولد يجمع على مال جده أو
ثالث ولد فى هذا النقب أو فى هذا الجب وما أعلم

اسمى الأصل: منها.

٢ — " : حراب.

٣ — " : تعصد.

٤ — " : فاجد.

٥ — " : ثلاثة عشرة.

٦ — " : لعشرة.

كم هو. وهم يتخذون أجباباً لجميع الأموال ومنهم من ينقب في بيته ويتخذة بركة وليسدها ولا يدع إلا مقدار ما يسقط منه الدنانير ليجمع فيه الذهب، وهم لا يأخذون الذهب المصروع ولا المكسور ولا السبائك خوفاً من الغبن ولا يأخذون الدنانير المسكوكة، وفي بعض جزائرهم من ينصب على سطح دارة علماً كلما تكامل لأحدهم جرة ذهب حتى يكون لبعضهم عشرة أعلام وأكثر. وحدثني الشيخ برهان الدين أبو بكر بن الخلال محمد البرزى الصوفى قال: بعث هذا السلطان عسكرياً إلى بلاد. وهي مجاورة للدواكير (ديوكير) في نهاية حدودها وأهلها كفار يدعى كل ملك منهم الرأ، فلما نازله جيوش السلطان بعث يقول لهم: قولوا للسلطان أن يكف عنا وهما أراد من المال يبعث له ما أراد من الدواب فأحمله له، فبعث أمير الجيش يُعرِّفه بما قال، فأمره السلطان بأن يكف عنهم القتال ويؤمنه للحضرة معه، فلما حضر

١- في الأصل أجباباً

٢ " : بياض، بعد بلاد.

٣- " : أسرا والصحيح ما كتبناه وللرأ لقب ملوك عظام تولوا

الحكومة في القرن الثامن بعد المسيح في غرب وسط الهند وشملت مملكتهم منطقة بومباي وعدة مواضع في مهارة تجارة

٤- في الأصل : أنه.

٥- " : بأنه

إلى السلطان أكرمه إكراماً كثيراً وقال : ما سمعتُ مثل ما قلت ، فكم عندك من المال حتى قلت : إنا نبعث لك مهماً أردنا من الدواب لتحملها ، قال : تقدمني سبع راءات في هذه المملكة وجمع كل واحد منهم سبعين ألف بايين أموالاً وكلها عندي حاصلة . فقال ، والبايين صهرج متسع جداً ينزل فيه بسلايم مع أربع جهات ، فأعجب السلطان مقالته وأمر بأن يختم على الأموال باسمه ، فختبت باسم السلطان ، ثم أمر الراء بأن يجعل له نواباً في مملكته ويقوم بنفسه في حضرته بدهلي ، وعرض عليه الإسلام فأبى فأقره على دينه ، وأقام في حضرته وجعل له نواباً في مملكته وأجرى السلطان عليه بما يليق بمثله وبعث إلى (۲۶/۵) بيت الملك أموالاً لجهة فرقت على أهلها صدقة عليهم لينتظروا في عديد رعاياه ، ولم يتعرض إلى البايينات وإنما ختم عليها وأبقاها على حالها تحت ختمه ، وقد ذكرت هذا على ما ذكره البزري وهو المعروف بالصدق والعهد عليه والعائد فيها إن كان يعود فأليه .

وحدثني علي بن منصور العقيلي من أمراء عرب

١- في الأصل : ملك .

٢- : ليكوههم انتظروا .

٣- : في عديده .

البحرین قال : إن سفارتنا ما تنقطع عن الهند وعندنا
 كثير من أخباره وتواترت الأخبار عندنا أن هذا السلطان
 محمد بن تغلقشاه فتح فتوحات جلیلة وأنه لما فتح
 مدينة لها مجيرة ماء في وسطها بيت بُدَّ عظیم عندهم
 يقصد بالندور، وكان كل نذر محیی إلیه یُرى فی تلك
 البحيرة، فلما فتحها قيل له عن ذلك فشق نهرًا من
 تلك البحيرة وصرف الماء عنها حتى أنصرف، ثم أخذ
 ما كان هنالك من الذهب وحمل منه وسق مائتي ثیل
 وآلاف من البقر، قال : وهو رجل جواد كريم يحسن إلى
 الغرباء، سافر منا رجلان إلیه فشملتہما السعادة بالحضر
 عنده، فأنعم علیہما وشرفہما بالخلع وأجرى علیہما الأموال
 الجمة وكان ممن لا یؤبه له من عربنا ثم خیرہما فی المقام
 أو العود، فأختار الواحد منهما المقام فأعطاه بلدا جلیلا
 ومالاً جزیلا وشيئا كثيرا من مواشی الغنم والبقر وهو الآن
 هنالك ممولا محولا، وأما الآخر فسأل العود، فأنعم علیہ بثلاثة
 آلاف تنكة ذهباً وأعادة فحبوا فحبورا.

۱- فی الأصل : ینفقع .

۲- " : طغشاه .

۳- " : إلی أن یصرف .

۴- " : لا یؤبه إلیه .

۵- " : خبرہما .

أخبار شتى عن الهند

بغايا الهند

۱۱/۲ حدثني أبو محمد الحسن بن عمرو أن الزنا لا يتحاشى بسائر بلاد الهند، وأن الزنا في كل بلد في أهل بيت بأعيانهم، ينسبون فيه فلانة بنت فلانة زانية، فأما من سواهم فأنهم يضبطون أنفسهم غاية الضبط ويعاقبون على الزنا أشد العقوبة من زنا بغير زانية أو امرأة زنت ليست من الزواني المعرويات المكتويات في ديوان المملك بالناحية، فإن المرأة من غير الزواني إذا أحببت أن تدخل في الزواني أتت أهلها منها وكتبوا الكتب بذلك وطردوها ولم يسلموا عليها أبداً

١- اقتبسنا هذه الأخبار من الجزء الثاني للنسخة المصورة بالدار
٢- الروايات في هذا الفصل تكاد تكون كلها منقولة عن مصادر متقدمة من زمن العُمرى بكثير من بينها الصحيح من أخبار البحار وعجائبها لأبي عمران موسى بن زباج وعجائب الهند لبزرك بن شهریار، وهذه المصادر تخبر عن أحوال الهند في القرن الثالث والرابع للهجرة.
٣- في الأصل: بأعيانهم.

وصارت من جملة الزواني إلا أن محلها حون من تنقلت
في الأمهات الزواني وإن المشهود في كل بلد من بلدان
الهند عجائز زواني بنات زواني ينسبون في الزناء، وقولهن
مقبول في كل شيء وإن الزانية إذا وافقها الرجل على المبيت
عندها ودفع إليها رهنا ثم جاء من بعده من يبذل لها
أصناف ما بذل لها الأول لم تحبه ووفت للأول .

الحیات القاتلة

۱۲/۳ قال لي بعض المنصورين ممن يسلك إلى
مانكير وهي مدينة بينها وبين ساحل بلاد اللار متون
فرسخ وبها بلكهور ملك الهند إن ببعض جبال الهند
حيات صغار رقطا وغبرا إذا نظرت الحية إلى إنسان
ونظر إليها مات من ساعته بخاضية في سمها وهي شر
الحيات ، قلت : هذه الحية تسمى المكللة لرقطتها
وإذا وقع بصرها على حيوان قتلتها ما لم يجلب بعد وقوع

۱- كانت عاصمة ملك كيارامتد نفوذهم في شمال بومباي وجنوبها

ولقب العرب كل واحد منهم الزا .

۲- في الأصل مصفا : الار والصحيح اللار وهو الساحل الغربي للهند

المعروف عندنا بملايار .

۳- في الأصل : وهو .

۴- " : لرقطتها .

بصرها على حيوان آخر فإن الشَّم ينتقل إلى الثاني
وليسلم الأول ويقال لها المكللة لأنها تُرى راكبة على
حية من غير جنسها وتلك ماشية بها.

معبد من معابد الهندوس بجُفَّتَن

۲۸/۲ - ۲۹ قال ذكرى أبو الحسن محمد بن حرب
أن بظاھر جُفَّتَن من بلاد الهند على نحو فرسخ
وتصف من البلد بدأ عظيماً فيه صنم من حجر كبير
وفي هذا البلد ستون جارية وقفاً على هذا البُذَّ
ما يكسبونه من الزنا يُردُّ في النفقه على عبارة البلد
وحفظ الصنم وأجرة القوام به، وكل من مر بهذا
البلد من الغرباء ذاهباً أو جائياً يجامعون بغیر أجره
أو عوض، وأن وھب لأحدھن شيئاً لم تأخذ منه،
وذكر أنه سمع جماعة المنزويين يقولون إن السبب
في هذا أن رانية بعض ملوك الهند وهي زوجته كانت
۱- في الأصل : رقی والغالب أنه مُصَحَّف عن جُفَّتَن وكانت بلدة على

ساحل ملابار بين بنكلور وكاليكت.

۲- في الأصل : يكسبونہ.

۳- " : وربما من أحد منهم.

۴- " : نزيين.

۵- " : زانية.

منصرفۃ من بعض الحرامات وهي اللہاریں (۶) إلى جرفتن ، فاجتازت بنخلة من نخل النارجیل وتحتها رجل جالس يذكرك ذكره فتوقفت ووقفت من حولها وكانت راكبة على فيل وتقدمت بأحضارة ، فأحضروه ، فقالت يا هذا أما تتق الله ولا تخافه أنت رجل صحيح البدن تفعل كذا وكذا ، فقال لها : ما فعلت كذا إلا من حاجة وضرورة ، فقالت له : نزلت البلد وفيه الجوارى والقحيات كذا وكذا وخرجت تفعل هكذا ، فقال لها : ليس معي شيء وأنا رجل غريب فقير ، فقالت : فلتشوة ، ففتش فلم يوجد معه شيء ، فأغتمت وقلقت وبكت وقالت : هذا غريب مضطرب لم يجد شيئاً يزني به وقد أئتمنا فيه ومن أمثاله وقالت لو كيل من وكلامها : لا أبرح أو تخضر المسنسين والقوام وتقدرها هنا بيتاً لأبني فيه بدءاً وأجعل فيه جماعة جوارى الليل للغرباء والمجتازين ، فأصلحت ذلك البد وفيه الصنم ووقفت على الغرباء والمجتازين ستين جارية ، وكلما بلغت جارية أو أسنت أقيم بدلها جارية ، فمن زنى بهن من البلد والمقيمين

١- في الأصل : فأحضروه .

٢- " : ما .

٣- " : قال .

٤- " : شيء .

٥- " : زنا .

بالبَدِّ أعطاهنَّ الأجرةَ ومن زنى بهنَّ من الغرباء لم يعطهنَّ شيئاً.

الحياة تعود إلى سَلِيم

۲۹/۲ حدثني الشيخ الخطيب بهاء الدين بن سلامة فيما حدثني به من أخبار الهند قال: أرسينا إلى مرسى كان إلى جانبه زرع فنزلنا على جانبه، فبينما نحن هناك، ومنا رجل من أعيان التجار ذوى اليسار والمال قد أنبطح على وجهها ليستريح ويرجله همودة، فخرجت حية من أقصى الزرع فهشتت في رجله ثم ثم رجعت من حيث جاءت وأغى على الرجل وهبنا بأخراج الترياق لنسقيه، فقال رجل هناك من الهند: ما يغنى عن هذا شيء مما أنتم وإنما إن أردتم حياة صاحبكم فتطلبوا راقياً يرقيه، فرغبنا إليه في الرأقي فأحضره فشرط علينا مائة دينار فضمنّاها له، فرقاه

۱- في الأصل: أعطاهم.

۲- " : بهم.

۳- " : يعطهم.

۴- " : فشقته شقا.

۵- " : الدرايق.

۶- " : فضمنّا.

بکلمات لم يتسها حتى أقبلت تلك الحية من حيث
جاءت، فقال : دَعُوهُ وشأنها، فأنت الرجل
فأمتصت موضع نهشتها ثم انصرفت وقام الرجل
كأنه لم يكن قد أصيب، فأفدناه الذهب وعجبنا مما
رأينا، وعجلنا الرجل وعدنا إلى المرسى.

الْمَاس قَشْمِير

۳/۳ قال حدثني بعض من دخل بسباد
الهند أنه سمع أن الألباس الجيد النادر المرتفع
يجلب من نواحى قشهير وأن هناك واديين جبلين
فيه نيران تتقد في الليل والنهار والشتاء والصيف،
والألباس فيه، ولا يطلعه أحد إلا طائفة من الهند
السفلة يحملون أنفسهم على المهالك، تجتمع الجماعة
منهم ويقصدون هذا الوادى ويذبحون الغنم المهزولة
ويقطعونها قطعاً ويقذفون بالقطعة بعد القطعة في
كفة منجنيق يحملونه لأن التقرب من الموضع لا
يمكنهم من جهات شتى، منها أن وهج النار يمنع
من ذلك، ومنها أن بقرب النار من الأفاعى والحيات
مالا يوصف كثرة، ومنها مالا يمهل حتى يتلف، فيتخون

أبى الأصل : الأوسى .

۳ — ” : ينفذ .

من يقرب من الموضع لتلك الأفاعي ، فإذا قذفوا باللحم
أُخذت عليه النُسور وهي كثيرة في الموضع فهي تختطفه
إن وقع بعيداً من النار فترفعه ، فإذا رآوا النسر قد
أخذ اللحم اتبعوه حيث يمضي فرمى سقط من قطع
اللحم التي أخذها شيء من الألباس وربما سقطت
قطعة اللحم في النار فتحترق وربما سقط النسر عليها
وقد حصلت في موضع بقرب النار فيحترق معها أو
يتشيط وربما اختطفها النسر قبل سقوطها في الأرض
وعلى حسب ما يتفق ، فهكذا يوجد الألباس وفي الأكثر
يتلف من يطلبه بالأفاعي والحيات لكثرتها في الموضع،
وملوك الناحية يطلبون الألباس ويشددون في طلب
من يلتمسه ويفتشونهم أشد التفتيش لجلالة الألباس
وعظم خطره .

طريق استيفاء الدين بجنوب الهند

(۵۶/۲) والرسم ببلد أن الهند أنه إذا كان لبعضهم
على بعض دين فإن أراد ملازمته يجيئه فيقول أنت

۱— في الأصل : فتحرق .

۲— " : يطلبون .

۳— " : يشدون .

۴— لا يوجد أنه " في الأصل والمحل يقتضيه .

بيد الملك أو برجل الملك فلا يعمل ذاك شيئاً ألبتة
وتجلس كل واحد مع صاحبه إما في دكانه أو منزله
أو البتة أو المسجد إن كان الذي عليه الحق من
المسلمين أو الحق لمسلم على مشرك لأن المشركين
يدخلون المساجد ببلاد الهند فلا يأكل الملازم شيئاً
هما أذكرة ولا يأكل الملازم أيضاً، وربما كان للتاجر على
الملك شيء فيما طله به فيقول : أنت أيها الملك بيد
نفسك وبرأس نفسك أو برجل نفسك أو برجل أبيك
أو برجل أمك أو رأس أمك إن كنا نعيشان فلا
يعمل شيئاً ألبتة ولا يأكل إلى أن يوفيه حقه أو يُبرِّكه
والذين لا يأكلون فأنهم يمتنعون من أكل الأرض فأنه عندهم
الطعام فقط فأمّا غير ذلك فلا.

انتحار مريع

قال لي من رأى رجلاً من الهند بصند ابور وهو
يطوف وبين يديه طير ومطارد ومعه خلق وقد قوّر
تحت رأسه وقلبه وجعل في مكانه مثل المسرحية وجعل
فيه فتيلة ودهنا قد صبت على رأسها من صفيحة
— في الأصل : شيئاً.

- ٢ — : والذين يمتنعون من أكله وعندهم أنه هو الطعام الأرض
٣ — : مدينة كبيرة ذات تجارة بحرية على ساحل الهند الغربي في إقليم مهاراشتر.

حديد و ستر فيه و سمارين وهو ممشى و لغنى و مضغ
التنبيك فلما كان في اليوم الثاني ضعفت و خارت و لم يمكنه
الصبر إلى اليوم الثالث فأحرق نفسه في اليوم الثاني.

الفيل المدربة

(۲۶/۲) و أخبرني غير واحد أنه شاهد ببعض
بلدان الهند فيلة تتصرف في حوائج أربابها، وأن
الفيل يدفع إليه الوعاء الذي يشتري فيه الحوائج،
وفيه الودع فقد القوم و أنموذج الحاجة مثل القفل
والأرز و السقط و أي حاجة كانت فيكون معه في الوعاء
شيء من ذلك الجنس و النعت و ممشى إلى البقال
فإذا رآه البقال ترك جميع شغله ولو كان على رأسه جبل
ليشتري منه و يفرق الزبون عنه و أخذ الوعاء، فعده
الودع التي فيه و نظر بما يريد من حسب الأفرج فباعه
بأرخص سعر و دفع إليه أجود ما عنده من ذلك النوع،
و ربما عد البقال الودع فخلط فيه فبشرونها الفيل بمخرط
فيعد البقال عدلاً ثانياً و مضى الفيل بما اشتراه فربما

١ — في الأصل : التابوك .

٢ — : الودع منقاة صغير تخرج من البحر، واحد هاردة و ودعة

٣ — في الأصل : الذي فيه .

٤ — : عدة ثانية .

استقله صاحبه فيضرب فيعود إلى البقال فيشوش
متاعه ويخاط بعضه ببعض فأما أن يزيده أو يرد عليه
الودع وإن الفيل الذي هذه صورته يكنس ويرش ويدق
الأرز مدقة يأخذها بخطوممه فيدق ورجل يجمع له
الأرز، ويطحن الأرز ويسقى الماء وفي الوعاء جبل مشدود
يدخل خطوممه فيه ويحمله ويقضى جميع
الحوائج ويركبه صاحبه في حوائجه البعيدة ويركبه
الصبي ويمضى عليه إلى الصحراء فيقطع الحشيش
وورق الشجر بخطوممه ويدفعه إلى الصبي فيجعه
في الكساء ويحمله فيكون طعامه، وإن الفيل الذي
تكون هذه صفته يبلغ ماله قدر وقيل عشرة آلاف درهم.

حَيَّة تَبْلَع قِمَاحًا

٣٩/٢ قال حدثني جعفر بن راشد وهو أحد
ربانية بلاد الذهب ولواخذتها والمشهورين فيها قال:
حدثني بعض التجار بصيمور أن حية جاءت إلى

١- في الأصل : ويفرش .

٢- كانت ميناء تجارية بالموضع الذي يحل فيه
بومباي .

خَرَصِيمُور فابتلعت مَسَاحًا كَبِيرًا، وبلغت صاحب صِيمُور
الخبر، فوجه من يطلبها وإنه اجتمع عليها جماعة من
أصحاب الحيات فقلعوا أنبياءها حتى ضروا إليها قَصَبَات
الساج من رأسها إلى ذنبها وذرعوها فكانت أربعين ذراعًا
بالعُمرى وحملها الرجال بالوهوق على أعناقهم وكان تقدير
وزنها آلاف أُرطال وإن ذلك كان في سنة ٥٣٤ هـ.

إنتحار شاب مسلم

٤٨/٣ قال حدثني عبد الواحد بن الحسن الفسوي
قال رأيت بحرفتن^٢ غلاماً صبيح الوجه حسن البدن
من أولاد المسلمين مولدة ببلاد الهند وقد ذهب
مذهب الهند وتخلق بأخلاقهم يطوف بالبلد وبين
يديه طبل ويؤق ومطرده، فسألته عن أمره فذكر
أنه قد خاطر رجلاً من الهند على أن يقتل نفسه
فأجتهدت به ولطفت له في أن يرجع من رأيه
فامتنع وقال: لا يجوز أن أكذب، فقلنا له: أنت من
أولاد المسلمين وهذا فضيحة عليهم فلا تعجل
بنفسك إلى النار وأثق بالله عز وجل، فلم ينفعنني

١- أي الذراع التي وضعها عمر بن الخطاب.

٢- في الأصل: سرين.

٣- " : في.

رہی کہ فلہا کان من غد حضرت اُسرة الملك مجرئتہ
 وأهل البلد وجاء الغلام یختر وهو میصنع التنبیل وعلیه
 ثوبان قد ارتدی بلحدهما وأتزر بالآخر فطاف حول مسجد
 فی الموضع وسجد للمسجد ولم یدخله ثم خلع الثوبین
 علی رجلین کانا من جملة من معه وصعد علی کرسی
 من الخشب قد عمل له ومکد علی خشبتین یدیه
 بین ثلاث خشبات، وشد شعرة مع رأس قنائة
 وکل لہما من رجلیه مع رأس قنائة، ثم جاءه رجل
 معه طبرفیه من نحو عشرة أرطال أحد من الموسی
 فضرب إحدى ساقیه ضربة فتعلقت رجله مع ساقه
 فی رأس القنائة، ثم فعل بالرجل الأخری مثل ذلك، ثم
 وضع المنشار علی مائقه الآخر فألحق القطع الشانی
 بالأول فتعلق الرأس مع العنق مع الصدر وما مع ذلك
 فی رأس القنائة ثم وأفی أهله فجمعوه ودفنوه.

الانتجار بالنار

۵۲/۳. وللهند رسوم وسنن قد جرت عاداتهم بها
 منها ما یتدینون به ومنها ما قد اصطالحوا علیہ ومنها
 ما ینفرد به فرقة دون أخرى، ومنها ما یتحسنه

۱۔ فی الأصل : نبرس .

۲۔ العبارة مضطربة هنا ولعل بعض الكلمات سقطت من الكتابة .

بعضہم دون بعض وشرح ذلك لا سبيل إليه لطوله،
 فمن سننہم انہم يحرقون أنفسهم بالنار وهذا شائع في سائر
 الهند، وإذا أراد الواحد منهم أن يحرق نفسه لأنه إما
 أن يكون قد فني^۲ أو قد خاطر أو قد غضب أو قد أمره
 الملك بهذا أو لمعنى غير هذه المعاني طاف البلد قبل
 ذلك بثلاثة أيام وبين يديه طبل يضرب به ومعه
 مطرد وحوله من أهله ومن يتعصب له جماعة فيجمع
 في تلك الأيام الحطب والذهن ليؤقده إذا عزم على
 أن يحرق نفسه، فإذا كان في اليوم الثالث جمع ذلك
 الحطب وأجج النار وصب عليها الدهن ثم جلس
 في كفة حديد مثل كفة الميزان وأج نفسه في النار
 وأهله حول النار بالحرايب فان أراد أن يخرج منها رذوة
 إليها بالحرايب حتى ينقطع، (۵۷/۲) وكل من حوله من
 أهله وإخوانه وغيرهم يقول له: اقرأ على فلان السلام
 وفلان قل له كذا وكذا، يذكرون له قوماً قد ماتوا
 وأحرقوا أنفسهم.

۱— لا يوجد كلمة "لأنه" في الأصل.

۲— في الأصل: قد تفتى.

۳— " : ليج.

۴— " : القيان.

۵— " : رج.

۶— " : تقرأ.

۷— " : تقول.

شیلوخ عقیدۃ التناسخ

وہم قوم یعتقدون التناسخ وعندهم أن الإنسان
یرجع بعد أربعین يوماً إلا أن روحه فی کلب أو حمار أو
بقرة أو فیل أو غیر ذلك من حیوان . وہم أحسن الناس
طاعة لملوکهم وربما قال لأحدہم الملك أمض فوجه إلى برأسک
فیخرج من بین یدیه ومضی فیجذب غصنا من شجرة
أو رأس قناة ویشد ذوابته وطوته بها ویقطع رأسه،
ولفسه تجری مثل الماء من شدة حدة السکین وهو
مقبضتین یتعلق رأسه فی الشجرة ویسقط جسمه،
ولکل ملک من ملوک الهند جماعة یختص بهم بحسب
حاله فإن مات أو قتل أو حدث به حادث قتلوا أنفسهم
وإن آعتل آعتلوا ومها لحقه فعلوا بأنفسهم مثل ذلك .

أكل الميتة

(۳۶/۲) والهند یا کون الميتة وذلك أنهم يأخذون
الشاة أو الطیر فیضربون رأسه حتى يموت ، فإذا مات
أكلوه ، وقیل إن بعض کبارهم بصیمورا وسواراة أجتاز
بفارة ميتة فأخذها بیده ودفعها إلى ابنه أو غلامه

۱- فی الأصل : وهو سکین .

۲- " : یختصهم .

۳- كانت سواراة وصیمور بلدتین عظیمتین علی مقربة من مدينة بومباي
الحالية الأولى فی شمالها والثانية فی جنوبها .

فحملها إلى منزله وأكلها والفار عندهم من اللفظ
ما يؤكل .

لُصُوصُ الْهِنْدِ

(۳۶/۳۵/۲) ديبلاہ اہند لصوص یحییٰ منہم جماعة
من بلد إلى بلد فيغيرون على التجار المؤسرين إما
غريب وإما هندی فيقبضون عليه في بيت أو في السوق
أو في الطريق ويحرقون في وجهه السكاكين ويقولون له
أعطنا كذا وكذا وإلا فقتلناك ، فإن تقدم إليهم أحد
منهم من الرجل أو سلطان قتلوه ولم يبالوا أن يقتلوا
عنده أو يقتلواهم أنفسهم فيما بعد كل ذلك عندهم
سواء ، فإذا طالبوا الإنسان لم يسمع أحداً أن يكلمهم
أو يتعرض لهم خوفاً على نفسه ، وميضى (المؤسس) معهم
فيجلس حيث شاءوا من سوقه أو داره أو دكانه أو
بستانه فيجمع لهم المال الذي قد قاطعوا عليه والمتاع
وهم مع ذلك يأكلون ويشربون وسكاكينهم حجرة ،
فإذا جمع ما وافقوه عليه أحضر من يحملهم معهم ومضى
وهم محيطون به حتى يبلغوا أما كنهم التي يأمنون فيها
على أنفسهم فيطلقونه هناك ويأخذون المتاع والمال .

— في الأصل : يعبثون على .

حیة قاتلة

(۲۹/۲) وحديثی بعض البحرینین من أمر الحیات ما یدھش، ذکر أن منها حیة تسمى الناعران منقطة على رأسها مثل الصلیب ترفع رأسها من الأرض مقدار ذراع وذراعین على قدر کبرها ثم تنفخ فینشر رأسها وصدغیها وأذینها ویصیر مثل رأس الأرنب وإذا سعت لم تلحق وإذا طلبت لحقت ما أرادت وإذا نهشت قتلت وأن بکولم ملى رجل مسلم یقال له ابن خالد یلقب بالهندیة بنجی وهو صاحب الصلوة یرقى نهشة هذه الحیة، فرما کان قد تمكن سمها فی المنهوش فلم ینفع، وفی الأكثر یعیش من یرقیه، ویرقى أيضا من نهشته هذه الحیة و غیرها من الأفاعی

۱۔ فی الأصل : أصداعها.

۲۔ " : آذانها.

۳۔ مرفأ تجاری کبیر علی الساحل الغربی فی أقاصی الهند وهو الآن

فی ولاية کیرالا، راجع الخريطة.

۴۔ فی الأصل : سی.

۵۔ " : فیه بدل المنهوش.

۶۔ " : نهشتها.

والحيات بهذه الناحية جماعة من الهند إلا أن رقية
هذا المسلم لا تكاد تخطئ.

رجل صب عليه البول

(۲۸/۲) وحديثي الحسن بن عمر وقال رأيت بسندان
رجلاً من الهند قد أجتاز بدار فأنصب عليه وعلى
ثيابه بول من تلك الدار فوقف وصاح : من هو الذي
صب عليّ ماءً من غسل اليد أو غسل الفم وهو
عندهم أقدر ما يكون فقالوا له : هذا بول صبي بال الشاة
فقال : هاكتارو (معنى جيد ومضى) وعندهم
أن البول أنظف من الماء الذي غسل به اليد أو الفم.

(۲۸/۲) وحديثي الحسن بن عمرو قال : إن الواحد
من الهند يتغوط وينزل إلى الشلاج وهو بركة المياه المنصبة
من الجبال والصحارى في أوان الأمطار والسيول حتى
يغتسل فيه ويستنجي فلما تنظف تمضمض بالماء وخرج
من الشلاج مَجَّ الماء من فيه إلى الأرض لأن عنده
أنه إذا مَجَّ الماء من فيه إلى الشلاج أفسده.

الوقاء بالعهد

(۲۸-۲۱/۲) ومن أخبار الهند في سننهم الظرفية

التي في الأصل : بهم هذا الذي.

ما حدثني به الحسن بن عمرو أنه سمع شيخا عالما
بسير الهند يقول إن بعض ملوك الهند الكبير كان
جالسا يأكل و بازاءه يبغافى قفص معلقة ، فقال لها:
تعالى فكلى معى ، فقالت له : أنا أفزع من السنور، فقال
لها: أنا بلا وجروك ، وهو بكلام الهند أنى أفعل بنفسى
مثل ما يصيبك وتفسير هذه اللفظة ومعناها هو ما
أذكره ، وذلك أن الملك من ملوك الهند يحى إليه من
الرجال عدة على حسب محله وجلالة قدره ، فيقولون
له: نحن بلا وجروك فيعطونهم الأرض بيده وليطعمهم
التانول بيده فيقطع كل واحد منهم الخنصر من أصابعه
ويضعها بين يديه ، ثم يكونون معه حيث سلك يأكلون
بأكله ويشربون بشربه ويتولون أطعامة ويهتمون
بشأن أحواله فلا تدخل إليه حظية ولا جاراية ولا غلام
إلا فتشوة ولا يفرش له فراش إلا فتشوة ولا يقدم له
طعام ولا شراب إلا قالوا للذى أحضره: كُنْ منه أو لا
وما أشبه هذا من شأن الأشياء التى يخاف على
الملوك منها فأن مات قتلوا أنفسهم وإن أحرق نفسه
أحرقوا أنفسهم وإن مرض مرض عذبوا أنفسهم لمرضه وإن
حارب أو حارب كانوا حولهم ومعه ، ولا يجوز أن يكون
هولاء البلا وجركية إلا من عليه أهل الموضع ومن
يرجع إلى نجدة وكسالة وشهامة ومن له رواء ومنظر

١- فى الأصل : يسأله .

٢- لا يوجد من فى الأصل والمحل يقتضيه .

فہذا معنی البلا وجرکیۃ ، فلما قال الملك للبغاء : أنا بلا
 وجرك ، نزلت من القفص وجاءت وجلست على الخزان
 لتأکل فقصدھا السَّئور وقطع رأسھا ، فأخذ الملك بدن
 البغاء فجعلہ فی صینیۃ وجعل علیہ الکافور وحولہ
 أهیل والتَّہیل والنَّورۃ والقوئل وضرب الطبل ودار فی
 البلاد مدۃ سنتین ، فلما طال ذلك اجتمع علیہ البلا
 وجرکیۃ وغیرھم من أهل ملکته فقالوا لہ : هذا قبیح
 وقد طال الأمر فیہ فألی متى تدافع إما أن تفی وإلا
 ففرّنا حتی نغزلك ونجعل ملکا غیرک لأن فی الشرط أنه
 إذا قال أحد بلا وجرك ثم وجب علیہ الحکم فدافع
 بہ أو نکل عنہ فقد صار جندال والجندال عندهم هو
 الذی لا یجوز علیہ الحکم لقاتلہ ومہانتہ وسقوطہ مثل
 المنفی والزامر وما أشبہ ذلك ، والملك ومن دونه فی
 ذلك سواء إذا نکل عن الواجب فلما رأى هذا جمع العود
 والصندل والسَّمن والسَّلیط وحضر حفیرۃ وجعل ذلك
 فیہا وأحرقہ بالنار ثم رقی بنفسہ فیہا فاحترق بلا وجرکیۃ
 ثم بلا وجرکیۃ ثم بلا وجرکیۃ یعنی أتباع الأتباع فرموا نفوسہم

۱۔ فی الأصل : إلى کم .

۲۔ ” : کھندا

۳۔ ” : قارموا

معه فاحترق في ذلك اليوم ألفا نفس وكان أصل ذلك
قوله للبيعة أنا بلا وجرك .

جَرَّةُ عَمْرُهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ سَنَةٍ

(۱۰/۲) وحدثني أن لأهل قشماير الأعلى يوم عيد
في كل سنة يجتمعون فيه ويصعد خطيبهم على منبر ومعه
جَرَّةٌ من طين غير مطبوخ فيخطب ثم يقول : وقوا
أنفسكم وأموالكم وأحفظوها ويظهم ثم يقول : أنظروا
إلى هذه الجَرَّةِ من الطين وُقيت وحُفِظَت فَبَقِيَت
وإن لتلك الجَرَّةِ على ما يقولون أربعة آلاف سنة .

الملك الرايسم سِرّاً

(۱۲-۱۱/۲) قال أبو محمد الحسن : كنت بالمنصورة
سنة ۲۸۸ فحدثني بعض مشائخها من يوثق به أن
ملك الرا وهو أكبر ملوك بلاد الهند والناحية التي هو
بها بين قشماير الأعلى وقشماير الأسفل وكان يسمى
مهروك بن رائق كتب في سنة ۲۷۰ إلى صاحب المنصور
وهو عبد الله بن عمر بن عبد العزيز يسأله أن يفسر
له شريعة الإسلام بالهندية فأحضر عبد الله هذا

١- في الأصل : ألفي .

٢- ناقل هذه الحكاية صاحب عجائب الهند عن أبي محمد الحسن بن عمر

بن حمويه .

٣- في الأصل : فخطب .

رجلاً كان بالمنصورة أصله من العراق حادّ القرحة
حسن الفهم شاعراً قد نشأ ببلاد الهند وعرف لغاتهم
على اختلافها فعرفه ما سألته ملك الرا، فعزل قصيدته
وذكر فيها ما يحتاج إليه وأنفذها إليه، فلما قرأت على
ملك الرا استحسنتها وكتب إلى عبد الله يسأله حمل
صاحب القصيدة فحمله إليه وأقام عنده ثلاث سنين
ثم انصرفت عنه فسأله عبد الله من أمر ملك الرا
فشرح له أخباره وأنه تركه وقد أسلم قلبه ولسانه وأنه
لم يمكنه إظهار الأسلام خوفاً من بطلان أمره وذهاب
ملكه، وكان فيما حكاة عنه أنه سألته أن يفسر له القرآن
بالهندية ففسره له، قال فانهيت من التفسير إلى سورة
ليس ففسرت له قول الله: مَنْ يُحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ؟
فيلجئها الذي أنشأها أوّل مرّة وهو بكل خلق عليم،
فلما فسرت له هذا وهو جالس على سرير من ذهب مرصع
بالجواهر والدر لا تعرف له قيمة قال لي أعذ عليّ فأعدت،
فلزل من سريره ومشى على الأرض وكانت قد رُسّيت
بالماء وهي نديّة فوضع خده على الأرض وبكى حتى تلوّث
وجهه بالطين، ثم قال لي: هذا هو الرب المعبود الأول القديم
الذي ليس يُشبهه أحد، وبني بيتاً لنفسه وأظهر أنه يغلو
فيه لمهمة وكان يصلي فيه سرا من غير أن يطلع على خلق أحد
وأنه ذهب لي في ثلاث دفعات ستمائة من من الذهب.

— في الأصل: قيمته.

عقاب قلة تاجر مسلم

قال خير من سُبَّاح الهند : كنت يوما بنجالان؛
عند زيد بن محمد وهو يومئذ الوالي على المسلمين
والناظر في أحكامهم وعدوهم وقد خرج من عنده
إنسان اسمه جَوَّان مَرْدٌ، فخرج عليه قوم في الليل
فقاتلوه فقتل وأخذ رجله، فجاء الخبر إلى زيد وكنت
حاضراً عنده، فقال جماعة حضروا من الفرس: الساعة
يطبع الهند في الفرس ويقطعون عليهم الطريق ويفسد
أحوالهم، وهو ليسمع الكلام، فقال لي زيد: أسمع ما
يقولون، وإذا تفرقوا نسوا ما يقولون وما تكلموا به فقلت
له: قد سمعت، وسكت أياماً، فلما كان بعد ذلك
بنيو عشرين يوماً بكرت يوماً إلى سلامه وإذا القوم
مكتفين فلم أدر ما هم، فصباحته وجلست عنده،
وجاء الناس للسلام عليه على الرسم، فلما اجتمعوا
قال زيد: يا أصحابنا قد علمتم ما جرى على جَوَّان
مَرْدٍ وهو رجل فارسي وقد أخذت خصماءه فليقسم
كل واحد منكم فليقتل واحداً منهم كما قتلوا صاحبكم

۱۔۔۔ فی الاصل : ققاتلوهم۔

۲۔۔۔ ” : يتفسد۔

۳۔۔۔ ” : النسا۔



وقد وجدنا بعض رحله وحسابه فليتسلم ذلك واحد
منكم ويبلغ به إلى أهله ويخلصني منه ونظر إلى مذكراً
لي ما كانوا تكلمون به في الأول، فسكت الجماعة وما
ردّ عليه أحد جواباً، فقال: يا أصحابِ اليس هذا
بمتسوء توقعون بي وتببرؤون تجمعون وتتكلمون بما
تشتهون فإذا حقت الحقائق أخذ كل واحد منكم في
طريق ما تنصفوني والله المستعان، فتوجه إلى دار
السلطان فطلب الذي بيده القتل فقتل السراق
وصلبهم على ساحل البلد.

۱۔ فی الأصل : توقعونی .

فہرِس

صفحہ	صفحہ
۳۱-۳۰	۶-۳
۲۱	۹-۶
۲۴-۲۲	۱۱-۱۰
۲۷-۲۶	۱۲-۱۱
۲۸-۲۷	۱۴-۱۳
۲۹-۲۸	۱۵-۱۴
۳۰-۲۹	۱۶-۱۵
۳۱-۳۰	۱۷-۱۶
۳۳-۳۲	۲۰-۱۷
۳۴-۳۳	۲۰
۳۴	۲۰

مقدمة

مملكة الهند والسند

خطاب ملك الهند إلى

عمر بن عبد العزيز

مدى مملكة السلطان

تخلق

فتوح السلطان تخلق

أقاليم المملكة

مائتا ألف سفينة على

نهر الغنغ في بنغال

ديوغير (ديوگیر)

الخراب والقفار في المملكة

الملتان

الأنهار والمناخ والحبوب

والفواكه

المواشي والطيور

الأطعمة والأشربة

أصحاب المهن

الجمال واليغال والخيول

دهلي ومباينها وليبائينها

ومدارسها ومستشفياتها

وأبارها وصهاريجها

الجند والأمرأ

دار الطراز بدھلي

هيئات الخيل

الوزراء والكتاب وقاضي

القضاة والمحاسب

الأطباء والندماء والمغنون

والصبيد والشعراء

مائدة السلطان ومطبخه

مجلس السلطان و

آداب الحضور

قصة كاتب

مجلس العدل

صَفْهَة	صَفْهَة	صَفْهَة
۵۵-۵۴	۳۵	مَوَكِبُ السُّلْطَانِ
۵۶-۵۵	۳۵	أَعْلَامُ السُّلْطَانِ
۵۷-۵۶	۳۶	الطُّبُولُ وَالنَّقَارَاتُ
۵۸-۵۷	۳۶	الصَّيْدُ
۶۰-۵۸	۳۸-۳۷	رُكُوبُ السُّلْطَانِ مِنْ قَصْرِ إِلَى قَصْرِ
۶۱-۶۰	۳۹-۳۸	تَوَاضُعُ السُّلْطَانِ وَعِلْمُهُ وَفَضْلُهُ
۶۳-۶۲	۳۹	مُنَاقَشَاتُ عِلْمِيَّة
۶۵-۶۳	۴۰-۳۹	السُّلْطَانُ وَالْجُرْمُ
۶۶-۶۵	۴۰	السُّلْطَانُ يُعَاقِبُ خَانَا كَبِيرًا
۷۰-۶۶	۴۷-۴۰	سَخَاوَةٌ وَصِلَاتُهُ وَهَيْبَتُهُ
۷۳-۷۱	۴۷	السُّلْطَانُ وَالْعُلَمَاءُ
۷۳-۷۲	۴۸-۴۷	جُهُودُهُ لِنَشْرِ الْأَسْلَاحِ
۷۵-۷۳	۵۰-۴۸	الرَّقِيقُ
	۵۱-۵۰	اللباس
	۵۲-۵۱	فِيُولُ السُّلْطَانِ
	۵۴-۵۲	تَعْيِيَةُ الْجَيْشِ وَطَرِيقُ الْحَرْبِ

صَفْحَةٌ

صَفْحَةٌ

۸۵	لُصُوصُ الْهِنْدِ	۷۶-۷۵	الْحَيَاةُ تَعُودُ إِلَى سَلِيمٍ
۸۷-۸۶	حَيَّةٌ قَاتِلَةٌ	۷۷-۷۶	أَكْمَاسُ قَشْمِيرَ
۸۷	رَجُلٌ صُبَّ عَلَيْهِ	۷۸-۷۷	طَرِيقُ اسْتِيفَاءِ الدِّينِ
۹۰-۸۷	الْبُولِ	۷۹-۷۸	بِجَنُوبِ الْهِنْدِ
۹۰	الْوَفَاءُ بِالْعَهْدِ	۸۰-۷۹	إِنْتِحَارُ مُرِيحٍ
۹۰	خَجَرَةٌ عَمَرُهَا أَرْبَعَةُ آلَافِ	۸۱-۸۰	الْفِيلُ الْمُدْرَبَةُ
۹۱-۹۰	سَنَةِ	۸۲-۸۱	حَيَّةٌ تَبْلَعُ تِمْسَاحًا
۹۱-۹۰	الْمَلِكُ الرَّائِسُ	۸۳-۸۲	إِنْتِحَارُ شَابٍ مُسْلِمٍ
۹۲-۹۱	سِرًّا	۸۴	الْأَنْتِحَارُ بِالنَّارِ
۹۲-۹۱	عِقَابُ قَتْلَةِ تَاجِرٍ	۸۵-۸۴	شَبْرُ عَقِيدَةِ النَّاسِخِ
	مُسْلِمٍ		أَكْلُ الْمَيْتَةِ

(المطبوعة الجمعية كرسى دینی)

